باسمہٖ تعالیٰ

بسلسلہ: طبِّ نبوی

CUPPING THERAPY

مصنِّف

مفتی محمد رضوان

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسلسلہ: طبِ نبوی

حجامہ یاسینگی

Cupping Therapy

کے فوائدواحکام

حجامہ وفصد کی تعریف وتحقیق، قولی وفعلی احادیث اور سنت سے حجامہ کا ثبوت اوراس کی افادیت واہمیت، قدیم وجدید طب اور میڈیکل سائنس کے فن میں حجامہ کے فوائد ومنافع، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مختلف اعضاء میں حجامہ کرانا، حجامہ کی افضل تاریخیں، اورحجامہ کے دنوں سے متعلق احادیث وروایات، حجامہ سے متعلق مختلف احادیث کی اسنادی حیثیت، حجامہ سے متعلق شرعی احکام، حجامہ کا طریقہ، حجامہ سے متعلق ہدایات وآداب، اورمختلف بیماریوں میں حجامہ کے مقامات وتعداد

مصنّف

مفتی محمد رضوان

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

نام کتاب: حجامہ یا سینگی کے فوائد واحکام

مصنف: مفتی محمد رضوان

طباعتِ اوّل: ربیع الاول ۱۴۳۵ھ۔ جنوری 2014ء

صفحات: ۱۳۲

ملنے کے پتے

کتب خانہ ادارہ غفران: چاہ سلطان، گلی نمبر 17، راولپنڈی۔ فون: 051-5507270

ادارہ اسلامیات: ۱۹۰، انارکلی، لاہور۔ فون: 042-37353255

کتب خانہ رشیدیہ: مدینہ کلاتھ مارکیٹ، راجہ بازار، راولپنڈی۔ فون: 051-5771798

دارالاشاعت: اردو بازار، کراچی۔ فون: 021-32631861

مکتبہ سید احمد شہید: 10-الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ فون: 042-37228196

مکتبہ اسلامیہ: گامی اڈہ، ایبٹ آباد۔ فون: 0992-340112

ادارہ اشاعت الخیر: شاہین مارکیٹ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان۔ فون: 061-4514929

ادارۃ المعارف: دارالعلوم کراچی۔ فون: 021-35032020

مکتبہ سراجیہ: چوک سیٹلائیٹ ٹاؤن، سرگودھا۔ فون 048-3226559

مکتبہ شہید اسلام، متصل مرکزی جامع مسجد (لال مسجد) اسلام آباد۔ فون: 0321-5180613

ملت پبلیکیشرز بک شاپ: شاہ فیصل مسجد، اسلام آباد۔ فون: 051-2254111

ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، چوک فوارہ، ملتان۔ فون: 061-4540513

مکتبہ العارفی: نزد جامعہ امدادیہ، ستیانہ روڈ، فیصل آباد۔ فون: 041-8715856

کتب خانہ شمسیہ، نزد اریگیشن مسجد، سریاب روڈ، کوئٹہ۔ فون: 0333-7827929

مکتبہ معارف القرآن، دارالعلوم کراچی۔ فون: 021-35123130

تاج کمپنی، لیاقت روڈ، گوالمنڈی، راولپنڈی۔ فون: 051-5774634

مکتبۃ القرآن: گورومندر، علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی۔ فون: 021-34856701

مکتبہ الفرقان، اردو بازار، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4212716

مکتبہ القرآن: رسول پلازہ، امین پورہ بازار، فیصل آباد۔ فون: 041-2601919

اسلامی کتب خانہ، پھولوں والی گلی، بلاک نمبر 1، سرگودھا۔ فون: 048-3712628

اسلامی کتاب گھر: خیابانِ سرسید، سیکٹر 2، عظیم مارکیٹ، راولپنڈی۔ فون: 051-4830451

مکتبہ قاسمیہ، الفضل مارکیٹ، 17، اردو بازار، لاہور۔ فون: 042-37232536

الخلیل پبلشنگ ہاؤس: اقبال روڈ، کمیٹی چوک، راولپنڈی۔ فون: 051-5553248

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

(از مؤلف)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبی آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو روحانی وجسمانی دونوں قسم کے علوم عطاء فرمائے تھے، ان ہی علوم میں سے ایک علم شریعت کی زبان میں ''طبِّ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم'' کے نام سے موسوم ہے، احادیث کی کتب میں ''کتابُ الطب'' کے نام سے اس موضوع پر مستقل عنوانات قائم کئے گئے ہیں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طب سے متعلق ایسی قیمتی وجامع ہدایات بیان فرمائی ہیں، کہ ان کے سامنے موجودہ دور کی دنیائے میڈیکل سائنس بھی کوئی اہمیت نہیں رکھتی، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحت وبیماری سے متعلق ایسے اُصول وقواعد بیان فرمادیئے ہیں کہ جن کو اختیار کرنے کی برکت سے بہت سی بیماریوں سے حفاظت رہتی ہے، اور مختلف امراض سے نجات وشفا حاصل ہوتی ہے، اور اگر بیماری دُور نہ ہو، تو بھی بیماری کی حالت عظیم عبادت کا درجہ اختیار کر کے گناہوں کی معافی اور درجات کی ترقی کا باعث بنتی ہے۔

صحت وتن درستی اور بیماریوں سے حفاظت کے لئے آج سے چودہ سو سال پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول وفعل سے ایک اہم اور عظیم عمل ''حجامہ'' کے نام سے متعارف کرایا، اور اس کو تمام علاجوں اور دواؤں میں مفید ترین علاج ودواء قرار دیا۔

جس کو صحابۂ کرام اور آپ کے بعد آنے والے متبعین نے اختیار فرمایا، اور محدثین وفقہائے کرام نے اس کے فوائد ومنافع اور احکام کا تذکرہ فرمایا، مگر رفتہ رفتہ ''حجامہ'' کے اس علم کا تعارف ورواج ماند پڑ گیا، اور اہلِ علم حضرات میں بھی اس عمل کا صرف رسمی نام باقی رہ گیا، اور دینی اداروں میں بھی اس کی تعلیم وتعلم کا سلسلہ ایک برکت کے طور پر رہ گیا۔

دوسری طرف موجودہ میڈیکل سائنس کو بہت سی خطرناک اور موذی بیماریوں کے علاج کی تحقیق وتفتیش میں سرتوڑ کوشش کے باوجود ناکامی یا مؤثر نتائج سے محرومی کا سامنا کرنا پڑا، بطورِ خاص جسم کے مختلف حصوں اور اعضاء میں رونما ہونے والے دردوں کے مؤثر ومفید اور دیرپا علاج کی دستیابی میں مشکلات پیش آئیں، اور اس طرح کی بیماریوں کے علاج کے لئے جو تدابیر اختیار کی گئیں، وہ ایک تو زیادہ کارگر اور مفید ثابت نہ ہوسکیں، اور دوسرے وہ اپنے ساتھ غیر معمولی منفی اثرات (Side Effects) رکھنے کے باعث انتہائی مضر بھی ثابت ہوئیں، اور جب موجودہ دور کے ماہرین کے سامنے حجامہ کا عمل پہنچا، تو شروع میں ان کی توجہ اس طرف اس لئے مبذول نہ ہوسکی کہ یہ عمل انتہائی سادہ تھا، اور اس میں بظاہر ان خطرناک وموذی بیماریوں کی شفایابی سے کوئی جوڑ اور تعلق نظر نہ آتا تھا، مگر جب تجربات کے مرحلہ کی نوبت آئی تو ان کی حیرت کی انتہاء نہ رہی کہ ایک انتہائی سادہ عمل میں کتنی خطرناک اور مہلک بیماریوں سے نجات وحفاظت کا سامان موجود ہے، اور اب صورتِ حال یہ ہے کہ اسلامی دنیا کے مقابلہ میں دنیائے کفر کی اس حجامہ کے عمل کی طرف زیادہ اہمیت کے ساتھ توجہ پائی جاتی ہے، اور طبِ نبوی کا یہ اہم عمل اپنے یہاں اجنبی دکھائی دیتا ہے، مگر جب دنیائے کفر کے اعتراف کی یہ ہوائیں اور لہریں دنیائے اسلام میں ایک نئے انداز کے ساتھ پہنچیں، تو اس عمل کے طریقۂ کار سے زیادہ شناسائی نہ ہونے کے باعث اس عمل کا بے ہنگم استعمال رواج پکڑنے لگا، اور شہرت حاصل کرنے یا مال کمانے کی خاطر بہت سے ناتجربہ کار، اناڑی اور غیر ذمہ دار لوگوں نے اس عمل کی باگ دوڑ سنبھالنی شروع کردی، جس کے نتیجہ میں اس عظیم مسنون عمل کو پھر ایک مرتبہ ''نیم حکیم خطرۂ جان'' کی مثال کا سامنا ہے، اس لئے اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ ''حجامہ'' جس کو آج کل کی مروجہ میڈیکل سائنس میں ''کپنگ تھراپی'' (Cupping Therapy) کا نام دیا جاتا ہے، اس کے اسلامی اور صحیح خدوخال کو واضح کیا جائے، اور اس کی اہمیت وافادیت کے ساتھ اس عمل کی نزاکت کی طرف بھی توجہ مبذول کرائی جائے، تاکہ ایک طرف تو حجامہ کی اہمیت وافادیت کا علم ہو، اور دوسری طرف

اس عنوان سے ہونے والی کوتاہیوں سے بھی بچنے کا اہتمام ہو، اس غرض کے لئے بندہ نے حجامہ یا سینگی کے نام سے ایک مضمون مرتب کیا ہے، جس میں حجامہ کی اہمیت وافادیت اور اس سے متعلق شرعی احکام، اور اسی کے ساتھ موجودہ ماہرین کی طرف سے پیش کردہ مجرب ہدایات وآداب کو جمع کیا ہے۔

اور اس مضمون کو مرتب کرتے وقت اس چیز کا بطورِ خاص لحاظ رکھا گیا کہ معتبر ومستند احادیث کو ہی منتخب کیا جائے، اور اس موضوع پر ذکر کی جانے والی غیر معتبر وغیر مستند احادیث وروایات کی اسنادی حیثیت پر بھی روشنی ڈالی جائے، کیونکہ عام طور پر یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ ہمارے یہاں کے بہت سے اہلِ علم حضرات بھی احادیث کی اسنادی حیثیت کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے، اور پھر ان کی اتباع میں دیگر حضرات بھی ان کو آگے نقل کردیتے ہیں، اور پھر ان سے مختلف نتائج اخذ کرلیتے ہیں، دوسری طرف جو حضرات قرآن وسنت کا زیادہ علم نہیں رکھتے، البتہ طبی اعتبار سے تجربہ اور حجامہ کے فن میں مہارت رکھتے ہیں، وہ طبی ہدایات وآداب تو ذکر کردیتے ہیں، مگر وہ اس قسم کی شرعی چیزوں کو کماحقہٗ بیان کرنے سے قاصر رہتے ہیں، اور علمِ دین رکھنے والے حضرات ان کے فن وتجربہ کی باتوں کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے، جس کی وجہ سے دونوں طرح کے حضرات کی تحقیقات وہدایات کچھ الگ الگ اور ایک دوسرے کے حق میں اجنبی محسوس ہوتی ہیں۔

بندہ نے حجامہ سے متعلق اپنے اس مضمون میں دونوں قسم کے اُمور کو ملحوظ رکھنے کی کوشش کی ہے، اور ساتھ ہی اس کا بھی اہتمام کیا ہے کہ مضمون زیادہ طویل نہ ہو۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ طبِ نبوی کو صحیح انداز میں اختیار کرنے کی توفیق عطاء فرمائے، اور ہر قسم کی افراط وتفریط سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ فقط۔ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ.

محمد رضوان

مؤرخہ ۲۴/صفر ۱۴۳۵ھ بمطابق 28 / دسمبر 2013 بروز ہفتہ

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

(فصل نمبر۱)

حجامہ، سینگی اور فصد کی تعریف وتحقیق

حجامہ یا سینگی لگوانا جسے انگریزی زبان میں کپنگ تھراپی Cupping Therapy کہا جاتا ہے۔

اس حجامہ کا مطلب جسم کے کسی مخصوص حصہ کے آس پاس کے موذی یا رُکے ہوئے خون کو سینگ یا مخصوص کپ وغیرہ کے ذریعہ جذب کر کے پچھنے یعنی اُسترے یا نشتر وغیرہ کے ذریعہ سے خون خارج کرنا ہے۔

حجامہ کو اُردو زبان میں سینگی لگوانا بھی کہا جاتا ہے۔ [1]

حجامہ کے علاوہ عربی زبان میں ایک لفظ فصد کا استعمال ہوتا ہے۔

حجامہ اور فصد میں یہ فرق ہے کہ حجامہ میں تو جسم کے کسی بھی حصہ میں فاسد خون اور مواد اکٹھا کر کے خارج کیا جاتا ہے۔

اور فصد سے مراد خون کو کسی چیز (سینگی یا کپ وغیرہ) سے جذب کیے بغیر رَگ کُھلوا کر خون کو خارج کیا جاتا ہے، جسے انگریزی زبان میں اوپننگ وین Opening a vein کہا جاتا ہے۔

طب کے فن میں حجامہ یا فصد کا عمل استفراغ یعنی جسم سے فضلات اور غیر ضروری

---

[1] حجامہ کو سینگی لگوانا اس لئے کہا جاتا ہے کہ پہلے زمانے میں سینگ کے ذریعہ سے یہ عمل کیا جاتا تھا، سینگ اندر سے خالی ہوتا ہے، اور ایک طرف سے چوڑا ہوتا ہے، اور دوسری طرف سے پتلا ہوتا ہے، پتلی طرف سے باریک سا سوراخ کر کے، اس سوراخ سے منہ لگا کر ہوا کھینچی جاتی تھی، اور سینگ کی چوڑی طرف جسم کے حصہ کے ساتھ لگی ہوتی تھی، جب سینگ کے نیچے جلد والی جگہ میں مواد اکٹھا ہو جاتا تھا، تو اس کے بعد اس مقام پر اُسترے، بلیڈ وغیرہ سے چیرا لگا کر اس مواد کو خارج کیا جاتا تھا، اس لئے اُردو زبان میں اس عمل کا نام سینگی لگوانا پڑ گیا۔

یا مضِر رطوبات کو خارج کر کے جسم کو فضلات سے فارغ کرنے کی ایک قسم کہلاتی ہے۔ [۱]
ماہرین کے مطابق حجامہ کا عمل اگرچہ ہر عمر کے شخص کے لئے مفید ہے، اور بطورِ خاص ایسے لوگوں کے لئے زیادہ مفید ہے، جو گرم علاقہ کے باشندے ہوں، اوران کے خون میں حدت وگرمی زیادہ ہو، اور جسم میں فاسد مادہ جمع ہو، یا کمزور لوگ ہوں، اوراسی وجہ سے بچوں کے لئے بھی حجامہ کا عمل زیادہ مفید ہے۔
اور فصد یعنی رَگ سے خون نکالنے کا عمل ایسے لوگوں کے لئے زیادہ مفید ہوتا ہے، جو قوی ہوں، اوران میں خون کی مقدار زیادہ ہو، کیونکہ اس کے ذریعہ سے جسم سے خون کی زائد مقدار خارج ہوتی ہے، ضرورت کے وقت دوسرے مریضوں اور ضرورت مندوں کو اپنا خون فراہم کردینا اس کی جدید عمدہ شکل ہے، جس میں خون کی اضاعت نہیں ہوتی، اوراس عمل کے

---

[۱] فالفصد: هو إخراج الدم من العروق، وهو أشبه ما يكون بسحب بالدم، والحجامة: إخراج الدم الفاسد من تحت سطح الجلد (فتاوى شرعية فى مسائل طبية، ج۳، ص ۶، لفضيلة الشيخ عبد الله بن عبد الرحمن الجبرين)
أ -الفصد:فصد يفصد فصدا وفصادا :شق العرق لإخراج الدم .وفصد الناقة شق عرقها ليستخرج منه الدم فيشربه.
فالفصد والحجامة يجتمعان فى أن كلا منهما إخراج للدم، ويفترقان فى أن الفصد شق العرق، والحجامة مص الدم بعد الشرط(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۷ ص ۱۴ ،مادة "حجامة")
الفصد لغة :شق العرق، يقال :فصده يفصده فصدا وفصادا، فهو مفصود وفصيد.
واصطلاحا الفصد :هو قطع العرق لاستخراج الدم الذى يؤذى الجسد.
الألفاظ ذات الصلة:الحجامة: الحجامة فى اللغة :مأخوذة من الحجم، أى المص، يقال :حجم الصبى ثدى أمه :إذا مصه . والحجامة فى كلام الفقهاء قيدت عند البعض بإخراج الدم من القفا بواسطة المص بعد الشرط بالحجم لا بالفصد .وذكر الزرقانى أن الحجامة لا تختص بالقفا، بل تكون من سائر البدن، وإلى هذا ذهب الخطابى .والحجامة والفصد يجتمعان فى أن كلا منهما إخراج للدم، ويفترقان فى أن الفصد شق العرق، والحجامة مص الدم بعد الشرط(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۳۲ص ۱۴۶ ، ۱۴۷ ، مادة "فصد")
وإنما خص الحجم بالذكر لكثرة استعمال العرب وإلفهم له بخلاف الفصد فإنه وإن كان فى معنى الحجم لكنه لم يكن معهودا لها غالبا على أن فى التعبير بقوله شرطة محجم ما قد يتناول الفصد وأيضا فالحجم فى البلاد الحارة أنجح من الفصد والفصد فى البلاد التى ليست بحارة أنجح من الحجم (فتح البارى شرح صحيح البخارى،للعسقلانى،ج۱۰ ص ۱۳۸ ، قوله باب الشفاء فى ثلاث)

صحت کے لئے مفید ہونے کا جدید ماہرین بھی اعتراف کرتے ہیں۔ [1]

کیونکہ اس عمل کے ذریعہ سے جسم میں موجود پرانا خون نکل جاتا ہے، اور اس کی جگہ نیا اور تازہ خون تیار ہو کر صحت وتن درستی کا باعث بنتا ہے، اور جب جدید طریقہ پر فصد کرا کر خارج ہونے والا خون کسی ضرورت مند مریض کو امداد کے طور پر فراہم کر دیا جائے، تو یہ ایک مستقل ثواب کا عمل ہے، اور اس طرح طاقتور اور قوی لوگوں کے لئے جدید طریقہ پر فصد کرا کر خون کا ضرورت مند کو عطیہ کرنا ''ہم خرما ہم ثواب'' کا مصداق ہے۔

لیکن حجامہ کرایا جائے یا فصد، بہر حال یہ عمل کسی معتبر و مستند اور تجربہ کار ماہرِ فن کی زیرِ نگرانی ہی کرانا چاہئے، جس کی تفصیل ان شاء اللہ تعالیٰ آگے ذکر کی جائے گی۔

وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ.

---

[1] قال الموفق البغدادی الحجامة تنقی سطح البدن أكثر من الفصد والفصد لأعماق البدن والحجامة للصبيان وفی البلاد الحارة أولى من الفصد وآمن غائلة وقد تغنی عن كثير من الأدوية ولهذا وردت الأحاديث بذكرها دون الفصد ولأن العرب غالبا ما كانت تعرف إلا الحجامة وقال صاحب الهدى التحقيق فی أمر الفصد والحجامة أنهما يختلفان باختلاف الزمان والمكان والمزاج فالحجامة فی الأزمان الحارة والأمكنة الحارة والأبدان الحارة التی دم أصحابها فی غاية النضج أنفع والفصد بالعكس ولهذا كانت الحجامة أنفع للصبيان ولمن لا يقوى على الفصد(فتح الباری لابنِ حجر، ج۱۰ ص ۱۵۱ ،قوله باب الحجامة من الداء)

(فصل نمبر۲)

حجامہ کے فوائد ومنافع

صحیح اور معتبر ومستند احادیث میں حجامہ کے عمل کی اہمیت، اس کے اصولی فوائد اور منافع کا ذکر کیا گیا ہے، اور موجودہ ماہرین نے بھی اپنے تجربات کی روشنی میں اس عمل کے بے شمار فوائد ومنافع کا اعتراف کیا ہے، جس کی کچھ تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

معراج کی رات میں حجامہ کی تاکید

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ مَا مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِىَ بِىْ، بِمَلَاٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ، إِلَّا كُلُّهُمْ يَقُوْلُ لِىْ : عَلَيْكَ، يَا مُحَمَّدُ بِالْحِجَامَةِ (ابنِ ماجه) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے بھی میں گزرا، تو سب نے مجھے یہ کہا کہ اے محمد! آپ حجامہ لگوانے کا ضرور اہتمام کیجیے (ابن ماجہ)

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِىَ بِهٖ أَنَّهٗ لَمْ يَمُرَّ عَلٰى مَلَاٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا أَمَرُوْهُ أَنْ مُرْ أُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ (ترمذی) [2]

---

[1] رقم الحديث ۳۴۷۷، كتاب الطب، باب الحجامة.

[2] رقم الحديث ۲۰۵۲، ابواب الطب، باب ماجاء فى الحجامة.

قال الترمذی: وهذا حديث حسن غريب من حديث ابن مسعود.

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے معراج کی رات کے بارے میں یہ بات بیان فرمائی کہ وہ فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے بھی گزرتے تھے، تو وہ یہ کہتے تھے کہ آپ اپنی امت کو حجامہ لگوانے (یعنی کپنگ تھراپی Cupping Therapy) کا حکم دیجئے (ترمذی)

اس طرح کی احادیث حضرت انس بن مالک، حضرت مالک بن صعصعہ اور حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہم کی سندوں سے بھی مروی ہیں۔ [1]

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ حجامہ یعنی کپنگ تھراپی (Cupping Therapy) کی بڑی اہمیت ہے، اسی لئے معراج کی رات میں بحکمِ الٰہی تمام فرشتوں کی طرف سے امتِ محمدیہ کے لئے اس کی طرف توجہ اور اس کی اہمیت کا احساس دِلایا گیا۔ [2]

---

[1] حدثنا جبارة بن المغلس، حدثنا كثير بن سليم، سمعت أنس بن مالك يقول :قال رسول الله -صلى الله عليه وسلم: ما مررت ليلة أسرى بى بملإ إلا قالوا :يا محمد، مر أمتک بالحجامة (ابنِ ماجه، رقم الحديث ۳۴۷۹، كتاب الطب، باب الحجامة)

عن أنس بن مالک، عن مالک بن صعصعة قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :ما مررت ليلة أسرى بى على ملإ من الملائكة إلا أمرونى بالحجامة (المعجم الاوسط للطبرانى، رقم الحديث ۲۰۸۱)

قال الهيثمى: رواه الطبرانى فى الأوسط والكبير، ورجاله رجال الصحيح (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۸۳۱۸، كتاب الطب، باب التداوى بالعسل والحجامة وغير ذلک)

عن نافع، عن ابن عمر، عن النبى صلى الله عليه وسلم قال :ما مررت بسماء من السماوات إلا قالت الملائكة :يا محمد مر أمتک بالحجامة فإنه خير ما تداووا به الحجامة والكست والشونيز.قال أبو بكر :الكست يعنى: القسط (مسند البزار، رقم الحديث ۵۹۷۰)

قال الهيثمى:رواه البزار، وفيه عطاف بن خالد، وهو ثقة، وتكلم فيه(مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۸۳۱۶، كتاب الطب، باب التداوى بالعسل والحجامة وغير ذلک)

عن أنس؛ أن النبى صلى الله عليه وسلم قال :عليكم بالحجامة ,والقسط البحرى (مسند البزار، رقم الحديث ۷۰۹۸)

قال الهيثمى:رواه البزار، والطبرانى فى الأوسط، ورجال البزار رجال الصحيح(مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۸۳۱۷، كتاب الطب، باب التداوى بالعسل والحجامة وغير ذلک)

[2] وقوله :(مر أمتک بالحجامة) : بيان لـلأمر الذى اتفق عليه الملأ الأعلى، والأمر للندب، ويدل على تأكيده أمرهم جميعا، وتقريره -ﷺ- ونقله عنهم، والظاهر أنه بأمر من الله لهم أيضا، هذا وقد تجب الحجامة فى بعض المواضع (مرقاة، ج۷، ص۲۸۷۵، كتاب الطب والرقى)

بعض حضرات نے فرمایا کہ حجامہ کے جسمانی فوائد کے علاوہ روحانی وایمانی فوائد بھی ہیں، مثلاً حجامہ کے ذریعہ سے جسم کی فضلات اور مضر اثرات سے صفائی ہونے کے ساتھ ساتھ روح وقلب کی بھی صفائی ہوتی ہے۔

اسی لئے تمام فرشتوں کی طرف سے معراج کی رات میں اس امت کو حجامہ کرانے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ [۱]

حجامہ بہترین شفاء ودوا ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ، أَوْ إِنَّ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةَ (ترمذی) [۲]

ترجمہ: تم جس چیز سے (بیماریوں کی) دواء وعلاج کرتے ہو، اُس میں افضل چیز حجامہ ہے، یا یہ فرمایا کہ تمہاری دواؤں میں سب سے بہتر دواء حجامہ ہے (ترمذی، بخاری، مسلم)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : إِنَّ مِنْ خَيْرِ

---

[۱] (ما مررت ليلة أسرى بى بملأ) أى جماعة (من الملائكة إلا قالوا يا محمد مر أمتك بالحجامة) لأنهم من بين الأمم كلهم أهل يقين فإذا اشتغل نور اليقين فى القلب ومعه حرارة الدم أضر بالقلب وبالطبع وقال التوربشتى :وجه مبالغة الملائكة فى الحجامة سوى ما عرف منها من المنفعة العائدة على الأبدان أن الدم مركب من القوى النفسانية الحائلة بين العبد وبين الترقى إلى الملكوت الأعلى والوصول إلى الكشوف الروحانية وغلبته تزيد جماح النفس وصلابتها فإذا نزف الدم أورثها ذلك خضوعا وجمودا ولينا ورقة وبذلك تنقطع الأدخنة المنبعثة عن النفس الأمارة وتنحسم مادتها فتزداد البصيرة نور إلى نورها (فيض القدير للمناوى، تحت رقم الحديث ٧٩٧٩)

[۲] رقم الحديث ١٢٧٨، ابواب البيوع، باب ما جاء فى الرخصة فى كسب الحجام، واللفظ لهٗ؛ بخارى، رقم الحديث ٥٦٩٦، باب الحجامة من الداء، مسلم، رقم الحديث ٦٢ "١٥٧٧".
قال الترمذى: وفى الباب عن على، وابن عباس، وابن عمر :حديث أنس حديث حسن صحيح.

دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةَ (مسند احمد، رقم الحديث ۲۰۲۰۵) [1]

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ تمہاری (بیماریوں کی) بہترین دوا حجامہ ہے (مسند احمد)

اس طرح کی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی مروی ہے۔ [2]

حجامہ سے جسم کا زائد اور خراب و فاسد خون اور فاسد فضلات ورطوبات جو درد وایذاء کا باعث ہوں، نکل جاتے ہیں۔

حجامہ کے ماہرین نے کئی فوائد بتلائے ہیں۔

چنانچہ حجامہ سے جسم کا خون صاف ہوتا ہے، خون کی رَگوں اور شریانوں میں روانی پیدا ہوتی ہے، خون کی حدت اور تیزی میں کمی پیدا ہوتی ہے، جس کے نتیجہ میں بلڈ پریشر کی بیماری میں افاقہ ہوتا ہے، دل کے امراض اور اعصابی وجلدی امراض اور الرجی اور جسم کے مختلف حصوں میں پیدا ہونے والے دردوں کے لئے مفید ہے، دَمہ، پھیپھڑوں کے امراض اور انجائنا، پٹھوں کے کھچاؤ، تناؤ اور درد، گھٹیا، عرقُ النساء، دردِ سر، دردِ دنداں، جلد پر پیدا ہونے والے دنبل، ناسور، مہاسوں اور خارش وغیرہ کو فائدہ پہنچتا ہے، آنکھوں کی بیماریوں کو بھی فائدہ ہوتا ہے، کاہلی اور سستی میں افاقہ ہوتا ہے، وغیرہ وغیرہ۔

---

[1] فی حاشية مسند احمد: حديث صحيح.

[2] أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال :إن كان فی شیء مما تداويتم به خير فالحجامة (ابو داؤد، رقم الحديث ۳۸۵۷، باب فی الحجامة)

عن محمد بن قيس، ثنا أبو الحكم البجلی وهو عبد الرحمن بن أبی نعم قال :دخلت علی أبی هريرة، رضی الله عنه وهو يحتجم، فقال لی :يا أبا الحكم، احتجم قال: فقلت :ما احتجمت قط .أخبرنی أبو القاسم صلی الله عليه وسلم أن جبريل عليه الصلاة والسلام أخبره أن الحجم أفضل ما تداوی به الناس (مستدرک حاکم، رقم الحديث ۷۴۷۰)

قال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه.

وقال الذهبی: علی شرط البخاری ومسلم.

اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجامہ کو بہترین دوا و شفاء قرار دیا۔ [۱]

حجامہ میں شفاء ہے

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَادَ الْمُقَنَّعَ، فَقَالَ: لَا أَبْرَحُ حَتّٰى تَحْتَجِمَ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ فِيْهِ شِفَاءً (ابن حبان) [۲]

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مقنع (ابنِ سنان تابعی) کی (بیمار ہونے کی وجہ سے) عیادت کی، پھر فرمایا کہ میں اس وقت تک چین سے نہیں

---

[۱] قلت ولم يرد النبي صلى الله عليه وسلم الحصر في الثلاثة فإن الشفاء قد يكون في غيرها وإنما نبه بها على أصول العلاج وذلك أن الأمراض الامتلائية تكون دموية وصفراوية وبلغمية وسوداوية وشفاء الدموية بإخراج الدم وإنما خص الحجم بالذكر لكثرة استعمال العرب وإلفهم له بخلاف الفصد فإنه وإن كان في معنى الحجم لكنه لم يكن معهودا لها غالبا على أن في التعبير بقوله شرطة محجم ما قد يتناول الفصد وأيضا فالحجم في البلاد الحارة أنجح من الفصد والفصد في البلاد التي ليست بحارة أنجح من الحجم وأما الامتلاء الصفراوي وما ذكر معه فدواؤه بالمسهل وقد نبه عليه بذكر العسل وسيأتي توجيه ذلك في الباب الذي بعده وأما الكي فإنه يقع آخرا لإخراج ما يتعسر إخراجه من الفضلات وإنما نهى عنه مع إثباته الشفاء فيه إما لكونهم كانوا يرون أنه يحسم المادة بطبعه فكرهه لذلك ولذلك كانوا يبادرون إليه قبل حصول الداء لظنهم أنه يحسم الداء فيتعجل الذي يكتوي التعذيب بالنار لأمر مظنون وقد لا يتفق أن يقع له ذلك المرض الذي يقطعه الكي ويؤخذ من الجمع بين كراهته صلى الله عليه وسلم للكي وبين استعماله له أنه لا يترك مطلقا ولا يستعمل مطلقا بل يستعمل عند تعينه طريقا إلى الشفاء مع مصاحبة اعتقاد أن الشفاء بإذن الله تعالى وعلى هذا التفسير يحمل حديث المغيرة رفعه من اكتوى أو استرقى فقد برء من التوكل أخرجه الترمذي والنسائي وصححه ابن حبان والحاكم وقال الشيخ أبو محمد بن أبي جمرة علم من مجموع كلامه في الكي أن فيه نفعا وأن فيه مضرة فلما نهى عنه علم أن جانب المضرة فيه أغلب (فتح الباري لابن حجر، ج۱۰، ص۱۳۸، وص۱۳۹، كتاب الطب، باب الشفاء في ثلاث)

[۲] رقم الحديث ٦٠٧٦، ذكر الإخبار عن استعمال المرء الحجم عند تبيغ الدم به.
في حاشية ابن حبان: إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات.

بیٹھوں گا، جب تک آپ حجامہ نہ کروالیں، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ حجامہ میں شفاء ہے (ابنِ حبان)

تین چیزوں میں شفاء ودوا ہے

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً وموقوفاً روایت ہے کہ:

اَلشِّفَاءُ فِیْ ثَلاَثَۃٍ : شَرْبَۃِ عَسَلٍ، وَشَرْطَۃِ مِحْجَمٍ، وَکَیَّۃِ نَارٍ، وَأَنْھٰی أُمَّتِیْ عَنِ الْکَیِّ (بخاری) [1]

ترجمہ: تین چیزوں میں شفاء ہے، شہد کے پینے میں اور چیرا لگا کر حجامہ کرنے میں، اور آگ کے داغ دینے میں اور میں نے اپنی امت کو داغ دینے سے منع کیا ہے (بخاری)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : إِنْ کَانَ فِیْ شَیْءٍ مِنْ أَدْوِیَتِکُمْ -أَوْ: یَکُوْنُ فِیْ شَیْءٍ مِنْ أَدْوِیَتِکُمْ -خَیْرٌ، فَفِیْ شَرْطَۃِ مِحْجَمٍ، أَوْ شَرْبَۃِ عَسَلٍ، أَوْ لَذْعَۃٍ بِنَارٍ تُوَافِقُ الدَّاءَ، وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَکْتَوِیَ (بخاری) [2]

ترجمہ: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا یہ ارشاد سُنا کہ اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی چیز میں خیر ہے، یا تمہاری دواؤں میں سے کسی چیز میں خیر ہوگی، تو وہ چیرا لگا کر حجامہ کرنے میں ہے، یا شہد کے پینے میں ہے، یا آگ کے داغ لگوانے میں ہے، جو مرض کے موافق ہو، لیکن میں داغ لگوانے کو پسند نہیں کرتا (بخاری)

اسی قسم کی حدیث حضرت عقبہ بن عامر جہنی اور حضرت معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہما سے بھی

---

[1] رقم الحدیث ۵۶۸۰، کتاب الطب، باب: الشفاء فی ثلاث، رقم الحدیث ۵۶۸۱.

[2] رقم الحدیث ۵۶۸۳، کتاب الطب، باب الدواء بالعسل.

مروی ہے۔ [1]

حجامہ کروانے یعنی سینگی لگوانے (Cupping Therapy) سے جسم کا فاسد خون اور فاسد مادہ خارج ہوجاتا ہے، اور شہد کے ذریعے بلغمی فضلات خارج ہوجاتے ہیں، اور کسی دنبل، سنبل اور خون بہنے وغیرہ والی جگہ داغ کے ذریعے سے جلد میں پیدا شدہ باغی خلط کا مادہ ختم اور اخراج بند ہوجاتا ہے۔

لیکن داغ میں تعذیب وتکلیف پائی جاتی ہے، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پسند نہیں فرمایا، ناپسندیدگی کے ساتھ اس کی اجازت دیدی، تاکہ متبادل صورت میسر آنے کے وقت تو اس کو اختیار نہ کیا جائے، البتہ مجبوری وضرورت کے وقت اس کو استعمال کر لینے کی گنجائش ہے۔ [2]

---

[1] عن عقبة بن عامر الجهني، قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم " :ثلاثا إن كان في شيء شفاء :ففي شرطة محجم ، أو شربة عسل، أو كية تصيب ألما، وأنا أكره الكي ولا أحبه (مسند احمد، رقم الحديث ١٧٣١٥)

في حاشية مسند احمد: صحيح لغيره، وهذا سند حسن في المتابعات والشواهد.

عن معاوية بن حديج قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : إن كان في شيء شفاء ففي شرطة محجم، أو شربة من عسل، أو كية بنار تصيب ألما، وما أحب أن أكتوي (مسند احمد، رقم الحديث ٢٧٢٥٦)

في حاشية مسند احمد: حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أن سُويد بن قيس وصحابي الحديث أخرج لهما أصحاب السنن سوى الترمذي.

[2] (الشفاء في ثلاثة) الحصر المستفاد من تعريف المبتدأ ادعائي بمعنى أن الشفاء في هذه الثلاثة بلغ حدا كأنه انعدم به من غيرها (شربة عسل وشرطة محجم) الشرطة ما يشرط به وقيل هو مفعلة من الشرط وهو الشق بالمحجم بكسر الميم وفي معناه الفصد وإنما خص الحجم لأنه في بلاد حارة والحجم فيها أنجح وأما غير الحارة فالفصد فيها أنجح (وكية نار) انتظم جملة ما يداوى به لأن الحجم يستفرغ الدم وهو أعظم الأخلاط والعسل يسهل الأخلاط البلغمية ويحفظ على المعجونات قوامها والكي يستعمل في الخلط الباغي الذي لا تنحسم مادته إلا به ولهذا وصفه ثم كرهه لكبر ألمه وعظم خطره كما قال (وأنهى أمتي عن الكي) لأن فيه تعذيبا فلا يرتكب إلا لضرورة ولهذا تقول العرب في أمثالها :آخر الطب الكي .ونبه بذكر الثلاثة على أصول العلاج لأن الأمراض الامتلائية تكون دموية وصفراوية وبلغمية وسوداوية وشفاء الدموية بإخراج الدم وإنما خص الحجم لكثرة استعمالهم له والصفراوية وما معها بالمسهل ونبه عليه بالعسل وأخذ من استعماله الكي وكراهته له أنه لا يترك مطلقا ولا يستعمل مطلقا بل عند تعينه طريقا وعدم قيام غيره مقامه (فيض القدير شرح الجامع الصغير، تحت رقم الحديث ٤٩٤١)

اصل اور مسنون حجامہ چیرا لگا کر ہے

مختلف احادیث وروایات میں حجامہ کے عمل میں دو چیزوں کا ذکر ملتا ہے، ایک تو سینگ (کپ) وغیرہ لگا کر خون جذب کرنے اور کھینچنے کا اور دوسرے چیرا لگا کر خون خارج کرنے کا۔

چنانچہ کئی احادیث میں حجامہ کے لئے چیرا یا کٹ لگانے کا ذکر آیا ہے، جیسا کہ بعض احادیث پہلے بھی گزریں۔

اور حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت ہے کہ:

جَاءَ نَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِي أَهْلِنَا، وَرَجُلٌ يَشْتَكِيْ خُرَاجًا بِهِ أَوْ جِرَاحًا، فَقَالَ : مَا تَشْتَكِيْ؟ قَالَ : خُرَاجٌ بِيْ قَدْ شَقَّ عَلَيَّ، فَقَالَ: يَاغُلَامُ ائْتِنِيْ بِحَجَّامٍ، فَقَالَ لَهُ: مَا تَصْنَعُ بِالْحَجَّامِ؟ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: أُرِيْدُ أَنْ أُعَلِّقَ فِيْهِ مِحْجَمًا، قَالَ : وَاللّٰهِ إِنَّ الذُّبَابَ لَيُصِيْبُنِيْ، أَوْ يُصِيْبُنِيْ الثَّوْبُ، فَيُؤْذِيْنِيْ وَيَشُقُّ عَلَيَّ، فَلَمَّا رَأٰى تَبَرُّمَهُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : إِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ، فَفِيْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، أَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ عَسَلٍ، أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ قَالَ فَجَاءَ بِحَجَّامٍ فَشَرَطَهُ، فَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ (مسلم) [1]

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ہمارے گھر تشریف لائے، اور ایک آدمی پھوڑے یا زخم کی تکلیف کی شکایت کر رہا تھا، آپ نے کہا کہ تجھے کیا تکلیف ہے؟ اس نے کہا کہ مجھے پھوڑا ہے، جو سخت تکلیف دے رہا ہے، حضرت جابر نے کہا کہ اے نوجوان! میرے حجامہ لگانے والے کو بلا لاؤ، اس نے کہا کہ اے

---

[1] رقم الحدیث "۲۲۰۵" ۷۱، کتاب السلام، باب لکل داء دواء واستحباب التداوی.

ابو عبداللہ! حجامہ لگانے والے کا کیا کریں گے؟ حضرت جابر نے کہا کہ میں زخم میں حجامہ لگوانا چاہتا ہوں، اس نے کہا کہ اللہ کی قسم! مجھے مکھیاں ستائیں گی یا کپڑا لگے گا، جو مجھے تکلیف دے گا، اور یہ مجھ پر سخت گزرے گا، جب انہوں نے دیکھا کہ یہ شخص حجامہ لگوانے سے بچنا چاہتا ہے، تو کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی میں بھلائی ہے، تو وہ حجامہ لگوانے، شہد کے شربت اور آگ سے داغنے میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں داغ لگوانے کو پسند نہیں کرتا، پس ایک حجام آیا اور اس نے اسے حجامہ لگایا، جس سے اس کی تکلیف دور ہوگئی (مسلم)

اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْتَجِمُ بِقَرْنٍ، وَهُوَ يُشْرَطُ بِطَرْفِ سِكِّينٍ، فَدَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ شَمْخَ، فَقَالَ لَهُ : لِمَ تُمَكِّنُ ظَهْرَكَ أَوْ عُنُقَكَ مِنْ هٰذَا يَفْعَلُ بِهَا مَا أَرٰى؟ فَقَالَ : هٰذَا الْحَجْمُ، وَهُوَ مِنْ خَيْرِ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهٖ (مسند احمد، رقم الحديث ٢٠٢١٢)[1]

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سینگ سے حجامہ کراتے تھے، اور چھری (استرے، بلیڈ وغیرہ) کے کنارے سے چیرا (یعنی کٹ) لگواتے تھے، ایک مرتبہ اسی عمل کے دوران ایک دیہاتی آ گیا تھا، جس نے (دیکھ کر) آپ سے عرض کیا کہ آپ نے اپنی پشت یا گردن کی کھال کاٹنے کی اس کو کیوں اجازت دی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حجامہ ہے، جو تمہاری دواؤں میں بہترین دوا ہے (مسند احمد)

دیہاتی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کھال میں چیرا لگانے کا عمل ناپسند گزرا تھا، جس کے جواب

[1] فی حاشية مسند احمد: إسناده صحيح.

میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بہترین دوا قرار دیا، جس کا مطلب یہ ہوا کہ دوا کی صرف ظاہری صورت وشکل کو نہیں دیکھنا چاہئے، بلکہ اس کی حقیقت کو دیکھنا چاہئے، آج کی دنیا میں بھی اگرچہ چیرا لگانا اچھی بات نہیں سمجھا جاتا، اور اس کے بجائے لمبے اور مہنگے علاج کے طریقے اختیار کئے جاتے ہیں، جن کی اصلاح کی ضرورت ہے۔

چیرا یا کٹ لگا کر حجامہ کرنے کے الفاظ سے یہ معلوم ہوا کہ حجامہ کا اصل طریقہ وہ ہے، جس میں جلد پر چیرا یا کٹ لگایا جائے، اور اس کے علاوہ آج کل جو دوسرے طریقے حجامہ کے عنوان سے رائج ہیں، جن میں جلد پر چیرا نہیں لگایا جاتا، مثلاً خشک حجامہ (Dry Cupping) ان سے مسنون حجامہ کے اصل مقاصد وفوائد حاصل نہیں ہوتے۔ [1]

موجودہ ماہرین کی نظر میں حجامہ کی اہمیت وافادیت

گزشتہ صفحات میں حجامہ کے بہترین شفاء اور دواء ہونے کی احادیث گزر چکی ہیں، اور محدثین واہلِ علم حضرات نے بھی حجامہ کو مختلف بیماریوں سے شفاء وحفاظت کا ذریعہ قرار دیا ہے، جس کی کچھ تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

---

[1] چنانچہ ماہرِ حجامہ جناب ڈاکٹر امجد احسن علی صاحب لکھتے ہیں کہ:

Dry Cupping (خشک پچھنا) وہ ہے، جن کے اندر چیرا نہیں لگایا جاتا ہے، ہمارا تجربہ یہ ہے کہ یہ زیادہ مفید نہیں ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ شفاء کاٹنے والے بلیڈ کی دھار میں ہے (الحجامہ، صفحہ ۶۲)

(وعن ابن عباس -رضی اللہ تعالی عنهما -قال :قال رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم :الشفاء فی ثلاث) : أی فی إحدی ثلاث (فی شرطة محجم) : بکسر المیم وفتح الجیم وهی الآلة التی یجتمع فیها دم الحجامة عند المص، ویراد به هنا الحدیدة التی یشرط بها موضع الحجامة والشرطة فعلة من شرط الحاجم یشرط إذا نزع، وهو الضرب علی موضع الحجامة لیخرج الدم منه، کذا ذکره الطیبی، وحاصله أن الشرطة کضربة ضرب بالشرط علی موضع الحجامة فهو فعلة من الشرط وهو الشق، وقیل :الشرطة ما یشرط به، والمحجم بکسر المیم قارورة الحجام التی یمص بها، والمحجم بالفتح موضع الحجامة، وسیأتی أحادیث فی فصل الحجامة، ومن جملتها وصیة الملائکة (مرقاة المفاتیح، ج۷، ص ۲۸۶۱، کتاب الطب والرقی)

علاوہ ازیں حجامہ کی غیر معمولی اہمیت وافادیت کو موجودہ دور کے اہلِ فن اور ماہرین نے بھی مسلسل تجربات کے بعد تسلیم کیا ہے۔

چنانچہ ڈاکٹر شایان احمد صاحب (کراچی) جو International Cupping Society برطانیہ کے ممبر ہیں، وہ لکھتے ہیں کہ:

حجامہ ایک سنت علاج ہے، جس میں مختلف مقامات پر کٹ لگا کر جلد کی پہلی جھلی سے فاسد خون نکال کر کھانسی سے لے کر کینسر تک تقریباً تمام بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے۔

جسم میں فاسد مادوں کے جمع ہونے کی وجوہات میں دھواں، پانی، مشروبات میں موجود زہریلے کیمیائی مادے، مکانات کے قریب فیکٹریوں کا فضلہ، تمباکو والی اشیاء، بازاری کھانے، ذہنی دباؤ، غصہ، گھبراہٹ وغیرہ ہیں۔

ان فاسد مادوں کی وجہ سے قوتِ مدافعت کمزور ہوجاتی ہے، اور انسان مختلف امراض میں مبتلا ہوجاتا ہے (ماہنامہ ''الفاروق''، کراچی، صفحہ ۵۸، صفر ۱۴۳۵ھ، دسمبر 2013ء)

آج سے چودہ سوسال پہلے طبیبِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم، طبِ نبوی کے حوالہ سے جو فرما کر اور عملی طور پر اپنا کر دنیا سے تشریف لے گئے، آج میڈیکل سائنس ان چیزوں کو ثابت کر رہی ہے۔

چنانچہ جب عرب ممالک سے ترقی کرتا ہوا ''حجامہ'' دنیا کے ترقی یافتہ غیر مسلم ممالک میں پہنچا، تو طب کی دنیا میں ایک انقلاب برپا ہوگیا، میڈیکل سائنس اپنی ترقی اور Celluler level تک ریسرچ کے باوجود، دردوں کے علاج میں Painkiller (درد کم کرنے والی گولی) یا آخری درجہ میں Steroid تجویز کرتی ہے، جو گردوں اور جگر کے لئے انتہائی مہلک ہے، اس سے آگے کوئی شافی دوا جس سے درد ہمیشہ کے لئے ختم ہوجائے، اس سلسلہ میں میڈیکل سائنس کوئی

شافی دواء تجویز کرنے میں ناکام تھی۔

یہ بات سمجھ سے باہر تھی کہ درد کے مادے یعنی Pain toxins کو جسم سے باہر کیسے نکالا جائے، جب مغربی ممالک میں حجامہ روشناس ہوا، ان کی عقلیں ٹھکانوں پر آ گئیں، کہ کیسے اتنے سادہ سے علاج سے، جس میں کپ یا گلاس کے ذریعہ سک Suck یعنی کھچاؤ بنا کر جب باریک کٹ لگائے جاتے ہیں، تو سارا درد کا مادہ باہر آ جاتا ہے، اور مریض چاہے عرق النساء کا ہو، یا درد شقیقہ کا، چاہے جوڑوں کا درد ہو، یا پٹھوں کا، اسے فوری شفاء ملتی ہے، چنانچہ کئی غیر مسلم ممالک، مثلاً چین، برطانیہ، جرمنی، فرانس، امریکہ وغیرہ میں ماہرینِ طب اور عام افراد، دردوں کو دُور کرنے کے لئے بہت تیزی سے حجامہ کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں

(ایضاً، صفحہ ۵۹)

قدیم وجدید امراض مثلاً بلڈ پریشر، اٹھرا، شوگر، دردِ گردہ، موٹاپا، قبض، ٹینشن، خرابیِ خون، فالج، لقوہ، جوڑوں کا درد، ہمہ قسم درد، بے اولادی، مائیگرین، بواسیر، دمہ، لیکوریا، الرجی، خارش، مرگی، امراضِ معدہ، ہیپاٹائٹس، کینسر، ٹی بی وغیرہ جیسے موذی اور خطرناک امراض میں مبتلا ہزاروں مریض اس مبارک طریقۂ علاج سے بحمد اللہ! شفایاب ہو چکے ہیں، مردانہ اور زنانہ پوشیدہ امراض کے لئے بھی یہ بے حد مفید ہے، صحت مند لوگ بھی اتباعِ سنت کی نیت سے حجامہ لگوا سکتے ہیں، کیونکہ اس میں سو شہیدوں کے ثواب کے علاوہ بیماریوں سے روک بھی ہے، اور اس سے طبیعت میں نشاط اور چستی بھی پیدا ہو جاتی ہے، یہ علاج ایسے فوری اثر کرتا ہے، جیسے پھوڑے میں سے پیپ نکلتے ہی راحت ملتی ہے، ہر قسم کی بیماریوں کو جڑ سے نکال باہر کرتا ہے، چین کا یہ قومی علاج ہے، عرب ممالک اور دنیا کے کئی ممالک میں اس علاج کا رواج اور اہتمام ہے (ایضاً، صفحہ ۵۸)

تجربہ کار ماہرِ حجامہ، ڈاکٹر امجد احسن علی صاحب MBBS (KAR), MRCP (UK)

جنہوں نے ''الحجامہ'' کے نام سے ایک کتاب تحریر کی ہے، وہ لکھتے ہیں کہ:

حجامہ ایک قدیم اور بہت مفید علاج ہے، یہ گرم اور سرد دونوں علاقوں میں مفید ہے، چین کا یہ قومی علاج ہے، اور پورے ملک میں بہت مقبول ہے۔

یہ عرب ملکوں کے علاوہ جنوب مشرقی ایشیاء کے ملکوں میں بھی رائج ہے۔

امریکہ اور یورپ کی یونیورسٹیوں میں ان طلباء کو جوکہ الٹرنیٹو میڈیسن (Alternative Medicine) پڑھ رہے ہیں، حجامہ پڑھایا اور سکھایا جاتا ہے، ہر ڈاکٹر (مرد ہو یا عورت) کو حجامہ کا طریقہ سیکھ کر اس کے ذریعہ علاج کرنا چاہیئے، تاہم تجربہ کار استاد سے سیکھ کر ہی علاج کرے، از خود تجربہ نہ کرے (الحجامہ، مقدمہ، صفحہ ۳)

حجامہ کے عام فوائد

(۱)...... خون صاف کرتا ہے، اور حرام مغز (Medulla) کو فعّال بناتا ہے۔

(۲)...... شِریانوں پر اچھا اثر ہوتا ہے۔

(۳)...... پٹھوں کے اکڑاؤ کو ختم کرنے کے لئے مفید ہے۔

(۴)...... دمہ اور پھیپھڑوں کے اَمراض اور اِنجائنا کے لئے مفید ہے۔

(۵)...... سر درد، سر اور چہرے کے پھوڑوں، دردِ شقیقہ اور دانتوں کے درد کو آرام دیتا ہے۔

(۶)...... آنکھوں کی بیماریوں اور (Conjunctivities) میں مفید ہے۔

(۷)...... رحم کی بیماریوں اور ماہواری کے بند ہو جانے کی تکالیف اور ترتیب سے آنے کے لئے مفید ہے۔

(۸)...... گٹھیا، عرق النسا اور نقرس کے دردوں میں مفید ہے۔

(۹)...... فِشارِ خون میں آرام پہنچاتا ہے۔

(۱۰)...... کندھوں، سینہ اور پیٹھ کے درد میں مفید ہے۔

(۱۱)...... کاہلی، سُستی اور زیادہ نیند آنے کی بیماریوں میں مفید ہے۔

(۱۲)...... ناسور (Ulcers)، دنبل (Furuncles)، مُہاسوں (Pinmples) اور خارش میں مفید ہے۔

(۱۳)...... دل کے غلاف (Pericalrdits) اور ورمِ گُردہ، مُہاسوں (Nephritis) میں مفید ہے۔

(۱۴)...... زہر خورانی میں مفید ہے۔

(۱۵)...... مواد بھرے زخموں کے لئے مفید ہے۔

(۱۶)...... اِلرجی میں مفید ہے۔

(۱۷)...... جسم کے کسی حصہ میں درد ہو، تو اس جگہ لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

(۱۸)...... صحت یاب لوگ بھی کراسکتے ہیں، کیونکہ یہ سنت ہے، اور اس میں بیماریوں سے روک ہے۔

ہمارے تجربہ میں جن امراض میں لوگوں کو حجامہ سے شفا حاصل ہوئی، درجِ ذیل ہیں۔

کسی بھی علاج سے بعض مریضوں کو مکمل فائدہ ہوتا ہے، بعض کو کم اور بعض کو عارضی فائدہ ہوتا ہے۔ اس لئے کہ شفا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ مندرجہ ذیل امراض میں حجامہ سے اکثر مریضوں کو افاقہ ہوا۔

(۱)...... خاص طور پر دردِ سر (۲)...... ٹینشن کی وجہ سے دردِ سر (۳)...... ڈپریشن (۴)...... شقیقہ (Migraine) (۵)...... کندھوں کا درد (۶)...... گردوں کا درد

(۷)...... بلڈ پریشر (۸)...... سر میں چکر آنا (۹)...... کان کے اندر آوازیں آنا (۱۰)...... کمر کا درد (۱۱)...... عرق النسا (۱۲)...... ایڑھی کا درد (۱۳)...... ٹانگوں کا درد (۱۴)...... نفسیاتی مرض (۱۵)...... سحر (جادو) (۱۶)...... برص کی بیماری میں افاقہ ہوتا ہے (۱۷)...... گھٹنوں کا درد (۱۸)...... الرجی (۱۹)...... کسی بھی مقام پر درد ہو، وہاں حجامہ لگایا جائے، انتہائی مفید ہے (الحجامہ، صفحہ ۵۷، ۵۸)

حجامہ کا انسان کے چہرہ اور رنگ پر بہترین اثر ہوتا ہے، گالوں پر بھی حجامہ کیا جاسکتا ہے، بلکہ چہرہ کے کسی بھی حصہ پر کیا جاسکتا ہے، لیکن کٹ بہت ہی ہلکے ہونے چاہئیں، اور اس پر فوراً شہد لگا دینا چاہئے، چہرے کی جھریوں اور کھال لٹک جانے کی صورت میں بھی حجامہ کافی حد تک مؤثر ہے (الحجامہ، صفحہ ۱۶۸)

ہم نے اختصار کے پیشِ نظر صرف چند ماہرین کے اقتباسات پر اکتفاء کیا ہے، ورنہ موجودہ دور کے بے شمار ماہرین نے حجامہ کی اہمیت وافادیت کو تسلیم اور ان کا اعتراف کیا ہے، جن میں بہت بڑی تعداد موجودہ دور کے مشہور ومعروف غیر مسلم میڈیکل سائنسدانوں کی بھی ہے، بلکہ اب اس غرض کے لئے انٹرنیشنل سطح پر باقاعدہ ادارے قائم ہورہے ہیں، جو اس عمل کی علمی وعملی تعلیم وتربیت کا اہتمام کررہے ہیں، اور اس عمل کو عام کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔

اور بے شمار دین دار، مسلمان ڈاکٹرز حضرات ماہرین بھی اس میدان میں نمایاں خدمات انجام دے رہے ہیں، لیکن بہت سے ڈاکٹرز ابھی تک اس چیز سے واقف ہی نہیں کہ حجامہ کس چیز کا نام ہے؟ جبکہ بعض مسلم ڈاکٹر ناواقفیت کے باعث حجامہ کے عمل کی اہمیت وافادیت ہی کے منکر دکھائی دیتے ہیں۔

(فصل نمبر ۳)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا حجامہ کروانا

صحیح احادیث وروایات سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مختلف مواقع پر اپنا حجامہ کرانا ثابت ہے، جس کا کچھ ذکر کیا جاتا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا حجامہ کرا کر اُجرت دینا

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

اِحْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَعْطَى الَّذِيْ حَجَمَهُ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ (بخاری) [1]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجامہ کروایا، اور جس نے آپ کا حجامہ کیا، اس کو آپ نے اُجرت (ومزدوری) بھی دی، اور اگر یہ (اُجرت ومزدوری) حرام ہوتی، تو آپ اسے نہ دیتے (بخاری)

اس سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف یہ کہ خود حجامہ کرایا ہے، بلکہ اپنا حجامہ کرنے والے کو اُجرت ومعاوضہ بھی دیا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حجامہ کرانا اور ظلم نہ کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ وَلَمْ يَكُنْ يَظْلِمُ أَحَدًا

---

[1] رقم الحديث ٢١٠٣، كتاب البيوع، باب ذكر الحجام.

أُجْرَهُ (بخاری) [1]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجامہ کرواتے تھے، اور کسی پر اس کی مزدوری کے متعلق ظلم نہیں کرتے تھے (یعنی مزدور کو اس کی مزدوری پوری پوری دیا کرتے تھے، خواہ وہ حجامہ کرنے والا کیوں نہ ہو) (بخاری)

حضرت ابوامیہ فزاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ (مسند احمد، رقم الحديث ۱۸۷۷۹) [2]

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجامہ کراتے ہوئے دیکھا (مسند احمد)

ان احادیث سے معلوم کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر اپنا حجامہ کرایا ہے، اور حجامہ کرانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حجامہ کراتے ہوئے دیکھ کر ایک شخص کا شبہ کرنا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا الْحَجَّامَ، فَأَتَاهُ بِقُرُوْنٍ، فَأَلْزَمَهُ إِيَّاهَا، قَالَ عَفَّانُ: مَرَّةً بِقَرْنٍ، ثُمَّ شَرَطَهُ بِشَفْرَةٍ، فَدَخَلَ أَعْرَابِيٌّ مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ، أَحَدِ بَنِيْ خُزَيْمَةَ، فَلَمَّا رَآهُ يَحْتَجِمُ، وَلَا عَهْدَ لَهُ بِالْحِجَامَةِ، وَلَا يَعْرِفُهَا، قَالَ: مَا هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ عَلَامَ تَدَعُ هٰذَا يَقْطَعُ جِلْدَكَ؟ قَالَ: هٰذَا الْحَجْمُ، قَالَ: وَمَا الْحَجْمُ؟ قَالَ: هُوَ مِنْ خَيْرِ مَا تَدَاوٰى بِهِ النَّاسُ (مسند احمد) [3]

---

[1] رقم الحديث ٢٢٨٠، كتاب الاجارة، باب خراج الحجام.

[2] فى حاشية مسند احمد: حديث صحيح.

[3] رقم الحديث ٢٠٠٩٦.

فى حاشية مسند احمد: إسناده صحيح.

ترجمہ: ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجام (یعنی حجامہ کرنے والے) کو بلایا، تو وہ سینگ لے کر آ گیا، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینگ لگایا اور نشتر (یعنی اُسترے وغیرہ) سے چیرا لگایا، اسی اثنا میں بنوفزارہ کا ایک دیہاتی بھی آ گیا، جس کا تعلق بنوخذیمہ کے ساتھ تھا، جب اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجامہ کراتے ہوئے دیکھا تو چونکہ اسے حجامہ کے متعلق کچھ معلوم نہیں تھا، اس لئے وہ کہنے لگا کہ اے اللہ کے رسول! یہ کیا ہے، آپ نے اس شخص کو اپنی کھال کاٹنے کی اجازت کیوں دی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ "حجم" ہے، اس نے پوچھا کہ "حجم" کیا چیز ہوتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن چیزوں سے لوگ علاج کرتے ہیں، اُن میں سے یہ بہترین دواء (وطریقۂ علاج) ہے (مسند احمد)

اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا حَجَّامًا، فَأَمَرَهُ أَنْ يَحْجُمَهُ، فَأَخْرَجَ مَحَاجِمَ لَهُ مِنْ قُرُوْنٍ، فَأَلْزَمَهُ إِيَّاهُ، فَشَرَطَهُ بِطَرَفِ شَفْرَةٍ، فَصَبَّ الدَّمَ فِيْ إِنَاءٍ عِنْدَهُ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ فَزَارَةَ، فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ عَلَامَ تُمَكِّنُ هٰذَا مِنْ جِلْدِكَ يَقْطَعُهُ؟ قَالَ: فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: هٰذَا الْحَجْمُ، قَالَ: وَمَا الْحَجْمُ؟ قَالَ: هُوَ مِنْ خَيْرِ مَا تَدَاوٰى بِهِ النَّاسُ (مسند احمد، رقم الحديث ٢٠١٧٢) [1]

ترجمہ: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] فی حاشية مسند احمد: إسناده صحيح.

نے حجام کو بلایا، اور اسے حجامہ کرنے کا حکم فرمایا، اس نے اپنے حجامہ کے سینگ نکالے، اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سینگ لگایا اور نشتر سے چیرا لگایا، اسی دوران بنو فزارہ قبیلہ کا ایک دیہاتی بھی آ گیا، تو اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! یہ کیا ہے؟ آپ نے اسے اپنی کھال کاٹنے کا اختیار کیوں دیا؟ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ یہ حجم ہے، اس نے عرض کیا کہ حجم کیا ہوتا ہے؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن چیزوں کے ذریعہ سے لوگ دواء کرتے ہیں، اُن میں سے بہترین دواء ہے (مسند احمد)

پہلے زمانہ میں حجامہ کے لئے خون اور مواد کو سینگ سے مخصوص طریقہ پر منہ سے سانس لے کر کھنچا جاتا تھا، اس لئے احادیث میں سینگ کا ذکر آیا، اور آج کل یہ عمل مخصوص کپ لگا کر کیا جاتا ہے۔

حجامہ کے عمل میں کیونکہ جسم کی کھال پر خون جمع کر کے اور کھال اُبھار کر چیرے اور کٹ لگائے جاتے ہیں، جو کہ اول وہلہ میں دیکھنے والے کو بظاہر اور صورتاً کوئی اچھا عمل نظر نہیں آتا، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تو اس عمل کا نام بتلایا، دوسرے اس کو بہترین دواء اور طریقۂ علاج قرار دیا، اور ظاہر ہے کہ طریقۂ علاج اور دواء اگر بظاہر اور صورتاً اچھا دکھائی نہ دے، یا دواء کڑوی و بدذائقہ ہو، تو اس کی وجہ سے اس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، بالخصوص جبکہ وہ بیماری کا بہترین طریقۂ علاج بھی ہو، تیسرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجامہ کو کسی ایک مخصوص بیماری کی بہترین دواء اور علاج قرار نہیں دیا، بلکہ اس کو عام اور اُصولی انداز میں بہترین دواء اور طریقۂ علاج قرار دیا، جس سے معلوم ہوا کہ حجامہ (Cupping Therapy) کسی ایک بیماری کے بجائے مختلف قسم کی بیماریوں کا بہترین طریقۂ علاج ہے، اور اس بات کو اطبائے قدیم کے علاوہ جدید ماہرین نے بھی تسلیم کیا ہے، جیسا کہ پہلے گزرا۔

مذکورہ حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حجامہ کا اصلی طریقہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل

سے ثابت ہے، وہ چیرا یا کٹ لگا کر حجامہ کرانے کا ہے۔

نبی ﷺ کا روزہ اور احرام کی حالت میں حجامہ کرانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

اِحْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ (بخاری) [1]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجامہ کرایا، اور آپ روزہ کی حالت میں تھے (بخاری)

اس سے معلوم ہوا کہ روزہ کی حالت میں حجامہ کرانا جائز ہے، کیونکہ حجامہ کے عمل میں روزہ فاسد ہونے کی کوئی بات نہیں پائی جاتی۔

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ (بخاری) [2]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجامہ کرایا، اور آپ احرام کی حالت میں تھے، اور آپ نے حجامہ کرایا، جبکہ آپ روزہ کی حالت میں تھے (بخاری)

اس سے معلوم ہوا کہ روزہ کے علاوہ احرام کی حالت میں بھی حجامہ کرانا جائز ہے۔

نبی ﷺ کا زہر کی وجہ سے حجامہ کرانا

حضرت عبداللہ بن جعفر کی سند سے مروی ہے کہ:

اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى قَرْنِهٖ بَعْدَمَا سُمَّ (مسند ابی یعلیٰ) [3]

---

[1] رقم الحديث ١٩٣٩، كتاب الصوم، باب الحجامة والقيء للصائم.

[2] رقم الحديث ١٩٣٨، كتاب الصوم، باب الحجامة والقيء للصائم.

[3] رقم الحديث ٦٧٩٦، المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث ١٨٣.

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگ سے حجامہ کرایا، جب آپ کو زہر کا اثر ہو گیا تھا (ابو یعلیٰ، طبرانی)

اس حدیث کی سند میں ضعف پایا جاتا ہے، لیکن اس کی تائید دیگر احادیث سے ہوتی ہے [1]

چنانچہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی صحیح سند سے روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، مِنْ أُكْلَةٍ أَكَلَهَا مِنْ شَاةٍ مَسْمُوْمَةٍ، سَمَّتْهَا اِمْرَأَةٌ مِّنْ أَهْلِ خَيْبَرَ (مسند احمد، رقم الحديث ٣٥٤٧) [2]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں حجامہ کرایا، اُس زہر آلود بکری کا گوشت کھانے کی وجہ سے، جس میں اہلِ خیبر کی ایک عورت نے زہر شامل کر دیا تھا (مسند احمد)

اور اطباء نے بھی جسم میں زہریلے اجزاء کے پائے جانے کی صورت میں حجامہ کو زہر سے شفاء کا ذریعہ (Detoxification) قرار دیا ہے۔

خلاصہ یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قولی احادیث وروایات میں حجامہ (کپنگ تھراپی) کی ترغیب وتاکید کے علاوہ خود سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا حجامہ (وکپنگ تھراپی) کروانا مختلف احادیث وروایات سے ثابت ہے، لہٰذا حجامہ (وکپنگ تھراپی) کرانا دواء وعلاج کے علاوہ مسنون اور باعثِ ثواب عمل بھی ہے۔

---

[1] ولأبي يعلى والطبراني في الكبير من حديث عبد الله بن جعفر أن النبي صلى الله عليه وسلم احتجم بعد ما سم ، وفيه جابر الجعفي ضعفه الجمهور (تخريج احاديث الاحياء، تحت رقم الحديث ١٠٩١)

رواه أبو يعلى الموصلي ، حدثنا محمد بن عبد الله: حدثنا الحارث بن النعمان ، حدثنا شيبان ، فذكره . قلت :مدار الإسناد على جابر الجعفي وهو ضعيف (اتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة، تحت رقم الحديث ٥٣٢٣)

وفيه جابر الجعفي ضعفه الجمهور (المغني عن حمل الاسفار، تحت رقم الحديث ٤١١٥)

[2] في حاشية مسند احمد: إسناده صحيح.

نبی ﷺ کا ہڈی کے جوڑ میں درد کی وجہ سے حجامہ کرانا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، مِنْ رَهْصَةٍ أَخَذَتْهُ (ابن ماجه، رقم الحديث ۳۰۸۲) [۱]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں ہڈی کے جوڑ کے درد کی وجہ سے حجامہ کرایا (ابن ماجہ)

نبی ﷺ کا عورت کو حجامہ کی اجازت دینا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، اِسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجُمَهَا (مسلم) [۲]

ترجمہ: حضرت امِ سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حجامہ کے بارے میں اجازت لی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطیبہ کو حکم دیا کہ وہ امِ سلمہ کا حجامہ کریں (مسلم)

---

[۲] رقم الحديث ۲۲۰۶ "۷۲"، كتاب السلام، باب لكل داء دواء واستحباب التداوى.

[۱] قال شعيب الارنؤوط: حديث صحيح (حاشية ابن ماجه)

عن رهصة اخذته الرهصة أصله ان وبيب باطن حافر الدابة شيء يوهنه أو ينزل فيه الماء من الاعياء واصل الرهص شدة العصر كذا فى مجمع البحار ولعل المراد منه الرقى وهو نوع من الوجع يحصل بسبب تحرك رأس العظم من مفصله بلا انخلاع منه وانكسار عظم وغيره فيمتد الاعصاب والاوتار المحيط به فيوجع فقد ثبت حجامته صلى الله عليه وسلم من هذاالوجع (شرح سنن ابن ماجه للسيوطى، ج ا، ص ۲۲۳، قوله بكلمة الله قال الخطابى المراد بها قوله تعالى أو تسريح باحسان)

اس طرح کا واقعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بھی مروی ہے۔ [1]

اس سے معلوم ہوا کہ مرد حضرات کے علاوہ عورتوں کو بھی حجامہ کرانا سنت سے ثابت ہے۔

اور اگر عورت کو اپنا حجامہ کرانے کے لئے کوئی مستند و ماہر عورت میسر نہ آئے، تو اسے ضرورت کے وقت اجنبی مرد سے حجامہ کرانا بھی جائز ہے، جیسا کہ آگے حجامہ سے متعلق شرعی احکام کے ذیل میں آتا ہے۔ [2]

نبی ﷺ کا دوسرے کی فصد کرانا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيْبًا، فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا، ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ (مسلم) [3]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کی طرف ایک طبیب بھیجا، جس نے اُن کی رَگ کو کھولا (یعنی فصد کیا) پھر اس پر داغ دیا (مسلم، ابوداؤد)

اس سے معلوم ہوا کہ اگر ضرورت ہو تو فصد بھی کرائی جاسکتی ہے۔ [4]

---

[1] عن جابر، رضی الله عنه أن عائشة زوج رسول الله صلى الله عليه وسلم استأذنت رسول الله ﷺ فی الحجامة، فأمر النبی ﷺ أبا طيبة أن يحجمها (مستدرک حاکم، رقم الحديث ۷۴۷۴)
قال الحاکم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه.
وقال الذهبی فی التلخيص: على شرط مسلم.

[2] قد صرح علماؤنا بأن غير المحرم أيضا عند الضرورة يحجم ويفصد ويختن وقال الطيبی - رحمه الله :-يجوز للأجنبی النظر إلى جميع بدنها للضرورة وللمعالجة(مرقاة المفاتيح، ج۵، ص۲۰۵۲، کتاب النکاح، باب النظر)
قلت : متى اضطرت المرأة إلى هذا ولم تجد محرما يحجمها ولا امرأة، جاز أن يحجمها أجنبی (کشف المشکل من حديث الصحيحين لابن الجوزی، تحت رقم الحديث ۱۶۸۸۔۱۳۹۳)

[3] رقم الحديث ۲۲۰۷ "۷۳" کتاب السلام، ابوداوٗد، رقم الحديث ۳۸۶۴.
فی حاشية ابوداوٗد: إسناده قوی.

[4] (فقطع منه عرقا) استدل بذلک على أن الطبيب يداوی بما ترجح عنده، قال ابن رسلان :وقد اتفق الأطباء على أنه متى أمكن التداوی بالأخف لا ينتقل إلى ما فوقه، فمتى أمكن التداوی بالغذاء لا ينتقل إلى الدواء، ومتى أمكن بالبسيط لا يعدل إلى المرکب، ومتى أمكن بالدواء لا يعدل إلى الحجامة، ومتى أمكن بالحجامة لا يعدل إلى قطع العرق(نيل الأوطار، للشوکانی، ج۸، ص۲۳۵)

(فصل نمبر ۴)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم کے مختلف اعضاء میں حجامہ کرانا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جسم کے مختلف اعضاء میں حجامہ کرانے کا احادیث میں ذکر پایا جاتا ہے، جس کی کچھ تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سر میں درد کی وجہ سے حجامہ کرانا

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ فِيْ رَأْسِهٖ (بخاری) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سَر میں حجامہ کرایا (بخاری)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِيْ رَأْسِهٖ، مِنْ شَقِيْقَةٍ كَانَتْ بِهٖ (بخاری) [2]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں اپنے سَر میں سخت درد کی وجہ سے حجامہ کرایا (بخاری)

اس طرح کی احادیث کو اور محدثین نے بھی روایت کیا ہے۔ [3]

---

[1] رقم الحديث ۵۶۹۹، كتاب الطب، باب الحجامة على الرأس.

[2] رقم الحديث ۵۷۰۱، كتاب الطب، باب الحجامة من الشقيقة والصداع.

[3] عن ابن عباس، قال : احتجم رسول الله صلى الله عليه وسلم، وهو محرم فى رأسه من صداع كان به، أو شیء كان به، بماء يقال له: لحى جمل (مسند أحمد، رقم الحديث ۲۳۵۵)
قال شعيب الارنؤوط: إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عكرمة، فمن رجال البخارى (حاشية مسند احمد)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

جن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سر میں حجامہ کرانا ثابت ہوتا ہے۔

نبی ﷺ کا سر کے وسط میں حجامہ کرانا

حضرت عبداللہ بن مالک ابنِ بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

اِحْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ فِيْ وَسَطِ رَأْسِهٖ (بخاری) [1]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کے درمیان میں لحی جمل نامی مقام میں حجامہ کرایا، جبکہ آپ احرام کی حالت میں تھے (بخاری)

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے وسط یعنی بالکل درمیان میں حجامہ کرایا ہے۔

نبی ﷺ کا سر کے اگلے حصہ میں حجامہ کرانا

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَجِمُ هٰذَا الْحَجَمَ فِيْ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

عن ابن عباس، أن النبى صلى الله عليه وسلم احتجم فى رأسه وهو محرم من صداع كان يجده (السنن الكبرى للنسائى، رقم الحديث ۷۵۵۵)

ثنا المعتمر قال :سمعت حميدا قال :سئل أنس عن الصائم يحتجم، فقال :ما كنا نرى إن ذلك يكره إلا لجهده، ولم يسنده، وقال :قد احتجم النبى صلى الله عليه وسلم، وهو محرم ومن وجع وجده فى رأسه (صحيح ابن خزيمة، رقم الحديث ۲۶۵۸، باب ذكر الدليل على أن النبى صلى الله عليه وسلم إنما احتجم على رأسه من وجع وجده برأسه)

قال البوصيرى: هذا إسناد رجاله ثقات (إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة، للبوصيرى، تحت رقم الحديث ۵۳۲۶، كتاب الطب، باب موضع الحجامة)

[1] رقم الحديث ۱۸۳۶، كتاب جزاء الصيد، باب الحجامة للمحرم.

مُقَدَّمِ رَأْسِهٖ، وَيُسَمِّيهِ أُمَّ مُغِيثٍ (المعجم الأوسط للطبرانی) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حجامہ اپنے سر کے اگلے حصہ میں کراتے تھے، اوراس کا نام اُمِ مغیث (یعنی درد سے نجات دِلانے والی چیز کی ماں) رکھتے تھے (طبرانی)

اس حدیث سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سر کے اگلے حصہ میں حجامہ کرانا ثابت ہوا۔

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سر میں، اور سر کے درمیان میں اور سر کے اگلے حصہ میں دردِ سَر (Headache) وغیرہ کی وجہ سے حجامہ کرانا صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سر کے تالو میں حجامہ کرانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

أَنَّ أَبَا هِنْدٍ حَجَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَافُوْخِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَنْكِحُوْا أَبَا هِنْدٍ، وَانْكِحُوْا إِلَيْهِ فَقَالَ: إِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوَوْنَ بِهٖ خَيْرٌ فَالْحِجَامَةُ (صحیح ابن حبان) [2]

ترجمہ: ابوہند نامی شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تالو میں حجامہ کیا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے انصار کے لوگو! تم ابوہند سے نکاح کرنے اور کرانے

---

[1] رقم الحدیث ۷۸۱۷.
قال الهیثمی: رواه الطبرانی فی الأوسط ورجاله ثقات (مجمع الزوائد، تحت رقم الحدیث ۸۳۳۷، کتاب الطب، باب موضع الحجامة)

[2] رقم الحدیث ۶۰۷۸، ذکر الإباحة للمرء أن یحتجم علی غیر الأخدعین من بدنه، ابوداؤد، رقم الحدیث ۲۱۰۲، کتاب النکاح، باب فی الأکفاء.
فی حاشیة ابن حبان: إسناده حسن.

کا سلسلہ قائم کرو (یعنی اس سے نکاح کرنے کرانے کو اس کے حجامہ کا پیشہ اختیار کرنے کی وجہ سے معیوب نہ سمجھو) پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن چیزوں سے تم دوا وعلاج کرتے ہو، ان میں سے کسی چیز میں خیر ہے، تو وہ حجامہ ہے (ابنِ حبان)

تالو سر کے درمیان میں وہ حصہ ہوتا ہے، جو منہ کی حرکت کے ساتھ حرکت کرتا ہے۔ [1]

اس سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے تالو والے حصہ میں بھی حجامہ کرایا ہے۔

اور ایک روایت میں تالو میں حجامہ کرانے کو نسیان اور بھول کی بیماری پیدا ہونے کا سبب قرار دیا گیا ہے، مگر اس روایت کی سند قابلِ اعتبار نہیں ہے۔ [2]

گردن کے دونوں طرف اور کندھوں کے مابین حجامہ کرانا

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

اِحْتَجَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْأَخْدَعَیْنِ، وَبَیْنَ الْكَتِفَیْنِ

(مسند احمد، رقم الحدیث ۲۰۹۱) [3]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گردن کے دونوں طرف اور کندھوں کے درمیان حجامہ کرایا (مسند احمد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

---

[1] وقال الطیبی :الیافوخ وسط الرأس وموضع ما یتحرک من رأس الطفل، والمعنى كان أحد طرفی ذلک الخط عند الیافوخ (مرقاة المفاتیح، کتاب اللباس، باب الترجل، الفصل الثانی)

[2] الحجامة فی نقرة الرأس تورث النسیان فتجنبوا ذلک.

رواه الدیلمی من طریق عمر بن واصل قال حکی لی محمد ابن سواء عن مالک بن دینار عن أنس مرفوعا به وابن واصل اتهمه الخطیب بالوضع لا سیما وهو حکایة وقد احتجم علیه الصلاة والسلام فی یافوخه من وجع کان به (الأسرار المرفوعة فی الأخبار الموضوعة المعروف بالموضوعات الکبری، لملا علی القاری، رقم الحدیث ۱۲۸)

[3] فی حاشیة مسند احمد: حسن لغیره.

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ عَلَى الْأَخْدَعَيْنِ وَعَلَى الْكَاهِلِ (مسند احمد، رقم الحديث ١٢١٩١) [1]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گردن کے دونوں طرف اور پُشت کے بالائی حصہ (یعنی کندھوں کے درمیان) میں حجامہ کرایا (مسند احمد، ابنِ حبان)

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

كَانَ يَحْتَجِمُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا اِثْنَيْنِ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَوَاحِدًا فِي الْكَاهِلِ (السنن الكبرىٰ للبيهقى) [2]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین جگہ حجامہ کراتے تھے، دو تو گردن کے دونوں طرف اور ایک پُشت کے بالائی حصہ (یعنی کندھوں کے درمیان) میں (بیہقی، بغدادی، ابنِ ابی شیبہ)

اس سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گردن کے دونوں طرف یعنی کانوں کی پُشت کے قریب اور کندھوں کے درمیان میں یعنی کمر یا پُشت کے بالائی حصہ میں حجامہ کرایا ہے۔[3]

---

[1] ابن حبان، رقم الحديث ٦٠٧٧، ذكر إباحة الاحتجام للمرء على الكاهل ضد قول من كرهه.
في حاشية مسند احمد: إسناده صحيح على شرط الشيخين.
وفي حاشية ابن حبان: حديث صحيح، رجاله ثقات.

[2] رقم الحديث ١٩٥٣٣، جزء فيه أحاديث الحسن بن موسى الأشيب لابى على الحسن بن موسى الأشيب البغدادى، رقم الحديث ١٩، مصنف ابن ابى شيبة، رقم الحديث ٢٣٦٩٦، فى الحجامة أين توضع من الرأس؟.
قال البوصيرى: هذا إسناد رجاله ثقات (إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة، تحت رقم الحديث ٣٨٩٨)

[3] (وعن أنس -رضى الله عنه -قال :كان رسول الله -صلى الله عليه وسلم -يحتجم فى الأخذعين) وهما عرقان فى جانبى العنق على ما فى النهاية .وقال شارح :عرقان فى موضع الحجامة من العنق وفى القاموس :الأخدع عرق فى المحجمتين وهو شعبة من الوريد (والكاهل) : ما بين الكتفين كذا فى النهاية وغيره وهو بكسر الهاء ، ففى القاموس الكاهل :كصاحب، الحارك وهو بالفارسية :يال، وبالعربية :الغارب على ما ذكره فى محله، أو مقدم أعلى الظهر مما يلى العنق، وهو الثلث الأعلى وهو ست فقر وما بين الكتفين، أو موصل العنق من الصلب .(رواه أبو داود وزاد الترمذى، وابن ماجه) : وكذا الحاكم عن أنس والطبرانى، والحاكم أيضا عن ابن عباس (وتسع عشرة وإحدى وعشرين) (مرقاة، ج٧، ص ٢٨٧٦، كتاب الطب والرقى)

نبی ﷺ کا کمر پر حجامہ کرانا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، مِنْ وَثْءٍ كَانَ بِوَرِكِهٖ- أَوْ ظَهْرِهٖ (مسند أحمد، رقم الحديث ١٤٢٨٠) [۱]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں حجامہ کرایا اپنے سُرین یا پشت میں درد ہونے کی وجہ سے (مسند احمد)

اس سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کمر یا سُرین پر درد ہونے کی وجہ سے حجامہ کرایا ہے۔

نبی ﷺ کا سُرین پر حجامہ کرانا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ عَلٰى وَرِكِهٖ، مِنْ وَثْءٍ كَانَ بِهٖ (سنن أبي داود) [۲]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سُرین پر اس میں درد ہونے کی وجہ سے حجامہ کرایا (ابوداؤد)

اس سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سُرین پر درد کی وجہ سے حجامہ کرایا ہے۔ [۳]

---

[۱] في حاشية مسند احمد: صحيح لغيره، وهذا إسناد على شرط مسلم.

[۲] رقم الحديث ٣٨٦٣، اول كتاب الطب، باب، متى تستحب الحجامة؟.

[۳] ''ورک'' سے مراد سُرین ہے، جو زمین پر بیٹھنے کی حالت میں زمین سے مَس ہوتا ہے، اور اسی سے ''تورّک'' بنا ہے، جس کے معنیٰ زمین پر سُرین ٹکا کر بیٹھنے کے آتے ہیں۔
لہٰذا بعض حضرات نے جو ''ورک'' سے جگاتوں والی جگہ، یعنی مرد کی پیشاب گاہ یا عضوِ تناسل کے دائیں بائیں والے حصہ کو مراد لیا ہے، یہ درست نہیں ہے۔ ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

نبی ﷺ کا پیر کی پشت پر درد کی وجہ سے حجامہ کرانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهٖ (سنن أبى داود) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہرُ القدم (یعنی پیر کی پشت) پر اس میں درد ہونے کی وجہ سے حجامہ کرایا، اور آپ اس وقت احرام کی حالت میں تھے

(ابوداؤد، ابنِ حبان)

معلوم ہوا کہ نبی ﷺ نے پیر میں درد ہونے کی وجہ سے اس کی پُشت پر حجامہ کرایا ہے۔ ظہرُ القدم سے مراد پیر کا وہ حصہ ہے، جس پر موزے پہننے کی حالت میں مسح کیا جاتا ہے، احادیث میں بھی چمڑے کے موزوں پر مسح کے لئے یہی الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ [2]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

(وعن جابر -رضى الله عنه -أن النبى -صلى الله عليه وسلم -احتجم على وركه) : بفتح الواو وكسر الراء فى جميع النسخ وفى القاموس :الورك بالفتح والكسر ككتف ما فوق الفخذ (من وثء) . بفتح الواو وسكون المثلثة فهمز أى :من أجل وجع يصيب العضو من غير كسر، وقيل هو ما يعرض للعضو من حدر، وقيل هو أن يصيب العظم وهن ومن الرواة من يكتبها بالياء ويترك الهمزة، وكذلك هو فى المصابيح وليس بسديد كذا قاله بعض الشراح، وحاصله أنه ينبغى أن يجمع بين كتابة الياء والهمز، ولا يقرأ إلا بالهمز أو يكتفى بالهمز من غير كتابة الياء وهو أبعد من الاشتباه .قال التوربشتى :كذا هو فى سنن أبى داود وجامع الأصول، وقوله :(كان) أى .الوثء (به) : صفة للوثء :والباء للإلصاق، وفى القاموس :الوثء وجع يصيب اللحم لا يبلغ العظم، أو وجع فى العظم بلا كسر أو هو الفك وبه وثء ، ولا تقل:وثى (مرقاة، كتاب الطب والرقى، الفصل الثانى)

[1] رقم الحديث ۱۸۳۷، كتاب المناسك، باب المحرم يحتجم، صحيح ابنِ حبان، رقم الحديث ۳۹۵۲، مسند أحمد، رقم الحديث ۱۲۶۸۲، سنن نسائى، رقم الحديث ۲۸۴۹.
فى حاشية ابنِ حبان ومسند احمد:إسناده صحيح على شرط الشيخين.

[2] ومسح على ظهر قدميه (مسند احمد، رقم الحديث ۹۴۳)

(فصل نمبر ۵)

مخصوص اعضاء یا امراض میں حجامہ کی احادیث وروایات

اس سے پہلے صحیح احادیث کی روشنی میں یہ بات گزر چکی ہے کہ حجامہ بہترین دوا اور شفاء ہے، اور کئی احادیث میں کسی خاص بیماری ومرض کے لئے حجامہ کی قید نہیں لگائی گئی، جس سے اصولی طور پر یہی معلوم ہوتا ہے کہ حجامہ بے شمار بیماریوں وامراض کا عمدہ علاج ہے۔

علاوہ ازیں کئی احادیث وروایات میں مختلف اعضاء میں حجامہ کی افادیت اور مختلف امراض کے لئے حجامہ کے شفاء ودوا ہونے کا ذکر آیا ہے، جن میں سے بعض احادیث وروایات کی سندوں پر محدثین نے کلام بھی کیا ہے، مگر ان سے حجامہ کی عام افادیت اور حجامہ کے بہترین دوا وشفاء کا ذریعہ ہونے کے اصولی مسئلہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

ذیل میں اس طرح کی چند احادیث وروایات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

دردِ سَر کے لئے حجامہ کی افادیت کی حدیث

حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

مَا كَانَ أَحَدٌ يَشْتَكِيْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَجَعًا فِيْ رَأْسِهِ إِلَّا قَالَ : اِحْتَجِمْ، وَلَا وَجَعًا فِيْ رِجْلَيْهِ، إِلَّا قَالَ اِخْضِبْهُمَا

(سنن ابی داوٗد) [1]

---

[1] رقم الحديث ۳۸۵۸، كتاب الطب، باب فى الحجامة.

قال شعيب الارنؤوط: إسناده جيد من أجل عُبيد الله بن على بن أبى رافع، فهو صدوق لا بأس به.

وأخرجه ابن ماجه ۳۵۰۲، والترمذى ۲۱۸۰، من طريق زيد بن الحُباب، والترمذى ۲۱۷۹، من طريق حماد بن خالد الخياط، كلاهما عن فائد مولى عُبيد الله بن على بن أبى رافع، به .وقد وقع فى

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

ترجمہ: جو شخص بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سر کے درد کی شکایت کیا کرتا تھا، تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجامہ کرانے کا حکم فرماتے تھے، اور جو شخص اپنے پیروں میں درد کی شکایت کیا کرتا تھا، تو اس کو پیروں میں مہندی لگانے کا حکم فرماتے تھے (ابوداؤد)

اس طرح کی حدیث کو امام حاکم وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دردِ سر کی وجہ سے خود حجامہ کرانے کا صحیح احادیث میں پہلے ذکر گزر چکا ہے۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

رواية حماد بن خياط :علي بن عبيد الله، والصواب كما قال الترمذي :عبيد الله بن علي .وقد اقتصرا على ذكر الحناء ، لكن قال الأول في روايته :كان لا يصيبُ النبي -صلَّى الله عليه وسلم - قَرحة ولا شوكة إلا وضع عليه الحناء .وقال الثاني :قرحة أو نكبة.وهو في "مسند أحمد ٢٧٦١٧ و ٢٧٦١٨ .وفي باب الحجامة من ألم الرأس ما أخرجه البخاري ٥٧٠٠ و ٥٧٠١، عن ابن عباس قال :احتجم رسول الله -صلَّى الله عليه وسلم -وهو محرم في رأسه من شقيقة كانت به. ونحوه عند مسلم ١٢٠٢ . قال ابن القيم في "زاد المعاد ٤/٨٩ ومن منافع الحناء :أنه مُحلّل نافع من حرق النار، وفيه قوة موافقة للعصب إذا ضمّد به، وينفع إذا مضغ من قروح الفم والسُّلاق (وهو بثر تخرج على أصل اللسان، وتقشر في أصول الأسنان) العارض فيه، ويبرء القُلاع (وهي بثرات تكون في جلدة الفم أو اللسان) الحادث في أفواه الصبيان، والضماد به ينفع من الأورام الحارة الملهبة ...وقال أيضاً في "الزاد: ٤/٥٥ والحجامة على الكاهل تنفع من وجع المنكب والحلق، والحجامة على الأخدعين تنفع من أمراض الرأس وأجزائه كالوجه والأسنان والأذنين والعينين والأنف، والحلق إذا كان صدور ذلك عن كثرة الدم أو فساده، أو عنهما ...

والحجامة تحت الذقن تنفع من وجع الأسنان والوجه والحلقوم، إذا استُعملت في وقتها، وتنقي الرأس والفكين، والحجامة على ظهر القدم تنوب عن فصد الصافن، وهو عرق عظيم عند الكعب، وتنفع من قروح الفخذين والساقين، وانقطاع الطمث، والحكة العارضة في الأنثيين.والحجامة في أسفل الصدر نافعة من دماميل الفخذ، وجَرَبه وبثوره، ومن النِّقرس والبواسير، والفيل (وهو داء يحدث من غلظ كثيف في القدم والساق، تتخلله عجر صجرة ناتئة (حاشية سنن ابى داوٗد)

وقال الالباني: جملة القول أن الحديث حسن (سلسلة الاحاديث الصحيحة، تحت رقم الحديث ٢٠٥٩)

[1] عن عبيد الله بن علي بن أبي رافع، عن جدته سلمى مولاة رسول الله صلى الله عليه وسلم وخادمته قالت :قلما كان إنسان يأتي رسول الله صلى الله عليه وسلم فيشكو إليه وجعا إلا قال له :احتجم ولا وجعا في رجليه إلا قال له :اخضبهما بالحناء (مستدرک حاکم، رقم الحديث ٦٨٢٨)

اس سے معلوم ہوا کہ حجامہ دردوں کے لئے اور بطورِ خاص سر کے درد کے لئے انتہائی مفید ہے، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پیروں کے درد میں مہندی کی بھی افادیت ہے، مگر مرد حضرات کو پیروں کے صرف تلووں میں مہندی لگانے پر اکتفاء کرنا چاہئے، اور ناخنوں پر مہندی لگانے سے پرہیز کرنا چاہئے، تاکہ خواتین کے ساتھ مشابہت لازم نہ آئے۔ [1]

زہر کی وجہ سے سر میں حجامہ کی حدیث

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک لمبی حدیث میں روایت ہے کہ:

وَاحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كَاهِلِهٖ مِنْ أَجْلِ الَّذِىْ أَكَلَ مِنَ الشَّاةِ، حَجَمَهُ أَبُوْهِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةِ (سنن ابی داوٗد) [2]

---

[1] (قالت :ما كان أحد يشتكي إلى رسول الله -صلى الله عليه وسلم -وجعا فى رأسه) أى: ناشئا من كثرة الدم (إلا قال) : أى :له (احتجم ولا وجعا فى رجليه) أى ناشئا من الحرارة (إلا قال؟ اختضبهما) : أى :بالحناء ، والحديث بإطلاقه يشمل الرجال والنساء ، لكن ينبغى للرجل أن يكتفى باختضاب كفوف الرجل، ويجتنب صبغ الأظفار احترازا من التشبه بالنساء ما أمكن(مرقاة المفاتيح، ج٧ص ٢٨٧٤، كتاب الطب والرقى)

وهذا فيه دليل على الحجامة، وعلى فائدتها، وهذا فى الغالب، فليس كل وجع فى الرأس يكون دواؤه الحجامة، وليس كل وجع فى الرجلين يكون دواؤه الحناء ، ولكن هذا يدل على أن فيهما شفاء وفائدة (شرح سنن ابى داوٗد للعباد، باب الحجامة)

[2] رقم الحديث ٤٥١٠، كتاب الديات، باب فيمن سقى رجلا سما أو أطعمه فمات أيقاد منه.

قال شعيب الارنؤوط: صحيح لغيره، وهذا إسناد ضعيف لانقطاعه؛ لأن ابن شهاب -وهو محمَّد ابن مسلم الزهرى -لم يسمع من جابر بن عبد الله كما قال الخطابى والمنذرى، ومن قبلهما سفيان بن عيينة، يونس :هو ابن يزيد الأيلى، وابن وهب :هو عبد الله.

وأخرجه الدارمى(٦٨)من طريق شعيب بن أبى حمزة، والبيهقى فى "السنن٨/٤٦"من طريق يونس بن يزيد، كلاهما عن ابن شهاب الزهرى، عن جابر.

وأخرجه البيهقى فى "الدلائل ٤/٢٦٣ - ٢٦٤ "من طريق موسى بن عقبة، عن ابن شهاب الزهرى مرسلاً .لكن روى فيه الزهرى قصة الحجامة وحدها عن جابر بن عبد الله.

ويشهد له دون ذكر الحجامة حديث أنس بن مالك السالف عند المصنف برقم(٤٥٠٨)

ويشهد له مع ذكر الحجامة فيه حديث ابن عباس عند ابن سعد فى "طبقاته ١/٤٤٥ "و ٢/٢٠١، وأحمد فى "مسنده(٢٧٨٤)"وإسناده صحيح (حاشية ابى داوٗد)

ترجمہ: اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر حجامہ کرایا، اس (زہر آلود) بکری کا گوشت کھانے کی وجہ سے (جس کو اہلِ خیبر کی ایک یہودیہ عورت نے زہر ملا کر دیا تھا) آپ کو ابو ہند نے سینگ اور نشتر (بلیڈ) سے حجامہ لگایا (ابوداؤد)

اس طرح کی حدیث ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ [1]

اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ امْـرَأَـةً مِّـنَ الْيَهُوْدِ أَهْدَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً مَّسْمُوْمَةً، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا، فَقَالَ : مَـا حَمَلَكِ عَلٰى مَا صَنَعْتِ؟ قَالَتْ : أَحْبَبْتُ -أَوْ أَرَدْتُ -إِنْ كُنْتَ نَبِيًّا فَإِنَّ اللّٰهَ سَيُطْلِعُكَ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ نَبِيًّا أُرِيْحُ النَّاسَ مِنْكَ.

قَالَ: وَكَـانَ رَسُوْلُ الـلّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا اِحْتَجَمَ، قَالَ : فَسَـافَرَ مَرَّةً، فَلَمَّا أَحْرَمَ، وَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا، فَاحْتَجَمَ (مسند احمد، رقم الحديث ۲۷۸۴) [2]

ترجمہ: ایک یہودی عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کا گوشت ہدیہ کیا (جس میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھالیا) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کی طرف یہ پیغام بھیجا کہ تجھے وہ حرکت کرنے پر کس چیز نے ابھارا؟ تو اس نے کہا کہ میں یہ چاہتی تھی، یا یہ ارادہ رکھتی تھی کہ اگر آپ نبی ہوئے تو بے شک اللہ آپ کو اس پر مطلع کردے گا، اور اگر آپ نبی نہ ہوئے تو

---

[1] عن الزهرى عن عبد الرحمن بن كعب بن مالك أن إمرأة يهودية أهدت إلى النبى صلى الله عليه و سلم شاة مصلية بخيبر فقال لها ما هذه قالت هدية وتحذرت أن تقول من الصدقة فلا يأكلها فأكلها وأكل أصحابه ثم قال لهم أمسكوا فقال للمرأة هل سممت هذه الشاة قالت نعم قال من أخبرك قال هذا العظم -لساقها وهو فى يده -قالت نعم قال لم قالت أردت إن تكن كاذبا يستريح الناس منك وإن كنت نبيا لم يضرك قال واحتجم النبى صلى الله عليه و سلم على الكاهل (مصنف عبدالرزاق، رقم الحديث ۱۹ ۱۰۰ ۱)

[2] فى حاشية مسند احمد: إسناده صحيح.

میرے ذریعے لوگوں کو آپ سے چھٹکارا مل جائے گا، حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کے زہر کا اثر محسوس ہوتا تھا، تو حجامہ کرایا کرتے تھے، پھر جب آپ نے ایک مرتبہ سفر کیا، تو آپ نے احرام باندھ لیا، پھر آپ کو اس زہر کا کچھ اثر محسوس ہوا، تو آپ نے حجامہ کرایا (مسند احمد)

اس سے معلوم ہوا کہ زہر کے اثر کی وجہ سے خاص کر سر میں حجامہ کرانا مفید ہے۔

البتہ ایک حدیث میں سر میں حجامہ کو مغیثہ کا نام دیا گیا ہے، اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل امین نے مجھے اس کا حکم فرمایا جبکہ میں نے یہودی عورت کا زہر آلود کھانا کھایا، مگر اس حدیث کی سند غیر معمولی ضعیف معلوم ہوتی ہے۔ [1]

جادو کی وجہ سے سر میں حجامہ کی روایت

ایک روایت میں یہ قصہ مذکور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سحر وجادو کی وجہ سے سر میں حجامہ کرایا تھا۔

اس روایت کو بعض اہلِ علم حضرات نے ابوعبید کے حوالہ سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی ایک مرسل روایت کے طور پر ذکر کیا ہے، مگر ہمیں ابوعبید قاسم بن سلام کی کتب میں باسند طریقہ پر یہ روایت دستیاب نہ ہو سکی، البتہ ان کی غریبُ الحدیث میں بغیر سند کے اس طرح کی روایت

---

[1] (الحجامة فى الرأس هى المغيثة، أمرنى بها جبريل حين أكلت طعام اليهودية).
ضعيف جدا. رواه ابن سعد ١ /٤٤٧ :أخبرنا عمر بن حفص، عن أبان، عن أنس مرفوعا.
قلت :وهذا إسناد ضعيف جدا؛ عمر بن حفص -وهو أبو حفص العبدى -، وأبان -وهو ابن أبى عياش -؛ متروكان.
وروى ١ /٤٤٦ عن عقيل، عن ابن شهاب، عن إسماعيل بن محمد بن سعد بن أبى وقاص :أنه وضع يده على المكان الناتىء من الرأس فوق اليافوخ، فقال :هذا موضع محجم رسول الله -صلى الله عليه وسلم -الذى كان يحجم، قال عقيل :وحدثنى غير واحد أن رسول الله -صلى الله عليه وسلم -كان يسميها المغيثة .قلت :وهذا سند ضعيف لإعضاله، ورجاله كلهم ثقات . ثم روى عن المسعودى، عن عبد الله بن عمر بن عبد العزيز قال :احتجم رسول الله -صلى الله عليه وسلم -فى وسط رأسه وكان يسميها منقذا (سلسلة الأحاديث الضعيفة، رقم الحديث ٣٥١٧)

کا ذکر ملا ہے۔

اور زہر کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں حجامہ کرانے کی حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

محدثین نے فرمایا کہ جادو کا اثر بعض اوقات دماغ میں چڑھ جاتا ہے، جس سے دماغی توازن متاثر ہو جاتا ہے، اور سر میں حجامہ کرنے کے نتیجہ میں جادو سے دماغ کی متاثرہ اخلاط خارج ہو جاتی ہیں، اس لئے جادو میں سر پر حجامہ کرانا مفید ہے، واللہ اعلم۔ [1]

سر اور دونوں کندھوں کے درمیان حجامہ کی افادیت کی حدیث

حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَجِمُ عَلٰى هَامَتِهٖ، وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: مَنْ أَهْرَاقَ مِنْ هٰذِهِ الدِّمَاءِ، فَلَا يَضُرُّهٗ أَنْ لَا يَتَدَاوٰى بِشَيْءٍ لِشَيْءٍ (سنن ابی داود) [2]

---

[1] وقال أبو عبيد: فى حديث النبى عليه السلام أنه احتجم على رأسه بقرن حين طب.
القرن ليس هو بالمنزل الذى يذكر، إنما هو شبيه المحجمة قال أبو عبيد :قوله :طب يعنى سحر، يقال منه :رجل مطبوب، قال أبو عبيد :ونرى أنه إنما قيل له :مطبوب، لأنه كنى بالطب عن السحر، كما كنوا عن اللديغ (فقالوا) سليم تطيرا إلى السلامة من اللدغ، وكما كنوا عن الفلاة وهى المهلكة التى لا ماء فيها(غريب الحديث للقاسم بن سلام ابى عبيد، ج۲ ص ۴۳، مادة طبب)
وأخرج أبو عبيد من مرسل عبد الرحمن بن أبى ليلى قال احتجم النبى صلى الله عليه وسلم على رأسه بقرن حين طب قال أبو عبيد يعنى سحر قال ابن القيم بنى النبى صلى الله عليه وسلم الأمر أولا على أنه مرض وأنه عن مادة مالت إلى الدماغ وغلبت على البطن المقدم منه فغيرت مزاجه فرأى استعمال الحجامة لذلك مناسبا فلما أوحى إليه أنه سحر عدل إلى العلاج المناسب له وهو استخراجه قال ويحتمل أن مادة السحر انتهت إلى إحدى قوى الرأس حتى صار يخيل إليه ما ذكر فإن السحر قد يكون من تأثير الأرواح الخبيثة وقد يكون من انفعال الطبيعة وهو أشد السحر واستعمال الحجم لهذا الثانى نافع لأنه إذا هيج الأخلاط وظهر أثره فى عضو كان استفراغ المادة الخبيثة نافعا فى ذلك وقال القرطبى إنما قيل للسحر طب لأن أصل الطب الحذق بالشىء والتفطن له فلما كان كل من علاج المرض والسحر إنما يتأتى عن فطنة وحذق أطلق على كل منهما هذا الاسم (فتح البارى لابن حجر، ج۱۰ ص۲۲۸، ۲۲۹، قوله باب السحر)

[2] رقم الحديث ۳۸۵۹، اول كتاب الطب، باب فى موضع الحجامة.

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم، سَر پر اور دونوں کندھوں کے درمیان میں حجامہ کراتے تھے، اور آپ فرماتے تھے کہ جس نے ان خونوں کو نکلوایا تو اسے کسی بیماری کے لیے دوا نہ کرنا نقصان نہیں پہنچائے گا (ابوداؤد)

اس حدیث کی سند کو بعض محدثین نے ضعیف وغریب قرار دیا ہے۔ [1]

---

[1] حدثنا عبد الله بن محمد بن عزيز الموصلي، ثنا غسان بن الربيع، ثنا عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان، عن أبيه، أنه سمع أبا هزان، يحدث عن عبد الرحمن بن خالد بن الوليد، أنه كان يحتجم في هامته وبين كتفيه فقالوا: أيها الأمير إنك تحتجم هذه الحجامة؟ فقال: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يحتجمها في هامته ويقول: من أهراق من هذه الدماء فلا يضره أن لا يتداوى بشيء (مسند الشاميين، رقم الحديث ۲۱۱، معرفة الصحابة،لابی نعیم الأصبهانی، رقم الحديث ۴۶۵۰،فوائد ابی القاسم الحرفی رواية الانصاری، رقم الحديث ۱۲)

قال ابو القاسم الحرفي: حديث غريب من حديث عبد الرحمن بن خالد أبي الوليد وهو عزيز الحديث (فوائد ابی القاسم، حواله بالا)

وقال الهيثمي: رواه الطبراني، وعبد الرحمن بن خالد لا أعلم له صحبة، وأبو هزان لم أعرفه، وبقية رجاله ثقات (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۸۳۴۰، كتاب الطب، باب موضع الحجامة)

وفی حاشية ابی داوٗد: اسناده ضعيف، ابن ثَوبان -وهو عبد الرحمن بن ثابت -مُختلَف فيه، وثقه بعضهم وضعفه آخرون ثم إن الحديث مرسل، لأن ثابت بن ثوبان لم يذكر له سماع من أحد من الصحابة، فهو من الطبقة السادسة على ما قال الحافظ، وقد اضطرب عبد الرحمن ابن ثابت بن ثوبان في هذا الحديث كما سيأتي .الوليد :هو ابن مسلم الدمشقي.

وأخرجه ابن ماجه ۳۴۸۴، وابن أبي عاصم في "الآحاد والمثاني ۱۲۸۳، والطبراني في "الشاميين ۱۷۹، والبيهقي ۹/۳۴۰، وابن عساكر في "تاريخ دمشق ۷/۲۰.۲۱، والمزی في "تهذيب الكمال "في ترجمة أبي كبشة الأنماری ۳۴/۲۱۴ من طريق الوليد بن مسلم، وابن جرير الطبری في "تهذيب الآثار ۱/۵۰۶ (مسند ابن عباس)، والطبرانی فی الكبير ۲۲/۸۵۸، وفي الأوسط ۹۳۶، وفي الشاميين ۱۷۹، وابن عساكر ۷/۲۰.۲۱ من طريق أبي معيد حفص بن غيلان، كلاهما عن عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان، به.

ورواه عبد الله بن صالح بن مسلم العجلي عند ابن سعد في "الطبقات الكبرى ۱/۴۴۶، وغسان بن الربيع الموصلي عند ابن قانع في "معجم الصحابة ۲/۱۷۵، والطبراني في "مسند الشاميين ۲۱۱، وزيد بن الحباب عند ابن جرير الطبری في "تهذيب الآثار ۱/۵۰۸.۵۰۹ (مسند ابن عباس)، وابن عبد البر في "الاستيعاب "في ترجمة عبد الرحمن بن خالد بن الوليد، وابن عساكر في تاريخ دمشق ۳۴/۳۲۴، ثلاثتهم عن عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان، عن أبيه، عن أبي هزان، عن عبد الرحمن ابن خالد بن الوليد.

جبکہ بعض محدثین نے اس حدیث کی سند کو معتبر وحسن قرار دیا ہے۔ [1]

اور اس حدیث کا مطلب محدثین نے یہ بیان فرمایا ہے کہ جس نے ان اعضاء یعنی سَر اور کندھوں کے مابین حجامہ کرایا، تو اسے ان اعضاء میں دموی یعنی خون کی وجہ سے پیدا شُدہ بیماری کے لئے کسی اور دواء کی ضرورت نہ ہوگی، اور یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ جس نے کسی بھی عضو میں پیدا شُدہ تکلیف کا حجامہ کرایا، تو اسے اس عضو میں خون کی وجہ سے پیدا شُدہ بیماری کے لئے کسی اور دواء کی ضرورت نہ ہوگی۔ [2]

پھر یہ بھی احتمال ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سَر اور کندھوں کے مابین ایک وقت میں حجامہ کراتے ہوں، اور یہ بھی احتمال ہے کہ ایک وقت میں سَر میں اور دوسرے وقت میں کندھوں

---

[1] قال المناوی: (عن أبی كبشة) عمر بن سعد أو بعد بن عمرو واسناده حسن (التيسير بشرح الجامع الصغير، ج۲ ص۲۷۳، باب كان وهی الشمائل الشريفة)

وفی عون المعبود: (من أهراق) أی أراق وصب (من هذه الدماء) أی بعض هذه الدماء المجتمعة فی البدن المحسوس آثارها على البشرة وهو المقدار الفاسد المعروف بعلامة يعلمها أهلها (أن لا يتداوى بشیء) أی آخر (لشیء) أی من الأمراض.

قال المنذری والحديث أخرجه بن ماجه وفی إسناده عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان وكان رجلا صالحا أثنى عليه غير واحد وتكلم فيه غير واحد (عون المعبود، ج۱۰ ص۲۴۳، كتاب الطب، باب فی موضع الحجامة)

وفی شرح ابی داوٗد للعباد: تراجم رجال إسناد حديث: (أن النبی كان يحتجم على الهامة وبين كتفيه) قوله: (حدثنا عبد الرحمن بن إبراهيم الدمشقی). عبد الرحمن بن إبراهيم الدمشقی هو الملقب دحيم، وهو ثقة، أخرج له البخاری وأبو داود والنسائی وابن ماجة.

(وكثير بن عبيد). كثير بن عبيد ثقة، أخرج له أبو داود والنسائی وابن ماجة.

(حدثنا الوليد). الوليد بن مسلم الدمشقی وهو ثقة، أخرج له أصحاب الكتب الستة.

(عن ابن ثوبان). عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان وهو صدوق يخطء، أخرج له البخاری فی الأدب المفرد وأصحاب السنن.

(عن أبيه). ثابت بن ثوبان وهو ثقة، أخرج له البخاری فی الأدب المفرد وأبو داود والترمذی وابن ماجة (عن أبی كبشة الأنماری). أبو كبشة الأنماری صحابی، أخرج له أبو داود والترمذی وابن ماجة (شرح سنن ابی داوٗد للعباد، كتاب الطب، باب موضع الحجامة)

[2] قوله: (على هامته) بتخفيف الميم الرأس (هذه الدماء) الظاهر دماء هذه الأعضاء المذكورة ويحتمل أن المراد جنس الدماء من أی عضو كان لشیء من الأمراض الدموية (حاشية السندی على سنن ابن ماجه، كتاب الطب، باب موضع الحجامة)

کے درمیان حجامہ کراتے ہوں۔ [1]

سر میں حجامہ کے جنون وغیرہ کی دوا ہونے کی حدیث

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحِجَامَةُ فِي الرَّأْسِ دَوَاءٌ مِّنَ الْجُنُوْنِ، وَالْجُذَامِ، وَالْبَرَصِ، وَالنُّعَاسِ، وَالضَّرَسِ (المعجم الاوسط للطبرانی) [2]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سَر میں حجامہ جنون اور کوڑھ پن اور برص اور کاہلی وسستی اور ڈاڑھ کے درد کی دواء ہے (طبرانی، اصبہانی)

اس حدیث کی سند کو محدثین نے فی نفسہٖ ضعیف وکمزور قرار دیا ہے۔ [3]

---

[1] (كان يحتجم على هامته) : أى :رأسه، وقيل وسط رأسه أى :للسم كما سيأتى، ورفعه معمر بغير سم وقد أضره (وبين كتفيه) يحتمل أن يكون فعل هذا مرة وذاک مرة، ويحتمل أن يكون جمعهما (مرقاة، كتاب الطب والرقى، الفصل الثانى)

[2] رقم الحديث ۴۵۴۷، المعجم الكبير للطبرانى، رقم الحديث ۱۳۱۵۰، الطب النبوى، لابى نعيم الأصبهانى، رقم الحديث ۵۰۷، باب الحجامة من أدوية البرص.

[3] قال الهيثمى:رواه الطبرانى فى الأوسط، وفيه مسلمة بن سالم الجهنى، ويقال :مسلم بن سالم، وهو ضعيف (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۸۳۳۶، باب موضع الحجامة)

وقال الالبانى: (الحجامة فى الرأس من :الجنون والجذام، والبرص والنعاس، والضرس).

ضعيف

رواه الطبرانى (۱۳۱۵۰/۲۹۱/۱۲) وفى "الأوسط (۲/۲۷۷/۱) رقم ۴۶۸۶ عن عبد الله بن محمد العبادى :أخبرنا مسلم بن سالم :أخبرنا عبيد الله بن عمر، عن نافع، عن سالم، عن ابن عمر مرفوعاً. قلت :وهذا إسناد ضعيف جداً؛ مسلم بن سالم هو الجهنى، قال أبو داود" :ليس بثقة"، وبه أعله الهيثمى كما يأتى. والعبادى بضم العين المهملة، أورده السمعانى فى هذه النسبة، ولم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً، فهو مجهول، ولم أره عند غيره. والحديث قال الهيثمى فى "المجمع" (۵/۹۳) رواه الطبرانى فى "الأوسط"، وفيه مسلمة بن سالم الجهنى، ويقال :مسلم ابن سالم، وهو ضعيف."قلت :وفاته أنه فى "كبير الطبرانى "أيضاً. وقد روى من حديث ابن عباس أيضاً مرفوعاً به. أخرجه ابن جرير الطبرى فى "تهذيب الآثار (۲/۱۰۴) ، والطبرانى (۱۱/۱۸۷/۱۱۴۴۶)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

سر میں حجامہ کے جنون وغیرہ کی دوا ہونے کی دوسری حدیث

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلْمَحْجَمَةُ الَّتِىْ فِىْ وَسَطِ الرَّأْسِ مِنَ الْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَالنُّعَاسِ وَالْأَضْرَاسِ وَكَانَ يُسَمِّيْهَا مَنْقَذَةً (مستدرک حاکم) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سَر کے درمیان میں حجامہ، جنون اور کوڑھ پن اور کاہلی وسستی اور ڈاڑھ کے درد کی دواء ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نام منقذة (نجات دلانے والی) رکھا کرتے تھے (حاکم، طبرانی)

اس حدیث کی سند میں بھی فی نفسہٖ کمزوری وضعف پایا جاتا ہے۔ [2]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

مختصراً من طريق إسماعيل بن شيبة، عن ابن جريج، عن عطاء، عنه.قلت :وهذا إسناد ضعيف جداً؛ إسماعيل بن شيبة -ويقال :ابن شبيب الطائفى -قال الذهبى ":واه."ثم ساق له أحاديث مما أنكر عليه، هذا أحدها .وروى من حديث أبى سعيد أيضاً بزيادة فى آخره، ومن طريق أخرى عن ابن عباس أيضاً، وقد مضى تخريجهما قريباً برقم (٣٥١٣) .ومن حديث أم سلمة مرفوعاً به؛ إلا أنه قال " :والصداع "مكان" :والضرس."أخرجه الطبرانى فى "الكبير ٢٣/٢٩٩/٦٦٧) عن الحارث بن عبيد، عن المغيرة بن حبيب، عن مولى لأم سلمة، عنها.قلت :وأخرجه الطبرى فى "التهذيب (٢/١٢٢/١٣٣٦) بسند ضعيف؛ عن الحارث بن عبيد الأنمارى، عن أبى المغيرة بن صالح، عن مولى لأم سلمة به؛ إلا أنه قال ... ":من الصداع والدوار ووجع الضرس، قال :وعد أشياء كثيرة."وأنا أظن أن (الأنمارى) محرف من (الإيادى) ، وهو صدوق يخطىء ، وأبو المغيرة بن صالح، أظنه خطأ من الطابع أو الناسخ، والصواب " :المغيرة أبى صالح"؛ فإن المغيرة بن حبيب عند الطبرانى كنيته أبو صالح، قال ابن حبان فى "الثقات" ":يغرب ."والمولى مجهول لم يسم.(تنبيه) : حديث أم سلمة هذا مما فات الهيثمى فلم يورده فى "مجمع الزوائد "وهو على شرطه (سلسلة الاحاديث الضعيفة والموضوعة، تحت رقم الحديث ٣٥١٦)

[1] رقم الحديث ٧٤٧٨، المعجم الاوسط للطبرانى، رقم الحديث ٣٦٢٣.

[2] قال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه.

وقال الذهبى: عيسى فى الضعفاء لابن حبان وابن عدى.

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

سر میں حجامہ کے جنون وغیرہ کی دوا ہونے کی تیسری حدیث

حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الْحِجَامَةَ فِي الرَّأْسِ دَوَاءٌ مِنْ دَاءِ الْـجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَالْعَشَا وَالْبَرَصِ وَالصُّدَاعِ (المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث ٦٦٧)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سَر میں حجامہ، جنون کی بیماری اور کوڑھ پن اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جانے اور برص اور درد کی دواء ہے (طبرانی)

اس حدیث کو بھی بعض اہلِ علم حضرات نے فی نفسہٖ ضعیف وکمزور قرار دیا ہے۔ [1]

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

وقال الطبراني: لا يروى هذا الحديث عن أبي سعيد الخدري إلا بهذا الإسناد، وتفرد به ابن أبي أويس.

وقال الالباني:وروى الحاكم (٤/٢١٠) عن أبي موسى عيسى بن عبد الله الخياط، عن محمد بن كعب القرظي، عن أبي سعيد الخدري مرفوعا بلفظ:

المحجمة التي في وسط الرأس من الجنون والجذام والنعاس، وكان يسميها منقذة ." وقال ":صحيح الإسناد !"ورده الذهبي بقوله":قلت :عيسى في "الضعفاء "لابن حبان وابن عدى."قلت :قال فيه ابن عدى (٢/٢٩٦) عامة ما يرويه لا يتابع عليه (سلسلة الاحاديث الضعيفة، رقم الحديث ٣٥١٣)

[1] قال الالباني: (إن الحجامة في الرأس دواء من داء ؛ الجنون والجذام والعشا والبرص والصداع).

ضعيف.

أخرجه الطبراني في "المعجم الكبير (٦٦٧/٢٩٩/٢٣) "من طريق سعيد بن الربيع :ثنا الحارث بن عبيد عن المغيرة بن حبيب عن مولى لأم سلمة عن أم سلمة مرفوعا.

قلت :وهذا إسناد ضعيف مظلم؛ مولى أم سلمة والمغيرة بن حبيب وسعيد ابن الربيع :لم أعرفهم. والحارث بن عبيد :فيه كلام -مع كونه من رجال مسلم (سلسلة الاحاديث الضعيفة ، رقم الحديث ١٧٠٧)

سر میں حجامہ کے جنون وغیرہ کی دوا ہونے کی چوتھی حدیث

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ایک حدیث میں سر میں حجامہ کو سات بیماریوں سے شفاء کا سبب قرار دیا گیا ہے، ایک جنون سے، دوسرے کوڑھ پن سے، تیسرے برص سے، چوتھے کاہلی وسستی سے، پانچویں ڈاڑھ کے درد سے، چھٹے سر کے درد سے، اور ساتویں آنکھوں میں اندھیرا چھانے سے۔ [1]

مگر اس روایت کی سند شدید ضعیف وکمزور قرار دی گئی ہے۔ [2]

---

[1] حدثنا سهل بن موسى، ثنا عمر بن يحيى، ح وحدثنا علي بن سعيد الرازي، ثنا أيوب بن محمد الصالحي، قالا :ثنا عمر بن رباح، ثنا ابن طاوس، عن أبيه، عن ابن عباس، قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم " :الحجامة في الرأس شفاء من سبع إذا ما نوى صاحبها :من الجنون، والجذام، والبرص، والنعاس، ووجع الضرس، والصداع، وظلمة يجدها في عينيه (المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث ١٠٩٣٨، الطب النبوي، لابي نعيم الأصبهاني، رقم الحديث ٢٩٦، باب الحجامة من الجذام)

[2] قال الهيثمي: رواه الطبراني، وفيه عمر بن رياح العبدي، وهو متروك (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ٨٣٣٨، باب موضع الحجامة)

وقال الالباني: (الحجامة في الرأس شفاء من سبع -إذا ما نوى صاحبها :-من الجنون، والجذام، والبرص، والنعاس ووجع الأضراس، والصداع، وظلمة يجدها في عينيه) موضوع.

رواه ابن جرير الطبري في "تهذيب الآثار (٢/١٢٣/١٣٣٤) والطبراني (١١/٢٩/١٠٩٣٨) عن عمر بن رياح :أخبرنا ابن طاوس، عن أبيه، عن ابن عباس مرفوعاً .ومن هذا الوجه رواه ابن عدي (١/٢٤٦) وقال":عمر بن رياح يروي البواطيل عن ابن طاوس ما لا يتابعه أحد عليه، والضعف بين على حديثه ."وقال ابن حبان " :يروي الموضوعات عن الثقات، لا يحل كتب حديثه إلا على التعجب."ثم رواه الطبراني (١/١٢٢/٣) وكذا العقيلي (ص ٢٩) وابن عدي (٢/٢٧٢) وابن جرير الطبري في "التهذيب (٢/١٠٤/١٢٦٩) من طريق قدامة ابن محمد الأشجعي قال :حدثنا إسماعيل بن شبيب الطائفي، عن ابن جريج، عن عطاء، عن ابن عباس به مختصراً .وإسماعيل هذا واه؛ كما قال الذهبي، وقال النسائي " :متروك الحديث ."والأشجعي؛ صدوق يخطيء .وروى الحاكم (٤/٢١٠) عن أبي موسى عيسى بن عبد الله الخياط، عن محمد بن كعب القرظي، عن أبي سعيد الخدري مرفوعاً بلفظ":المحجمة التي في وسط الرأس من الجنون والجذام والنعاس، وكان يسميها منقذة ."وقال":صحيح الإسناد !"ورده الذهبي بقوله":قلت :عيسى في "الضعفاء "لابن حبان وابن عدي."قلت :قال فيه ابن عدي (٢/٢٩٦) عامة ما يرويه لا يتابع عليه (سلسلة الاحاديث الضعية والموضوعة، تحت رقم الحديث ٣٥١٣)

سر کے پیچھے ہڈی پر حجامہ کے ستّر بیماریوں کی دوا کی حدیث

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ایک حدیث میں (سر کے پچھلے حصہ میں) گدی کے اوپر ابھری ہوئی ہڈی کے مقام پر حجامہ کو بہتّر (72) بیماریوں کی دوا قرار دیا گیا ہے، جن میں جنون، کوڑھ پن، برص اور ڈاڑھوں کے درد کی بیماریوں کو بھی شمار کیا گیا ہے۔ [1]

مگر اس حدیث کی سند میں کچھ کمزوری وضعف پایا جاتا ہے۔ [2]

حجامہ کے نظر کو تیز اور کمر کو ہلکا کرنے کی حدیث

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: نِعْمَ الدَّوَاءُ الْحِجَامَۃُ تُذْھِبُ

---

[1] عبد الحميد بن صيفى، عن أبيه، عن جده قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم " :عليكم بالحجامة فى جوزة القمحدوة، فإنه دواء من اثنين وسبعين داء ، وخمسة أدواء :من الجنون، والجذام، والبرص، ووجع الأضراس (المعجم الكبير للطبرانى، رقم الحديث ٧٣٠٦، الطب النبوى، لابى نعيم الأصبهانى، رقم الحديث ٣٠٢، باب موضع الحجامة للمجذوم)

[2] قال الهيثمى: قلت: هكذا وجدته فى الأصل المسموع. رواه الطبرانى ورجاله ثقات (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ٨٣٣٩، كتاب الطب، باب موضع الحجامة)

وقال الالبانى: (عليكم بالحجامة فى جوزة القمحدوة؛ فإنه دواء من اثنين وسبعين داء وخمسة أدواء ؛ من الجنون والجذام والبرص ووجع الأضراس) ضعيف.

أخرجه الطبرانى فى "الكبير"، وابن السنى، وأبو نعيم فى "الطب"،عن عبد الحميد بن صيفى بن صهيب، عن أبيه، عن جده مرفوعاً؛ كما فى "الجامع الكبير "للسيوطى (١٠/١٤/٢٨١٣٣) قلت :وهذا إسناد ضعيف؛ عبد الحميد هو ابن زياد بن صيفى بن صهيب؛ أورده الذهبى فى "الميزان "هكذا؛ وقال ":قال البخارى :لا يعرف سماع بعضهم من بعض ."وقال ابن أبى حاتم ٣/١/١٣عن أبيه":هو شيخ ."وأما ابن حبان؛ فذكره فى "الثقات !"وقال الحافظ فى "التقريب":"لين الحديث ."وأما شيخه الهيثمى؛ فوثقه؛ كما يدل عليه قوله فى تخريج الحديث ٥/٩٤، رواه الطبرانى، ورجاله ثقات !"وكأنه اعتمد على توثيق ابن حبان المذكور (سلسلة الاحاديث الضعيفة والموضوعة، تحت رقم الحديث ٣٨٩٤)

الدَّمَ وَتَجْلُوْ الْبَصَرَ، وَتُخِفُّ الصُّلْبَ (مستدرک حاکم) [۱]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حجامہ کیا ہی اچھی دوا ہے، جو (مضر) خون کو دور کر دیتی ہے، اور نظر کو جلاء (یعنی روشنی وقوت) بخشتی ہے، اور کمر کو ہلکا (اور بوجھ کو کم) کرتی ہے (حاکم)

امام حاکم نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے، اور امام ذہبی نے غیر صحیح قرار دیا ہے۔ [۲]

اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔ [۳]

اور دیگر حضرات نے اس حدیث کو سند کے اعتبار سے ضعیف وکمزور قرار دیا ہے۔ [۴]

---

[۱] رقم الحدیث ۸۲۵۸، کتاب الطب.

[۲] قال الحاکم: هذا حدیث صحیح الإسناد، ولم یخرجاه "
وقال الذهبی فی التلخیص: غیر صحیح.

[۳] عباد بن منصور، قال: سمعت عکرمة، یقول: کان لابن عباس، غلمة ثلاثة حجامون فکان اثنان منهم یغلان علیه وعلی أهله وواحد یحجمه ویحجم أهله قال: وقال ابن عباس: قال نبی الله صلی الله علیه وسلم: نعم العبد الحجام، یذهب الدم، ویخف الصلب، ویجلو عن البصر (سنن الترمذی، رقم الحدیث ۲۰۵۳)
قال الترمذی: هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه إلا من حدیث عباد بن منصور.

[۴] قال محمد بن طاهر المقدسی: حدیث: نعم العید الحجاج یذهب بالدم، ویجلو البصر ویخفف الصلب. رواه عباد بن منصور: عن عکرمة، عن أبن عباس. وعباد ضعیف (ذخیرة الحفاظ، تحت رقم الحدیث ۵۷۵۶)

وقال الالبانی: "نعم العبد الحجام، یذهب بالدم، ویخف الصلب، ویجلو البصر."
ضعیف، رواه الترمذی ۲/۵، وابن ماجه ۳۴۷۸، والطبرانی ۱۱۸۹۳، والحاکم ۴/۲۱۲، وابن الضریس فی "الجزء الثالث من حدیثه ۱/۱۵۱ عن عباد بن منصور عن عکرمة عن ابن عباس مرفوعا.
ومن هذا الوجه رواه محمد بن محمد بن مخلد فی "حدیث ابن السماک ۱/۱۸۴/۱، وابن عدی ۲/۲۳۸، وقال: "وعباد بن منصور هو فی جملة من یکتب حدیثه."
وقال الترمذی: "حدیث حسن غریب، لا نعرفه إلا من حدیث عباد بن منصور."
قلت: قال الحافظ ": صدوق، وکان یدلس، وتغیر بأخرة."
فقول الحاکم ": صحیح الإسناد." مردود، وإن وافقه الذهبی، فإنه من أوهامه، کیف لا، وقد وفق للصواب فی مکان آخر، أخرجه فیه الحاکم أیضا ۴/۴۱۰، فلما صححه، رده الذهبی بقوله ": قلت: لا "(سلسلة الاحادیث الضعیفة، تحت رقم الحدیث ۲۰۳۶)

حجامہ کے دانتوں میں درد وغیرہ سے شفاء ہونے کی روایت

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی طبرانی کی ایک حدیث میں حجامہ کو دانتوں کے درد اور سستی وکاہلی کے لئے مفید قرار دیا گیا ہے۔ [1]

مگر اس حدیث کی سند میں شدید ضعف پایا جاتا ہے۔ [2]

---

[1] عن ابن عباس، قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الحجامة من وجع الأضراس والنعاس (المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ١١٤٤٦)

[2] قال ابن الملقن: أما حديث ابن عباس -رضی الله عنهما -فله طريقان - 1:يرويها إسماعيل بن شيبة، عن ابن جريج، عن عطاء ، عن ابن عباس قال :قال رسول الله -صلى الله عليه وسلم :-"الحجامة من وجع الأضراس، والنعاس ."أخرجه الطبرانی فی الكبير (١١/١٨٧) رقم (١١٤٤٦) وهذا لفظه .والعقيلی فی الضعفاء (١/٨٣)ولفظه ":الحجامة من الجنون، والجذام، والبرص، والأضراس، والنعاس."كلاهما من طريق قدامة بن محمد الأشجعی، عن إسماعيل به، وهذه الطريق لها ثلاث علل:

(أ) ابن جريج تقدم فی الحديث (٥٨٧) أنه مدلس من الثالثة، وقد عنعن هنا.

(ب) إسماعيل بن شيبة، ويقال :ابن شبيب، ويقال :ابن إبراهيم بن شيبة، الطائفی ضعيف، قال النسائی :منكر الحديث .وقال العقيلی :أحاديثه مناكير، غير محفوظة من حديث ابن جريج .وقال ابن عدی :يروی عن ابن جريج ما لا يرويه غيره.

وذكر ابن حبان فی الثقات، وقال :يتقی حديثه من رواية قدامة عنه /.انظر الكامل (٣٠٨. ١/٣٠٧) واللسان (١/٤١٠) رقم (١٢٨٦).

(ج) قدامة بن محمد بن قدامة بن خشرم الأشجعی صدوق، إلا أنه يخطیء /.الكامل (٦/٢٠٧٤) والتقريب (٢/١٢٤) رقم (٩٣)، والتهذيب (٨/٣٦٥) رقم (٦٤٨) وأيضاً وعليه فالحديث من هذه الطريق ضعيف جداً.

يرويها أبو حفص الضرير عمر بن رباح، عن عبد الله بن طاووس، عن أبيه، عن ابن عباس، يرفعه بلفظ" :الحجامة فی الرأس شفاء من سبع -إذا ما نوی صاحبها :-من الجنون، والجذام، والبرص، والنعاس، ووجع الأضراس، والصداع، وظلمة يجدها فی عينيه."

أخرجه الطبرانی فی الكبير (١١/٢٩) رقم (١٠٩٣٨) واللفظ له.

وابن عدی فی الكامل (٥/١٧٠٨) بنحوه.

ومن طريقه ابن الجوزی فی العلل (٢/٣٩٤.٣٩٥) رقم (١٤٦٩).

قال ابن الجوزی عقبه " :هذا حديث لا يصح، أبو حفص اسمه عمر بن رباح، وهو مولى ابن طاووس، قال الفلاس :دجال .وقال الدارقطنی :متروک .وقال أبو حاتم :عمر يروی الموضوعات

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

گُدّی پر حجامہ سے بھول کی بیماری پیدا ہونے کی روایت

ایک روایت میں سَر کے پیچھے، گُدّی کے گڑھے یعنی گہرائی والی جگہ پر حجامہ کو

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

عن الإثبات، لا يحل كتب حديثه إلا على التعجب .وقال ابن عدى :يروى عن ابن طاووس البواطيل، ما لا يتابعه أحد عليه."

وقال الهيثمى فى المجمع (۵/۹۴) فيه عمر بن رباح العبدى، وهو متروك."

وأما حديث ابن عمر -رضى الله عنهما -يرفعه، فلفظه:

"الحجامة فى الرأس من الجنون، والجذام، والبرص، والنعاس، والضرس."

أخرجه الطبرانى فى الكبير (۱۲/۲۹۲) رقم (۱۳۱۵۰)

والأوسط -كما فى مجمع البحرين (ص ۳۹۲/ النسخة المكية).-

من طريق عبد الله بن محمد العبادى، ثنا مسلمة بن سالم الجهنى، ثنا =عبيد الله بن عمر، عن نافع، عن سالم، عن ابن عمر، فذكره.

ورواه ابن السنى فى الطب -كما فى كنز العمال (۱۰/۹.۱۰) رقم (۲۸۱۰۹) .

وعزاه الهيثمى فى المجمع (۵/۹۳) للطبرانى فى الأوسط فقط، وقال" :فيه مسلمة بن سالم الجهنى، ويقال مسلم بن سالم، وهو ضعيف."

وقال ابن الهادى فى الصارم المنكى "(ص ۶۸.۶۹) بعد أن ذكر حديثاً آخر من هذه الطريق : "وقد تفرد به هذا الشيخ الذى لم يعرف بنقل العلم، ولم يشتهر بحمله، ولم يعرف من حاله ما يوجب قبول خبره، وهو :مسلمة بن سالم الجهنى .الذى لم يشتهر إلا برواية هذا الحديث المنكر، وحديث آخر موضوع ذكره الطبرانى بالإسناد المتقدم، ومتنه" :الحجامة فى الرأس أمان من الجنون والجذام، والبرص، والنعاس، والضرس " ...، وإذا تفرد مثل هذا الشيخ المجهول الحال، القليل الرواية بمثل هذين الحديثين المنكرين، عن عبيد الله بن عمر أثبت آل عمر بن الخطاب فى زمانه، وأحفظهم، عن نافع، عن سالم، عن أبيه عبد الله بن عمر من بين سائر أصحاب عبيد الله الثقات المشهورين والإثبات المتقنين، علم أنه شيخ لا يحل الاحتجاج بخبره، ولا يجوز الاعتماد على روايته هذا مع أن الراوى عنه وهو عبد الله بن محمد العبادى أحد الشيوخ الذين لا يحتج بما تفردوا به ."اهـ.

قلت :أما مسلمة بن سالم الجهنى، ويقال :مسلم بن سالم، فهو ضعيف ./.التقريب (۲/۲۴۵)رقم (۱۰۸۲)والتهذيب (۱۰/۱۳۱)رقم (۲۳۲)

وأما عبد الله بن محمد العبادى، فلم أجد من ذكره بجرح أو تعديل سوى الحافظ ابن عبد الهادى، وله ترجمة فى الاكمال لابن ماكولا (۶/۳۴۵) والأنساب للسمعانى (۹/۱۷۵)

وعليه فالحديث ضعيف بهذا الإسناد، وقال الألبانى فى ضعيف الجامع (۳/۱۰۷) رقم (۲۷۵۶) ضعيف جداً، والله أعلم (مختصر تلخيص الذهبى، ج۶ ص ۲۷۸۱ الى ۲۷۸۳، كتاب الطب)

نسیان اور بھول کی بیماری پیدا ہونے کا سبب قرار دے کر اس سے بچنے کا حکم مذکور ہے۔
مگر اس روایت کی سند کو محدثین نے نا قابلِ اعتبار قرار دیا ہے، اور اس میں جھوٹے راوی کے موجود ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ [1]

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ مختلف اعضاء یا بیماریوں میں حجامہ سے متعلق بعض احادیث وروایات تو معتبر ومضبوط سندوں کے ساتھ مروی ہیں۔

جبکہ اس کے برعکس بعض احادیث وروایات شدید ضعیف وکمزور یا نا قابلِ اعتبار ہیں، جن سے کوئی فضیلت اور شریعت کا کوئی حکم ثابت نہیں ہوتا۔

اور اس سلسلہ کی بعض احادیث وروایات ضعیف ہیں، لیکن وہ مختلف سندوں سے مروی ہیں، جیسا کہ سَر میں حجامہ کے جنون وغیرہ کی بیماری سے شفاء ہونے کی احادیث، اور اس طرح کی احادیث سے ایک درجہ میں فضیلت وافادیت ثابت ہو جاتی ہے۔

نیز اگر طب ومیڈیکل کے تجربات وفن سے سر یا دیگر اعضاء میں حجامہ کے مذکورہ یا اس جیسے

---

[1] قال العجلوني:

(الحجامة فى نقرة الرأس تورث النسيان ، فتجنبوا ذلك) قال فى المقاصد :رواه الديلمى عن أنس مرفوعا ، وفى سنده عمر بن واصل اتهمه الخطيب بالوضع لا سيما وهى حكاية وقد احتجم النبى صلى الله عليه وسلم في يافوخه من وجع كان به ،ويروى أنه كان يحتجم على هامته ، أى على رأسه وبين كتفيه (كشف الخفاء للعجلونى، تحت رقم الحديث ١١٠٦)

وقال الفتنى:

"الحجامة فى نقرة الرأس تورث النسيان فتجنبوا ذلك "فيه ابن واصل اتهمه الخطيب بالوضع (تذكرة الموضوعات للفتنى، ج ١ ص ٨٨)

وقال الشوكانى:

حديث: الْحِجَامَةُ فِي نَقْرَةِ الرَّأْسِ تُورِثُ النِّسْيَانَ.

فى إسناده: متهم بالوضع (الفوائد المجموعة للشوكانى، تحت رقم الحديث ١٦٦)

وقال محمد بن محمد درويش الشافعي:

حديث " :الحجامة فى نقرة الرأس تورث النسيان ."فيه عمر بن واصل، اتهمه الخطيب بالوضع (أسنى المطالب فى أحاديث مختلفة المراتب، تحت رقم الحديث ٥٧٣)

فوائد معلوم ہوں، تو وہ اس بحث کے خلاف نہیں، کیونکہ صحیح احادیث میں اُصولی طریقہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجامہ کو بہترین دواء اور علاج قرار دیئے جانے کا ذکر ہے، جن سے مختلف اور بے شمار بیماریوں سے شفاء یابی کا ثبوت ملتا ہے، اور اس حیثیت سے وہ اُصولی احادیث اس طرح کے تجربہ سے ثابت شدہ بے شمار فوائد کو شامل ہیں۔

اور موجودہ دور میں دنیائے میڈیکل سائنس نے حجامہ کی افادیت کا جس طرح سے اعتراف کیا ہے، اور جس برق رفتاری سے اس سلسلہ میں تجربات ہو رہے ہیں، اور مشاہدات سامنے آ رہے ہیں، ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ حجامہ کے ذریعہ بے شمار بیماریوں بلکہ مہلک اور بظاہر ناقابلِ علاج امراض کا علاج ہونے کا جلد ہی واقعات ومشاہدات کی روشنی میں اعتراف کرلیا جائے گا، جس کے بعد حجامہ کی اہمیت وافادیت کی ضرورت اور اس کی طرف توجہ کا احساس اور زیادہ بڑھ جائے گا، اور بے شمار بیماریوں کے لئے حجامہ کے علاوہ کسی دوسری دوا، اور آپریشن وغیرہ کی صورت میں علاج کی ضرورت نہ رہے گی، ان شاءاللہ تعالیٰ۔

وَاللّٰہُ سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعۡلَمُ وَعِلۡمُہٗ اَتَمُّ وَاَحۡکَمُ.

(فصل نمبر ۶)

حجامہ کی مستحب یا جائز تاریخیں

پیچھے مختلف احادیث کی روشنی میں حجامہ کی عالی شان افادیت اور اہمیت معلوم ہو چکی، اور مذکورہ احادیث میں کسی مخصوص دن و تاریخ میں حجامہ کرانے کی کوئی قید وشرط نہیں لگائی گئی، اس لئے حجامہ، کسی بھی دن اور کسی بھی تاریخ میں، رات ودن کے کسی بھی وقت میں کرانا جائز ہے۔

مگر کئی احادیث میں بعض تاریخوں میں حجامہ کرانے کو زیادہ مفید قرار دیا گیا ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ان مخصوص تاریخوں میں حجامہ کرانا ثابت ہے، آگے اس کی کچھ تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سترہ، انیس اور اکیس تاریخ میں حجامہ کرانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْأُخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ، وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ (سنن الترمذی) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گردن کے دونوں طرف اور پُشت کے بالائی حصہ (یعنی کندھوں کے درمیان) میں حجامہ کرایا کرتے تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ

---

[1] رقم الحديث ٢٠٥١، ابواب الطب، باب ما جاء في الحجامة، مستدرک حاکم، رقم الحديث ٧٤٧٧. قال الترمذي: وفي الباب عن ابن عباس، ومعقل بن يسار وهذا حديث حسن.
وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه.
وقال الذهبي: على شرط البخاري ومسلم.

علیہ وسلم (چاند کی) سترہ اور انیس اور اکیس تاریخوں میں حجامہ کرایا کرتے تھے (ترمذی، حاکم)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ، وَتِسْعَ عَشْرَةَ، وَإِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ (مستدرک حاکم، رقم الحدیث ٨٢٥٤) [1]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم (چاند کی) سترہ اور انیس اور اکیس تاریخوں میں حجامہ کرایا کرتے تھے (حاکم)

اس طرح کی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی مروی ہے۔ [2]

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ چاند کی سترہ، انیس اور اکیس تاریخوں میں حجامہ کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، اور چاند کی تاریخ غروب کے بعد سے شروع ہو کر اگلے دن غروب تک رہتی ہے۔

مذکورہ تاریخوں میں حجامہ باعثِ خیر و شفاء ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ كَانَ لَهُ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ (مستدرک حاکم) [3]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے (چاند کے) مہینہ کی سترہ

---

[1] قال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد، ولم يخرجاه.

[2] عن أبي هريرة قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحتجم لسبع عشرة يمضين من الشهر، وتسع عشرة، وإحدى وعشرين. لم يرو هذا الحديث عن السرى بن يحيى إلا مسلمة بن علي، تفرد به الحكم بن موسى ولم يروه عن محمد ابن سيرين إلا السرى بن يحيى (المعجم الأوسط للطبراني، رقم الحديث ٣٤٥٣)

[3] رقم الحديث ٧٤٧٥.
قال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه. وقال الذهبي: على شرط مسلم.

تاریخ میں حجامہ کرایا، تو یہ اس کے لئے ہر بیماری سے شفاء کا باعث ہوگا (حاکم)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ، وَتِسْعَ عَشْرَةَ، وَإِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ، كَانَ شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ (ابوداؤد) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے (چاند کے) مہینہ کی سترہ اورانیس اوراکیس تاریخوں میں حجامہ کرایا، تو یہ اس کے لئے ہر بیماری سے شفاء کا باعث ہوگا (ابوداؤد)

اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم، قَالَ : خَيْرُ يَوْمٍ تَحْتَجِمُوْنَ فِيْهِ سَبْعَ عَشْرَةَ، وَتِسْعَ عَشْرَةَ، وَإِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ (مصنف ابن ابن شيبة) [2]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے حجامہ کرانے کے بہترین دن (چاند کی) سترہ اورانیس اوراکیس تاریخیں ہیں (ابنِ ابی شیبہ)

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ چاند کی سترہویں، انیسویں اوراکیسویں تاریخوں میں حجامہ کرانا مختلف بیماریوں سے شفاء حاصل کرنے کے لئے زیادہ مفید اور بہتر تاریخیں ہیں۔

لیکن اسی کے ساتھ یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرورت کے وقت بغیر کسی دن و تاریخ کی پابندی کے حجامہ کرانے کا بھی کئی احادیث میں ثبوت ملتا ہے۔

اس لئے محدثین نے فرمایا کہ دوسرے اوقات اور دوسری تاریخوں میں بھی حجامہ کرانے کی شرعی اعتبار سے ممانعت نہیں، بالخصوص جبکہ ضرورت ہو، جیسا کہ آگے آتا ہے۔

---

[1] رقم الحديث ٣٨٦١، اول كتاب الطب، باب متى تستحب الحجامة؟ معرفة السنن والآثار للبيهقي، رقم الحديث ١٩٣٣٩.

قال الالباني: وهذا إسناد حسن رجاله ثقات رجال مسلم وفي سعيد بن عبد الرحمن كلام لا يضر إن شاء الله تعالى (سلسلة الاحاديث الصحيحة، تحت رقم الحديث ٦٢٢)

[2] رقم الحديث ٢٤١٤١، في أي يوم تستحب الحجامة فيه.

البتہ عام حالات میں مندرجہ بالا تاریخوں میں حجامہ کرانا زیادہ مفید ہے۔ [1]

جوشِ خون (Hyperaemia) اور ضرورت کے وقت حجامہ کرانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: إِذَا ھَاجَ بِأَحَدِکُمُ الدَّمُ فَلْیَحْتَجِمْ، فَإِنَّ الدَّمَ إِذَا تَبَیَّغَ بِصَاحِبِہٖ یَقْتُلُہٗ (تهذيب الآثار للطبری) [2]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے خون میں جوش پیدا ہو، تو اسے چاہئے کہ وہ حجامہ کرالے، کیونکہ جب کسی کا خون جوش مارتا ہے، تو وہ اس کی ہلاکت کا سبب بن جاتا ہے (طبری)

اس سے معلوم ہوا کہ جب خون میں جوش پیدا ہو، تو اس وقت حجامہ کرانا چاہئے، خواہ وہ کسی بھی وقت اور تاریخ میں ہو، جس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بیماری اور ضرورت کے وقت کسی بھی

---

[1] قال حنبل بن إسحاق كان أحمد يحتجم أى وقت هاج به الدم وأى ساعة كانت وقد اتفق الأطباء على أن الحجامة فى النصف الثانى من الشهر ثم فى الربع الثالث من أرباعه أنفع من الحجامة فى أوله وآخره قال الموفق البغدادى وذلك أن الأخلاط فى أول الشهر تهيج وفى آخره تسكن فأولى ما يكون الاستفراغ فى أثنائه والله أعلم (فتح البارى لابنِ حجر، ج٠١ ص ١٥٠، قوله باب أية ساعة يحتجم)

[2] رقم الحديث ٧٧٩، ج١، ص٤٩٤.

قال الالبانى: رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد العزيز -وهو الرملى -فإنه من رجال البخارى، وموسى الراوى عنه ثقة بلا خلاف، ولولا أن ابن عبد العزيز فيه كلام من قبل حفظه، لجزمت بصحته، وقد أشار إلى ذلك الحافظ بقوله فى "التقريب " :"صدوق يهم، وكانت له معرفة ."وأشار فى ترجمته فى مقدمة "فتح البارى "(ص ٤٤١ المنيرية) إلى أن البخارى أخرج له حديثين متابعة، فأرجو أن يكون الحديث حسنا، لاسيما وقد روى من طريق أخرى عن أنس بلفظ " :إذا اشتد الحر فاستعينوا بالحجامة، لا يتبيغ دم أحدكم فيقتله ."وصححه الحاكم، ووافقه الذهبى، لكن فيه كذاب وغيره، ولذلك أوردته فى الكتاب الآخر برقم ٢٣٣١.

ووجدت له شاهدا من حديث ابن عباس مرفوعا بلفظ " :استعينوا فى شدة الحر بالحجامة، فإن الدم ربما تبيغ بالرجل فقتله ."لكن فيه كذاب آخر، ولذلك خرجته هناك أيضا برقم ٢٣٦٣ (سلسلة الاحاديث الصحيحة، تحت رقم الحديث ٢٧٤٧)

تاریخ میں حجامہ کرالینا جائز ہے۔

اس طرح کی حدیث کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی سند سے امام حاکم وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے، مگر اس کی سند پر محدثین واہلِ علم حضرات نے غیر معمولی جرح کی ہے، اور اس کو ضعیف یا شدید ضعیف قرار دیا ہے۔ [1]

---

[1] محمد بن القاسم الأسدى، ثنا الربيع بن صبيح، عن الحسن، عن أنس، رضى الله عنه قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :إذا اشتد الحر فاستعينوا بالحجامة لا تبيغ دم أحدكم فيقتله (مستدرک حاکم ، رقم الحديث ۷۴۸۲، کتاب الطب)

قال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه.وقال الذهبى فى التلخيص: صحيح.

وقال ابن عدى: حدثنا ابن حماد، حدثنا عبد الله بن أحمد سمعت أبى وذكرت له حديث محمد بن القاسم الأسدى، حدثنا سعيد بن عبيد الله الطائى عن على بن ربيعة الوالبى عن على قال، ولا أعلمه إلا عن النبى صلى الله عليه وسلم قال :إذا هاج بأحدكم الدم فليهريقه ولو بمشقص، حدثنى به أبو معمر عنه قال أبى محمد بن القاسم أحاديثه أحاديث موضوعة ليس بشىء (الكامل لابن عدى، ج۷ص ۴۹۱،تحت ترجمة محمد بن القاسم أبو إبراهيم الأسدى الكوفى)

وقال محمد بن طاهر المقدسى:إذا اشتد الحر فاستعينوا بالحجامة لا يتبيغ الدم بأحدكم فيقتله. فيه محمد بن القاسم الأسدى كان أحمد يكذبه (كتاب معرفة التذكرة، تحت رقم الحديث ۴۷)

وقال ايضاً: حديث : اذا هاج بأحدكم الدم ؛ فليهرقه ، ولو بمشقص .رواه محمد بن القاسم الأسدى .عن سعيد بن عبيدالله الطائى ، عن على بن ربيعة الوالبى ، عن على ، لا أعلمه إلا رفعه . ومحمد بن القاسم متروك الحديث . وقال أحمد بن حنبل : أحاديثه موضوعة(ذخيرة الحفاظ، تحت رقم الحديث ۱۴۴)

وقال الهيثمى: وعن على -لا أعلمه إلا عن النبى -ﷺ ":-إذا هاج بأحدكم الدم فليهرقه ولو بمشقص ."رواه أبو يعلى، وفيه محمد بن القاسم أبو إبراهيم، وثقه ابن معين، وضعفه أحمد وكذبه(مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۸۳۲۶، باب التداوى بالعسل والحجامة وغير ذلک)

وقال الالبانى: إذا اشتد الحر، فاستعينوا بالحجامة؛ لا يتبيغ دم أحدكم فيقتله ."

ضعيف.أخرجه الحاكم (۴/۲۱۲) من طريق محمد بن القاسم الأسدى :حدثنا الربيع بن صبيح عن الحسن عن أنس رضى الله عنه قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : فذكره .وقال ":صحيح الإسناد !"ووافقه الذهبى، وهذا من عجائبه، فإن الأسدى هذا أورده هو نفسه فى "الضعفاء"، وقال: "قال أحمد والدارقطنى :كذاب !"والربيع بن صبيح فيه ضعف .والحسن وهو البصرى مدلس، وقد عنعنه .ومن الغرائب أن يخفى حال هذا الإسناد الواهى على عبد الرؤوف المناوى، فينقل تصحيح الحاكم إياه وإقرار الذهبى له، ثم يسكت عليه! ! !

ثم وجدت للحديث طريقا آخر عن أنس، فقال ابن جرير الطبرى فى "تهذيب الآثار " ۲/۱۰۶/۱۲۷۷) حدثنى موسى بن سهل الرملى قال :

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

اورایک روایت میں ہے کہ جو شخص حجامہ کرانا چاہے، تو وہ سترہ، انیس یا اکیس تاریخ میں حجامہ کرائے، اور تم میں سے کسی کا خون جوش نہیں مارتا، پھر اس کو قتل کر دیتا ہے، مگر اس روایت کی سند میں بھی ضعف پایا جاتا ہے۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ حدثنا محمد بن عبد العزيز قال :حدثنا سليمان بن حيان قال :حدثنا حميد الطويل عن أنس بلفظ: "إذا هاج بأحدكم الدم، فليحتجم؛ فإن الدم إذا تبيغ بصاحبه يقتله."
قلت :وهذا إسناد رجاله ثقات رجال الشيخين؛ غير محمد بن عبد العزيز -وهو الرملي -فمن رجال البخاري، وموسى بن سهل الرملي ثقة، ولولا ما في محمد الرملي هذا من الكلام في حفظه لقلت :إسناده قوى، فقد قال فيه أبو زرعة : "ليس بقوى ."وقال أبو حاتم ":لم يكن عندهم بالمحمود، وهو إلى الضعف ما هو ."وذكره ابن حبان في "الثقات "، وقال: "ربما خالف ."
قلت :فمثله ينبغي أن يكون حسن الحديث، ولكن القلب لم يطمئن بعد لتحسين الحديث إلا إذا وجد له شاهد .والله أعلم. وقد وجدت له شاهدا، ولكنه شديد الضعف أيضا كما سيأتى بيانه برقم (٢٣٦٣). لكن جملة التبيغ منه لها شاهد من حديث ابن عباس لا بأس به، لذلك أوردتها في " الصحيحة ٢٧٤٧) (سلسلة الاحاديث الضعيفة، تحت رقم الحديث ٢٣٣١)

[1] عن أنس بن مالك، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال :من أراد الحجامة، فليتحر سبعة عشر، أو تسعة عشر، أو إحدى وعشرين، ولا يتبيغ بأحدكم الدم فيقتله (ابن ماجه، رقم الحديث ٣٤٨٦، باب في أى الأيام يحتجم)

قال شعيب الارنوؤط في حاشية ابنِ ماجه: إسناده مسلسل بالضعفاء، وانفرد ابن ماجه بإخراجه.
وقال البوصيرى:هذا إسناد فيه النهاس وهو ضعيف رواه الشيخان وأبو داود والترمذى من حديث أنس أيضا كما رواه ابن ماجة خلا قوله لا يتبيغ بأحدكم إلى آخره ورواه البزار في مسنده من حديث ابن عباس كما رواه ابن ماجة ورواه الحاكم في المستدرك من طريق قتادة عن أنس وقال صحيح على شرط الشيخين(مصباح الزجاجة في زوائد ابنِ ماجه، تحت رقم الحديث ١٢١٤،باب في اى الايام يحتجم)

عن ابن عباس، رضي الله عنهما، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال : احتجموا لسبع عشرة، أو تسع عشرة، أو إحدى وعشرين لا يتبيغ بكم الدم فيقتلكم (مسند البزار، رقم الحديث ٤٩١٧، مسند ابن عباس رضى الله عنهما)

قال البزار: وهذا الحديث لا نعلمه يروى إلا عن ابن عباس، وقد روى عن عباد بن منصور، عن عكرمة، عن ابن عباس ويعقوب عن ليث، عن مجاهد، عن ابن عباس أحسن من حديث عباد، عن عكرمة لأن عبادا لم يسمع من عكرمة.
وقال الهيثمي: وعن ابن عباس قال : احتجموا لسبع عشرة، وتسع عشرة، وإحدى وعشرين، لا يتبيغ بكم الدم فيقتلكم . قلت :رواه الترمذى وغيره مرفوعا، خلا قوله " :لا يتبيغ بكم الدم فيقتلكم " رواه البزار، وفيه ليث بن أبي سليم، وهو ثقة، ولكنه مدلس (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ٨٣٣٠، كتاب الطب، باب أوقات الحجامة)

(فصل نمبر ۷)

حجامہ کے دنوں سے متعلق بعض احادیث کی اسنادی حیثیت

بعض احادیث وراویات میں مخصوص دِنوں اور تاریخوں میں حجامہ کرانے کی غیر معمولی تاکید یا ممانعت کا ذکر آیا ہے، جن کی اسناد پر محدثین نے کلام کیا ہے، آگے اس قسم کی احادیث و روایات اور اُن کی اسنادی حیثیت پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

بروز منگل حجامہ کی تاکید اور فضیلت کی روایات

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ایک حدیث میں چاند کی سترہ تاریخ کو منگل کا دن ہونے کی صورت میں حجامہ کرانے کی تاکید آئی ہے، اور حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ایک حدیث میں منگل کے دن حجامہ کو پورے سال کی بیماری کی دواء قرار دیا گیا ہے۔ [1]

مگر ان احادیث وروایات کی سندوں کو محدثین نے ضعیف بلکہ غیر معمولی ضعیف تک بھی قرار دیا ہے۔ [2]

---

[1] حدثنا يحيى بن محمد الحنائي، ثنا شيبان بن فروخ، ثنا نافع أبو هرمز، عن عطاء بن أبي رباح، عن ابن عباس رضي الله عنهما، قال: دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يحتجم يوم الثلاثاء، فقلت: هذا اليوم تحتجم؟ قال: نعم، ومن وافق منكم يوم الثلاثاء ليلة سبع عشرة مضت من الشهر فلا يجاوز حتى يحتجم فاحتجموا (المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث ١١٣٦٦)

حدثنا علي بن عبد العزيز، ثنا أحمد بن يونس، ثنا سلام بن سليم الطويل، عن زيد العمي، عن معاوية بن قرة، عن معقل بن يسار، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الحجامة يوم الثلاثاء لسبع عشرة من الشهر دواء لداء سنة (المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث ٤٩٩)

[2] قال الهيثمي: رواه الطبراني، وفيه نافع بن هرمز، وهو ضعيف (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ٨٣٣٢، باب أوقات الحجامة)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

ہفتہ، بدھ اور جمعہ کو حجامہ کی ممانعت و بیماری پیدا ہونے کی حدیث

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ایک حدیث میں ہفتہ، بدھ اور جمعہ

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

وقال الهيثمي ايضا:رواه الطبراني، وفيه زيد بن أبي الحواري العمي، وهو ضعيف، وقد وثقه الدارقطني وغيره، وبقية رجاله رجال الصحيح (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۸۳۳۳، كتاب الطب، باب أوقات الحجامة)

وقال المناوي:قال الهيثمي عقب عزوه للطبراني :فيه زيد بن أبي الحواري العمي وهو ضعيف وقد وثقه الدارقطني وبقية رجاله رجال الصحيح اه .وقال ابن جرير :هذا عندنا خبر واه لا يثبت في الدين بمثله حجة ولا نعلمه يصح لكن روي من كلام بعض السلف وقال ابن الجوزي :موضوع وسلام وشيخه متروكان .وقال الذهبي في الضعفاء :سلام الطويل تركوه باتفاق وزيد العمي ضعيف متماسك (فيض القدير للمناوي، تحت رقم الحديث ۳۷۸۲)

وقال ابن عدي: حدثنا محمد بن خالد بن يزيد الراسبي، حدثنا محمد بن أحمد بن الحكم، حدثنا مسلم بن حبيب أبو حبيب مؤذن مسجد بني رفاعة، حدثنا نصر بن طريف، حدثنا أيوب، عن محمد، عن أبي هريرة وقتادة عن محمد، عن أبي هريرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحجامة يوم الثلاثاء لسبع عشرة من الشهر تكفي من دواء السنة.قال الشيخ :وهذا عن أيوب وقتادة جميعا ليس عنهما بمحفوظ (الكامل في ضعفاء الرجال لابنِ عدي، ج۸ص۲۷۷)

قال محمد بن طاهر الفتني:وفي الوجيز الحجامة يوم الثلاثاء لسبع عشرة مضت من الشهر دواء كذا إلخ .عن معقل بن يسار وفيه مكذبان، وعن أنس كذلك وابن عباس وفيه هرمز متروك (تذكرة الموضوعات للفتني، ج ۱ ص۲۹۸)

وقال محمد بن طاهر المقدسي:حديث :الحجامة يوم الثلاثاء لسبع عشرة من الشهر تكفي من دواء السنة .رواه سلام الطويل :عن زيد العمي ، عن معاوية بن قرة ، عن معقل بن يسار . وسلام متروك الحديث .وأورده في ترجمة نصر بن طريف بن أبي مزاحم، عن أيوب، (وقتادة) عن محمد ، عن أبي هريرة .وهذا عن أيوب ؛ وقتادة جميعا غير محفوظ .ونصر متروك الحديث (ذخيرة الحفاظ، تحت رقم الحديث ۲۷۰۱)

وقال ابوالفضل العراقي:الحديث ،الطبراني من حديث معقل بن يسار وابن حبان في الضعفاء من حديث أنس وإسنادهما واحد اختلف على رواية في الصحابي وكلاهما فيه زيد العمي وهو ضعيف (المغني عن حمل الاسفار، تحت رقم الحديث ۴۱۰۷)

وقال الالباني:(من وافق منكم يوم الثلاثاء لسبع عشرة مضت من الشهر؛ فلا يجاوزها حتى يحتجم، فاحتجموا فيه).

موضوع. أخرجه الطبراني في (المعجم الكبير) (۲۰/۱۶۲ /۱۳۶۶) وابن حبان في (الضعفاء،

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

کے دن حجامہ کرانے کی ممانعت آئی ہے، اور اس حدیث میں جذام (یعنی کوڑھ پن)

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

۵۹/۵۸/۳) ومن طريقه ابن الجوزى فى (الموضوعات) (۲۱۴/۳) عن نافع ابن هرمز عن عطاء عن ابن عباس قال: دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يحتجم يوم الثلاثاء، فقلت: هذا اليوم تحتجم؟ !قال: (نعم، من وافق. . .) الحديث. أورده ابن حبان فى ترجمة نافع هذا، وقال: (كان ممن يروى عن أنس ماليس من حديثه كأنه أنس آخر). وقال ابن الجوزى: (هذا حديث لا يصح، أبو هرمز؛ قال يحيى :ليس بشىء، كذاب .وقال النسائى :لس بثقة .وقال الدارقطنى :متروك). وأقره السيوطى فى (اللآلى ۲/۲۱۲)

(تنبيه) : جاء الحديث فى (مجمع الزوائد، ۹۳/۵) بهذا السياق؛ إلا الجملة الأخيرة منه :(فلا يجاوزها. . .) ؛ فإنها فيه بلفظ: (فهو دواء لداء السنة) . وبعده قوله : (رواه الطبرانى، وفيه زيد بن أبى الحوارى العمى، وهو ضعيف، وقد ووثقه الدارقطنى وغيره، وبقية رجاله رجال الصحيح)!

وهذا خلط عجيب متناً وتخريجاً !ولعله من الناسخ أو الطابع، وأرى أنه سقط منه شىء، ودخل عليه حديث فى حديث، وإليك البيان:

أولاً :لقد علق الناشر على قوله :(فهو) ، فقال:(فهو) غير موجود فى الأصل).

ومعنى ذلك أنه :لما كان الكلام الأخير غير متصل بما قبله؛ زاد الناشر هذه اللفظة (فهو) ؛ لربط الكلام بعضه ببعض، ففيه إشعار أن فى الكلام سقطاً، فما هو؟

والجواب فى الآتى ثانياً :قد جاء ت هذه الجملة الأخيرة :(دواء لداء السنة) فى حديث معقل ابن يسار الذى تقدم قبيل هذا، وجاء تخريجه أنه رواه الطبرانى؛ كما رأيت بالأرقام، وعزاه إليه السيوطى فى (الجامع الصغير) ، ولما كان (المجمع) ملتزماً إيراد أحاديث الطبرانى الزائدة على الكتب الستة، فالمفروض أن يكون حديث معقل هذا فيه، والواقع ليس كذلك.

ثالثاً :لقد جاء فيه عقب حديث ابن عباس هذا أن فيه زيد بن أبى الحوارى !وهذا خلاف الواقع كما رأيت فى تخريجى إياه؛ وإنما هو فى إسناد حديث معقل المشار إليه آنفاً.

ومن هذه الحقائق نستنتج ما يلى:لقد سقط من مطبوعة (مجمع الزوائد) شيئان:

الأول :تمام حديث ابن عباس الذى هو قوله :(فلا يجاوزها. . .) إلخ، مع عزوه للطبرانى وإعلاله بأبى هرمز .والآخر :حديث معقل بن يسار بتمامه إلا الجملة الأخيرة منه الدالة عليه :(دواء لداء السنة). وعليه؛ فقوله عقبها :(رواه الطبرانى، وفيه زيد. . .). إنما هو تخريج حديث معقل، وليس لحديث ابن عباس، وأن تخريج هذا سقط من (المجمع) ، فوجب بيان ذلك والتنبيه عليه؛ حتى لا يشكل ذلك على أحد.

ومن العجيب أن لا ينبه على هذا صاحبنا الشيخ حمدى السلفى فى تعلقيه على حديث معقل المشار إليه فى (المعجم الكبير) حين نقل عن الهيثمى فى تخريجه وإعلاله بزيد؛ وهو نقله عن المطبوعة من (المجمع) مشيراً إلى الجزء والصفحة منه، وهو إنما وقع فيه عقب حديث ابن عباس كما بينه آنفاً! وتبعه على ذلك المعلق على تهذيب الآثار (سلسلة الاحاديث الضعيفة والموضوعة، تحت رقم الحديث ۵۵۷۶)

اور برص کی بیماری کے بدھ کے دن پیدا ہونے کا ذکر آیا ہے۔ [1]
مگر اس حدیث کی سند میں نکارت اور ضعف پایا جاتا ہے۔ [2]

---

[1] حدثنا سويد بن سعيد قال :حدثنا عثمان بن مطر، عن الحسن بن أبی جعفر، عن محمد بن جحادة، عن نافع، عن ابن عمر، قال :يا نافع قد تبيغ بی الدم فالتمس لی حجاما واجعله رفيقا، إن استطعت، ولا تجعله شيخا كبيرا، ولا صبيا صغيرا، فإنی سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول :الحجامة على الريق، أمثل وفيه شفاء، وبركة، وتزيد فی العقل، وفی الحفظ، فاحتجموا على بركة الله، يوم الخميس واجتنبوا الحجامة، يوم الأربعاء، والجمعة، والسبت، ويوم الأحد، تحريا واحتجموا يوم الاثنين، والثلاثاء، فإنه اليوم الذی عافى الله فيه أيوب من البلاء، وضربه بالبلاء يوم الأربعاء، فإنه لا يبدو جذام، ولا برص إلا يوم الأربعاء، أو ليلة الأربعاء (ابن ماجه، رقم الحديث ۳۴۸۷، كتاب الطب، باب فی أی الأيام يحتجم)

[2] قال شعيب الارنوؤط فی حاشية ابنِ ماجه: إسناده مسلسل بالضعفاء، سويد بن سعيد وعثمان بن مطر والحسن بن أبی جعفر ضعفاء.

وأخرجه ابن حبان فی ترجمة عثمان من "المجروحين ۲/۱۰۰، وابن عدی فی ترجمة الحسن من الكامل ۲/۷۲۱، وابن الجوزی فی "العلل المتناهية ۱۴۶۴ من طريق عثمان بن مطر، بهذا الإسناد.وأخرجه الحاكم فی "المستدرک ۴/۴۰۹ من طريق عبد الملک بن عبد ربه الطائی، عن عثمان بن جعفر، عن محمَّد بن جحادة، به .وقال :عثمان بن جعفر هذا لا أعرفه بعدالة ولا جرح. ووهّى الذهبی حديثه هذا فی "تلخيصه"، وذكره الحافظ ابن حجر فی "لسان الميزان "وقال: حديثه منكر فی الحجامة .قلنا :وعبد الملک بن عبد ربه الطائی ذكره الذهبی فی "الميزان" وقال :منكر.

وأخرجه الحاكم أيضًا ۴/۲۱۱ وابن الجوزی ۱۴۶۳ من طريق غزال بن محمَّد، عن محمَّد بن جحادة، به .وغزال هذا جهله الحاكم وابن الجوزی والذهبی فی "الميزان "وقال :خبره منكر فی الحجامة.

وأخرجه الحاكم ۴/۲۱۱.۲۱۲ من طريق عبد الله بن صالح المصری، عن عطاف بن خالد، عن نافع، به .وعبد الله بن صالح سیء الحفظ، وعطاف بن خالد مختلف فيه ولم يحمده مالک، ورماه ابن حبان بسوء الحفظ خاصة فيما يرويه عن نافع .

وأخرجه مختصرًا الحاكم ۴/۲۱۱ وابن الجوزی ۱۴۶۵ من طريق عبد الله ابن هشام الدستوائی، عن أبيه، عن أيوب السختيانی، عن نافع، عن ابن عمر موقوفًا .وعبد الله بن هشام متروک.وانظر ما بعده(انتهیٰ)

وقال البوصيری:

هذا إسناد فيه الحسن بن أبی جعفر وهو ضعيف رواه الحاكم فی المستدرک من طريق زياد بن

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

ہفتہ، اتوار اور جمعہ کو حجامہ کی ممانعت کی حدیث

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہفتہ، اتوار اور جمعہ کے دن حجامہ کرانے کی ممانعت کا ذکر آیا ہے۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

يحيى الحسانى عن عدال بن محمد عن محمد بن جحادة به وقال رواه هذا الحديث كلهم ثقات إلا عثمان فإنه مجهول لا أعرفه بعدالة ولا جرح قال وقد صح الحديث عن ابن عمر من قوله غير مسند ولا متصل.

قلت رواه الدارقطني في إفراده من طريق أبي روق عن زياد بن يحيى بن حسان به.

وعثمان بن محمد ذكره أحمد بن على السليمان فيمن يضع الحديث.

كذا قال صاحب الميزان وأورده ابن الجوزي في العلل المتناهية من طرق عن محمد بن جحادة به وضعفها كلها.

ورواه الحافظ أبو بكر أحمد بن إبراهيم بن إسماعيل الاسماعيلي في معجمه مرفوعا من طريق عطاف بن خالد عن نافع فذكره مختصرا (مصباح الزجاجة، كتاب الطب، باب في أي الأيام يحتجم)

وقال ابن حبان: عثمان بن مطر الشيباني كنيته أبو الفضل من أهل البصرة يروي عن ثابت ومعمر روى عنه يعلى بن مهدي والعراقيون كان ممن يروي الموضوعات عن الأثبات لا يحل الاحتجاج به (كتاب المجروحين لابن حبان، باب العين، تحت رقم الترجمة ٦٦٧)

وقال محمد بن طاهر المقدسي: يقول وهذا يرويه عن ابن جحادة : الحسن .ولعل البلاء فيه من عثمان بن مطر ، لا من الحسن ، فإنه يرويه عنه غيره (ذخيرة الحفاظ لمحمد بن طاهر المقدسي، تحت رقم الحديث ٢٦٩٨)

[1] حدثنا محمد بن المصفى الحمصي قال :حدثنا عثمان بن عبد الرحمن قال : حدثنا عبد الله بن عصمة، عن سعيد بن ميمون، عن نافع، قال :قال ابن عمر، يا نافع تبيغ بي الدم فأتني بحجام، واجعله شابا، ولا تجعله شيخا، ولا صبيا، قال :وقال ابن عمر، سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول :

الحجامة على الريق أمثل، وهي تزيد في العقل، وتزيد في الحفظ، وتزيد الحافظ حفظا، فمن كان محتجما، فيوم الخميس، على اسم الله، واجتنبوا الحجامة يوم الجمعة، ويوم السبت، ويوم الأحد، واحتجموا يوم الاثنين، والثلاثاء ، واجتنبوا الحجامة يوم الأربعاء ، فإنه اليوم الذي أصيب فيه أيوب بالبلاء ، وما يبدو جذام، ولا برص إلا في يوم الأربعاء ، أو ليلة الأربعاء (ابن ماجه، رقم الحديث ٣٤٨٨، كتاب الطب، باب في أي الأيام يحتجم)

اس حدیث کی سند میں بھی ضعف اور بعض کے بقول شدید ضعف پایا جاتا ہے۔ [1]

جمعہ کی ایک ساعت میں حجامہ سے خطرناک بیماری کی حدیث

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ: جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہوتی ہے کہ جس میں کوئی حجامہ کرانے والا حجامہ کراتا ہے، تو اس کو ایسی بیماری لاحق ہوجاتی ہے کہ جس سے اس کو شفاء حاصل نہیں ہوتی۔

مگر امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ضعیف اور قابلِ ترک قرار دیا ہے۔ [2]

جمعہ کی ایک ساعت میں حجامہ سے فوت ہونے کی حدیث

جمعہ کے دن حجامہ کرانے کے متعلق حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی سند سے ایک حدیث مروی ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہوتی

---

[1] قال شعيب الارنوؤط في حاشية ابنِ ماجه: إسناده ضعيف لضعف عثمان بن عبد الرحمن -وهو الطرائفي -وجهالة عبد الله بن عصمة وسعيد بن ميمون .وانظر ما قبله(انتهىٰ)

وقال المناوى:(ك) في الطب (وابن السنى وأبو نعيم) معا في الطب النبوى (عن ابن عمر) بن الخطاب ولم يصححه الحاكم وقال الذهبى :فيه عطاف وثقه أحمد وغيره وقال أبو حاتم :ليس بذلك انتهى . وأورده ابن الجوزى في الواهيات وقال :لا يصح من جمع طرقه(فيض القدير شرح الجامع الصغير، تحت رقم الحديث ۳۷۸۵)

[2] أخبرنا أبو الحسن محمد بن الحسين بن داود العلوى رحمه الله ,أنبأ أبو نصر محمد بن حمدويه بن سهل المروزى ,ثنا عبد الله بن حماد الآملى، ثنا عبد الله بن صالح، ثنا عطاف بن خالد، عن نافع، عن ابن عمر رضى الله عنهما أنه قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم " :إن في الجمعة ساعة لا يحتجم فيها محتجم إلا عرض له داء لا يشفى منه (السنن الكبرىٰ للبيهقى، رقم الحديث ۱۹۵۴۱، باب ما جاء في وقت الحجامة)

قال البيهقى: عطاف بن خالد ضعيف ,وروى يحيى بن العلاء الرازى وهو متروك بإسناد له عن الحسين بن على فيه حديثا مرفوعا وليس بشىء.

ہے، کہ جس میں کوئی بھی حجامہ کراتا ہے، تو وہ فوت ہو جاتا ہے۔

مگر اس حدیث کی سند میں ایک راوی کو محدثین نے کذاب اور جھوٹا اور اس کی روایت کو نا قابلِ اعتبار قرار دیا ہے۔ [1]

ہفتہ اور بدھ کو حجامہ کے ناپسندیدہ ہونے کی روایات

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہما کی سند سے مروی بعض روایات میں ہفتہ اور بدھ کے دن حجامہ کرانے کے ناپسندیدہ ہونے کا ذکر آیا ہے۔

مگر ان روایات کو محدثین نے سند کے اعتبار سے کمزور اور بعض نے شدید ضعیف و نا قابلِ اعتبار قرار دیا ہے۔ [2]

---

[1] حدثنا جبارة، حدثنا يحيى بن العلاء، عن زيد بن أسلم، عن طلحة بن عبيد الله العقيلي، عن الحسين بن علي قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :إن في الجمعة لساعة لا يحتجم فيها أحد إلا مات (مسند ابى يعلىٰ، رقم الحديث ٦٧٧٩)

قال الهيثمي: رواه أبو يعلى، وفيه يحيى بن العلاء وهو كذاب (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ٨٣٢٧، كتاب الطب، باب أوقات الحجامة)

[2] حدثنا محمد بن معمر، قال :حدثنا الحجاج، قال :حدثنا حماد بن سلمة، عن سليمان بن أرقم، عن الزهري، عن سعيد، عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال :من احتجم يوم الأربعاء ، أو يوم السبت فأصابه وضح فلا يلومن إلا نفسه (مسند البزار، رقم الحديث ٧٨٠٠، مستدرك حاكم، رقم الحديث ٨٢٥٦)

قال البزار: وهذا الحديث لا نعلمه يروى عن النبي صلى الله عليه وسلم إلا من هذا الوجه وسليمان بن أرقم لين الحديث، وإنما أتي منه.

وقال الهيثمي: رواه البزار، وفيه سليمان بن أرقم، وهو متروك (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ٨٣٢٨، كتاب الطب، باب أوقات الحجامة)

وقال الذهبي في التلخيص على المستدرك: سليمان بن ارقم متروك.

وقال الالباني: "من احتجم يوم السبت والأربعاء ، فرأى وضحا، فلا يلومن إلا نفسه ."ضعيف أخرجه ابن عدي في "الكامل ٢/٩٨، من طريق حسان بن سياه مولى عثمان بن عفان :حدثنا ثابت عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال :فذكره. أورده في جملة أحاديث ساقها لحسان هذا ثم قال: "وعامتها لا يتابعه غيره عليه، والضعف يتبين على رواياته وحديثه ."

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

علاوہ ازیں ایک مرسل روایت میں ہفتہ کے دن حجامہ کا حکم بھی مذکور ہے، اور یہ حکم مذکورہ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

قلت :وقال ابن حبان فی "الضعفاء ۲۶۷/۱، منکر الحدیث جدا یأتی عن الثقات بما لا یشبه حدیث الأثبات، لا یجوز الاحتجاج به إذا انفرد لما ظهر من خطئه فی روایته علی ظهو ر الصلاح منه ."قلت :فهو بهذا الإسناد ضعیف جدا وقد روی من حدیث أبی هریرة أیضا، ولا یصح کما سیأتی تحقیقه إن شاء الله تعالی ۱۵۲۴ (سلسلة الاحادیث الضعیفة، تحت رقم الحدیث ۱۴۰۸)

وقال ایضاً: من احتجم یوم الأربعاء ویوم السبت، فرای وضحا، فلا یلومن إلا نفسه ."ضعیف.

أخرجه ابن عدی فی "الکامل ۱۵۴/۱، والحاکم ۴/۰۱۰.۴۰۹، ۴۰۹، والبیهقی ۳۴۰/۹، من طریق سلیمان بن أرقم عن الزهری عن سعید بن المسیب عن أبی هریرة رضی الله عنه أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال :فذکره.قلت :وهذا إسناد ضعیف جدا، سکت عنه الحاکم، وتعقبه الذهبی بقوله " :سلیمان متروک ."وقال البیهقی " :سلیمان بن أرقم ضعیف ".

قلت :وتابعه ابن سمعان عن الزهری به .أخرجه ابن عدی ۲۰۸/۲ وقال " :هذا الحدیث غیر محفوظ، وابن سمعان عبد الله بن زیاد بن سلیمان بن سمعان القرشی، الضعف علی حدیثه بین ." وعلقه البیهقی، وقال " :وهو أیضا ضعیف ."

قلت :وتابعه الحسن بن الصلت عن سعید بن المسیب به .أخرجه أبو العباس الأصم فی "حدیثه " (ج ۲ رقم ۱۴۷، نسختی) قال :حدثنا بکر بن سهل الدمیاطی أخبرنا محمد بن أبی السری العسقلانی أخبرنا شعیب بن إسحاق عن الحسن بن الصلت .قلت :وهذا إسناد ضعیف مسلسل بالعلل:

الأولی :ابن الصلت هذا لم أجد له ترجمة، وهو شامی کما صرح الطبرانی فی حدیث آخر مضی ۷۵۸.

الثانیة :العسقلانی، صدوق له أوهام کثیرة.

الثالثة :بکر بن سهل الدمیاطی ضعفه النسائی .وعلقه البیهقی أیضا من هذا الوجه، وقال " :وهو أیضا ضعیف، والمحفوظ عن الزهری عن النبی صلی الله علیه وسلم منقطعا .والله أعلم ."

قلت :ولعله من روایة معمر عن الزهری، فقد قال المنذری فی "الترغیب ۱۶۱/۴، وعن معمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال :فذکره، وقال ":رواه أبو داود هکذا وقال :قد أسند ولا یصح ." قلت :ولیس هذا فی "کتاب السنن "، فالظاهر أنه فی "المراسیل ."

ثم تأکدت من هذا الذی کنت استظهرته من سنین حین رجعت إلی نسخة مصورة لدی من کتاب "المراسیل "، منحنی إیاها مع غیرها من المصورات القیمة أحد إخواننا الطلاب فی الجامعة الإسلامیة -جزاه الله خیرا -، فوجدت الحدیث فی "الطب "منه (ق ۱/۲۳) من طریق عبد الرزاق، وهذا أخرجه فی "المصنف ۱۹۸۱۶/۲۹/۱۱، قال : أخبرنا معمر عن الزهری أن النبی صلی الله علیه وسلم ...إلخ.

فتبین أنه من روایة معمر عن الزهری کما کنت ظننت من قبل، وأن فی "الترغیب "سقطا وتحریفا

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

روایات کی تردید کرتا ہے۔ [1]

بروز منگل حجامہ کی ممانعت کی روایت

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں منگل کے دن حجامہ کرانے کی ممانعت کا ذکر آیا ہے۔ [2]

مگر محدثین نے اس حدیث کو ضعیف اور بعض نے شدید ضعیف قرار دیا ہے۔ [3]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

لا يخفى على القارىء اللبيب، وأن الحديث مرسل أومعضل .وقال المناوى فى "الفيض ":" وأورده ابن الجوزى فى "الموضوعات ."

وذكره فى "اللسان "من حديث ابن عمرو، وقال :قال ابن حبان :ليس هو من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم ."وقد تعقب السيوطى فى "اللآلىء ٢/٠ ١ ٤٠٨.٤، ابن الجوزى، وتبعه ابن عراق فى "تنزيه الشريعة ٣٥٨/٢، بهذه الطرق وغيرها، وهى إن ساعدت على رفع الحكم على الحديث بالوضع، فلا تجدى فى تقويته شيئا، لشدة ضعف أكثرها، وقد مضى له شاهد ضعيف جدا من حديث أنس رقم ١٤٠٨، وإن من عجائب المناوى التى لا أعرف لها وجها، أنه فى كثير من الأحيان يناقض نفسه، فقد قال فى "التيسير " :"وإسناده صحيح !"فهذا خلاف ما فى "الفيض ."وسيأتى الحديث عن الزهرى مرسلا بزيادة فى المتن برقم ١٦٧٢ (سلسلة الاحاديث الضعيفة، تحت رقم الحديث ١٥٢٤)

[1] حدثنا أبو معمر، وأحمد بن إبراهيم، قالا :حدثنا حفص بن غياث، عن الحجاج بن أرطاة، قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :من كان محتجما فليحتجم يوم السبت قال :أحمد الدورى، وقال :حفص :فحدثت به سفيان الثورى فدعا الحجام مكانه فاحتجم (المراسيل لابى داوٗد، رقم الحديث ٤٥٢، فى الطب، مصنف ابن ابن شيبة، رقم الحديث ٢٤١٤٤،معجم ابن الاعرابى، رقم الحديث ١٧٥٩)

[2] حدثنا موسى بن إسماعيل، أخبرنى أبو بكرة بكار بن عبد العزيز، أخبرتنى عمتى كبشة بنت أبى بكرة، وقال :غير موسى كيسة بنت أبى بكرة أن أباها، كان ينهى أهله عن الحجامة، يوم الثلاثاء ، ويزعم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم :أن يوم الثلاثاء يوم الدم، وفيه ساعة لا يرقأ(سنن ابى داوٗد، رقم الحديث ٣٨٦٢، باب متى تستحب الحجامة)

[3] ورواه أبو جرى نصر بن طريف بإسنادين له عن أبى هريرة رضى الله عنه مرفوعا ,وهو متروك لا ينبغى ذكره ,أخبرناه على بن أحمد بن عبدان ,أنبأ أحمد بن

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

بروز منگل حجامہ کی ممانعت کی دیگر روایات

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی بعض روایات میں منگل کے دن سورہ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

عبيد الصفار ,ثنا تمتام ,ثنا أبو سلمة قال :وحدثنا هشام بن على السيرافى ,ثنا أبو سلمة المنقرى ,ح وأخبرنا أبو على الروذبارى ,أنبأ محمد بن بكر ,ثنا أبو داود ,ثنا موسى بن إسماعيل وهو أبو سلمة ,أخبرنى أبو بكرة بكار بن عبد العزيز ,أخبرتنى عمتى وهى كبشة بنت أبى بكرة أن أباها كان ينهى أهله عن الحجامة يوم الثلاثاء , ويزعم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يوم الثلاثاء يوم الدم وفيه ساعة لا يرقأ . لفظ حديث أبى داود ,ورواية ابن عبدان بمعناه .النهى الذى فيه موقوف غير مرفوع وإسناده ليس بالقوى والله أعلم (سنن البيهقى، رقم الحديث ١٩٥٣٩، باب ماجاء فى وقت الحجامة)

ومن حديثه ما حدثنا به عبد الله بن أحمد قال :حدثنا موسى بن إسماعيل قال :حدثنا بكار بن عبد العزيز بن أبى بكرة قال :حدثتنى عمتى كبشة أن أبا بكرة كان ينهى عن الحجامة يوم الثلاثاء ويزعم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه يوم الدم ، ويقول : فيه ساعة لا يرقأ فيها الدم قال :ولا يتابع عليه وليس فى هذا الباب فى اختيار يوم للحجامة شىء يثبت (الضعفاء الكبير للعقيلى، تحت رقم الحديث ٢٦٣)

قال ابن عدى:عمر بن موسى بن وجيه الوجيهى.

حدثنا ابن حماد، حدثنا عباس الدورى، عن يحيى، قال :عمر بن موسى الوجيهى ليس بثقة وقد حدث عنه بقية.

حدثنا الجنيدى، حدثنا البخارى قال عمر بن موسى بن وجيه الوجيهى، عن القاسم، عن أبى أمامة منكر الحديث.

وقال النسائى عمر بن موسى متروك الحديث.

وقال ابن إسحاق عن عمر بن موسى بن وجيه، عن أبى سفيان، عن عبد الرحمن بن أبى بكرة بالدعاء بحديث منكر.

حدثنا أحمد بن على، حدثنا عبد الله بن الدورقى قال يحيى بن معين حدث بقية عن عمر بن موسى الوجيهى شامى وليس بثقة ......حدثنا إبراهيم بن حماد، حدثنا أحمد بن على العمى، حدثنا إسماعيل بن عمرو البجلى عن عمر بن موسى، عن أبى الزبير عن جابر، قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :لا تحتجموا يوم الثلاثاء فإن سورة الحديد نزلت يوم الثلاثاء (الكامل فى ضعفاء الرجال، ج٦ص١٣ الىٰ ١٦، ملخصاً)

وقال ابن عراق الكنانى:(حديث) كبشة أن أبا بكرة كان ينهى عن الحجامة يوم الثلاثاء ويزعم عن

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

حدید نازل ہونے اور لوہے کو منگل کے دن پیدا کرنے، اور منگل کے دن ابنِ آدم کے اپنے بھائی کو قتل کرنے، اور منگل کے دن حجامہ کرانے کی ممانعت کا ذکر آیا ہے۔ [1]

مگر محدثین واہلِ علم حضرات نے ان روایات کو ضعیف اور بعض کو باطل قرار دیا ہے۔ [2]

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

رسول الله أنه يوم الدم وفيه ساعة لا يرقأ فيها الدم، وفيه بكار ابن عبد العزيز ليس بشيء (تنزية الشريعة المرفوعة عن الاخبار الشنيعة الموضوعة، تحت رقم الحديث ۲۴)

وقال محمد بن طاهر الفتنى: عن جابر لا تحتجموا يوم الثلاثاء فإن سورة الحديد أنزلت على يوم الثلاثاء فيه عمرو بن موسى يضع قلت له شاهد حديث أبى بكرة فى النهى عن الحجامة يوم الثلاثاء فيه بكار بن عبد العزيز ليس بشيء قلت استشهد به البخارى فى الصحيح وقال ابن معين صالح، والحديث أخرجه أبو داود وسكت عليه فهو صالح للاحتجاج به عنده وأيضا هو متابع (تذكرة الموضوعات للفتنى، ج ا ص ۲۰۸، ۲۰۹)

وقال الالبانى: "يوم الثلاثاء يوم الدم، فيه ساعة لا يرقأ فيها الدم ."ضعيف

رواه أبو داود (۲/۱۵۱ -تازية) ، والعقيلى فى "الضعفاء ۵۵، عن بكار بن عبد العزيز بن أبى بكرة قال :حدثتنى عمتى كيسة أن أبا بكرة كان ينهى عن الحجامة يوم الثلاثاء ، ويزعم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه يوم الدم ويقول " :فيه ساعة ." ...ذكره العقيلى فى ترجمة بكار هذا، وقال ":لا يتابع عليه، وليس فى هذا الباب فى اختيار يوم للحجامة شيء يثبت ."وروى عن ابن معين أنه قال فى بكار هذا ":ليس بشيء ."وقال فى "التقريب ":"صدوق يهم ."

قلت :وكيسة مجهولة، تفرد عنها ابن أخيها بكار بن عبد العزيز، كما فى "الميزان "، فقول الحافظ " :لا يعرف حالها "ليس بدقيق، وحقه أن يقال " :لا تعرف "، أو " :مجهولة "، لأنها مجهولة العين، لا مجهولة الحال فقط! (سلسلة الاحاديث الضعيفة، تحت رقم الحديث ۱۲۵۱)

[1] حدثنا الحسين بن إسحاق التسترى، ثنا العباس بن الفضل بن العباس بن يعقوب القرشى الدمشقى، ثنا الوليد بن سلمة الأزدى، عن مسلمة بن على (الخشنى)، عن عمير بن هانء، عن ابن عمر، قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :نزلت سورة الحديد يوم الثلاثاء ، وخلق الله الحديد يوم الثلاثاء ، وقتل ابن آدم أخاه يوم الثلاثاء ، ونهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحجامة يوم الثلاثاء (المُعجَمُ الكَبِير للطبرانى، رقم الحديث ۱۴۱۰۶ ، ج ۱۳ ص ۳۱۴)

[2] قال الهيثمى: رواه الطبرانى وفيه مسلمة بن على الخشنى، وهو ضعيف (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۸۳۳۱، كتاب الطب، باب أوقات الحجامة)

﴿ بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں ﴾

بروز جمعرات حجامہ کی ممانعت کی حدیث

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں جمعرات کے دن حجامہ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

و فی فتح الغفار: وعن أبی بكرة أنه كان ينهى أهله عن الحجامة يوم الثلاثاء ويزعم عن رسول الله - صلى الله عليه وسلم -أن يوم الثلاثاء يوم الدم، فيه ساعة لا يرقأ رواه أبو داود بإسناد ضعيف.
وروى عن معقل بن يسار قال :قال رسول الله -صلى الله عليه وسلم :-الحجامة يوم الثلاثاء لسبع عشرة من الشهر دواء لداء السنة رواه حرب ابن إسماعيل الكرمانى صاحب أحمد وليس إسناده بذاك(فتح الغفار الجامع لأحكام سنة نبينا المختار، تحت رقم الحديث ۵۷۹۸، و ۵۷۹۹)
وقال الالبانی: (احتجموا باسم الله على الريق؛ فإنه يزيد الحافظ حفظاً، ولا تحتجموا يوم السبت؛ فإنه يوم يدخل الداء ويخرج الشفاء ، واحتجموا يوم الأحد، فإنه يخرج الداء ويدخل الشفاء ، ولا تحتجموا يوم الاثنين؛ فإنه يوم فجعتم فيه بنبيكم صلى الله عليه وسلم، واحتجموا يوم الثلاثاء ؛ فإنه يوم دم، وفيه قتل ابن آدم أخاه، ولا تحتجموا يوم الأربعاء ؛ فإنه يوم نحس، وفيه سال عيون الصبر ، وفيه أنزلت سورة الحديد، واحتجموا يوم الخميس؛ فإنه يوم أنيس، وفيه رفع إدريس؛ وفيه لعن إبليس، وفيه رد الله على يعقوب بصره، ورد عليه يوسف، ولا تحتجموا يوم الجمعة؛ فإن فيها ساعة لو وافت أمة محمد؛ لماتوا جميعاً). باطل.
أخرجه أبو نعيم فی "الطب النبوی "(ق ۲ .۱/ ۵۲) من طريق أبی يحيى الوقار :ثنا محمد بن إسماعيل المرادی عن أبيه عن نافع مولى ابن عمر :أن عبد الله بن عمر أرسل رسولاً فقال :ادع لی حجاماً، ولا تدعه شيخاً، ولا صبياً، وقال ... :فذكره.
ورواه ابن أبی حاتم فی "العلل "فقال ۲/۲۷۷/۲۳۳۰ سمعت أبی وحدثنا زكريا بن يحيى الوقار عن محمد بن إسماعيل المرادی به الا أنه لم يسقه بتمامه، ثم قال:
"فقال أبی :هذا حديث باطل، ومحمد هذا مجهول، وأبوه مجهول ."
وكذا قال فی ترجمة (محمد بن إسماعيل المرادی) من "الجرح والتعديل ۳/۲/۱۸۹/۱۰۷۴، وأقره الذهبی فی "الميزان "، والحافظ فی "اللسان ."
وكذلك قال فی موضع آخر من "العلل ۲/۲۸۲/۲۳۴۶ وزاد:
"قال أبی :وروى هذا الحديث كاتب الليث عن عطاف عن نافع عن ابن عمر .وهو مما أدخل على أبی صالح .ورواه عبد الله بن هشام الدستوائی عن أبيه عن أيوب عن نافع عن ابن عمر .وعبد الله متروك الحديث ."
وأقره الحافظ فی "اللسان ."
ولی على ما تقدم ملاحظات، لابد من بيانها، فأقول:
الأولى :إن إعلال الحديث والحكم عليه بالبطلان بـ (زكريا بن يحيى الوقار) أولى من إعلاله

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

کرانے کی ممانعت کا ذکر آیا ہے، جس کی سند میں جہالت ونکارت پائی جاتی ہے۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

بشيخه وأبيه المجهولين؛ وذلك؛ لأن زكريا هذا كذاب، ففي "الميزان :"
"قال ابن عدى :يضع الحديث، قال صالح جزرة :حدثنا زكريا الوقار وكان من الكذابين الكبار."
لكن الظاهر أن أبا حاتم لم يعرفه، فقد ذكر ابنه عنه أنه سمع منه بمصر في الرحلة الثانية، وروى عنه، فلو كان تبين له كذبه؛ ما روى عنه -إن شاء الله-، ولأعله به.
الثانية :حديث الترجمة موقوف، وحديث كاتب الليث عن عطاف مرفوع، وقد أخرجه عنه كذلك جمع منهم الحاكم؛ كما تراه مخرجاً في "الصحيحة "تحت حديث ابن عمر هذا مختصراً برقم ٧٦٦.
الثالثة :قوله " :وروى هذا الحديث كاتب الليث " ...إلخ؛ يوهم أنه رواه بتمامه، وليس كذلك، فإن الشطر الثاني منه، ابتداءً من قوله " :فإنه يوم نحس " ...إلخ، لا أصل له في حديثه .وكذلك يقال في حديث (عبد الله الدستوائي) ، بل هذا مختصر جداً، ليس فيه إلا الأمر بالحجامة في ثلاثة أيام، والنهي عن الحجامة يوم الأربعاء !وفيه نكارة بينتها هناك في "الصحيحة."
الرابعة :اقتصاره على ذكر متابعين للمرادي عن نافع، يوهم أنه لا يوجد غيرهما .والواقع خلافه أيضاً؛ فقد تابعهم سعيد بن ميمون عند ابن ماجه، ومحمد بن جحادة من ثلاث طرق عنه، عند ابن ماجه وغيره، وهي مخرجة هناك في "الصحيحة "، فاقتضى التنبيه .والله تعالى ولي التوفيق (سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة، تحت رقم الحديث ٦٧٨٠)

[1] أخبرنا أبو الفضل ذاكر بن اسحاق بن محمد الهمذاني بالقاهرة المعزية قال:
أخبرنا أبو سهل عبد السلام الهمذاني قال :أخبرنا أبو منصور ١٣٣، و شهردار بن شيرويه بن شهردار الديلمي قال :أخبرنا أبو بكر أحمد بن عمر البيع قال :أخبرنا أبو غانم حميد بن المأمون قال :أخبرنا أبو بكر أحمد بن عبد الرحمن الشيرازي أبو بكر قال :أخبرنا أبو العباس أحمد بن عبد الرحمن الأسدي قال:
حدثنا أبو حامد أحمد بن جعفر الأشعري قال :حدثنا أحمد بن الطيب بن مروان السرخسي- وأدخلني عليه أبو الحسن الكردي -قال :حدثني أبو عبد الله محمد ابن حمدون بن اسماعيل قال : حدثني أبي عن المعتصم قال :سمعت المأمون يحدث عن الرشيد عن المهدي عن المنصور عن محمد بن علي بن عبد الله عن عبد الله بن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال :لا تحتجموا يوم الخميس فمن احتجم يوم الخميس فناله مكروه فلا يلوم إلا نفسه (بغية الطلب في تاريخ حلب، لابن العديم العقيلي، ج٢ ص٨٣٦)
حدثنا أحمد بن محمود ,قال :ثنا أحمد بن بشر بن السني , قال :ثنا أحمد بن الطيب بن مروان السرخسي ,قال :ثني أبو عبد الله حمدون بن إسماعيل، قال :حدثني أبي ,عن المعتصم ,عن

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

بروز جمعرات حجامہ کے حکم کی حدیث

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں جمعرات کے دن حجامہ کرانے کے حکم کا ذکر آیا ہے، جس کو محدثین نے ضعیف یا غیر صحیح قرار دیا ہے۔ [۱]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ المأمون ,عن الرشيد بن المنصور ,عن محمد بن على بن عبد الله , عن أبيه ,عن ابن عباس ,أن النبى صلى الله عليه وسلم، قال :لا تحتجموا يوم الخميس، فمن احتجم يوم الخميس فأصابه مكروه، فلا يلومن إلا نفسه ، قال :أحمد بن الطيب :قال لى ابن حمدون :قال لى أبى :دخلت يوم الخميس على المعتصم وهو يحتجم، فلما رأيته وثبت راجعا، فقال لى :ما لك لعلك ذكرت الحديث فى الحجامة؟ قلت :نعم يا أمير المؤمنين، قال :إنى ما ذكرت ذلك إلا بعد ما شرط الحجام، ولو كنت ذكرت ذلك لامتنعت من الحجامة، قال ابن حمدون :إن المعتصم حم بعقب واشتد مرضه ومات منه(طبقات المحدثين باصبهان والواردين عليها، لابى الشيخ الاصبهانى، ج۴ص ۲۲)

قال الالبانى: من احتجم يوم الخميس، فمرض فيه؛ مات فيه ."

"منكر جدا"رواه ابن عساكر ۲/۳۹۷/۲، عن أحمد بن محمد بن نصر الضبعى :نا أحمد بن محمد ابن الليث :نا منصور بن النضر :حدثنا إسحاق بن يحيى بن معاذ قال :كنت عند المعتصم أعوده فقلت :يا أمير المؤمنين أنت فى عافية .قال :كيف تقول وقد سمعت الرشيد يحدث عن أبيه المهدى عن أبى جعفر المنصور عن أبيه عن جده عن ابن عباس مرفوعا.

قلت :وهذا إسناد مظلم، مسلسل بمن لا تعرف حالهم:

إسحاق هذا، أورده الحافظ فى ترجمته ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا.

ومنصور بن النضر، قال الخطيب ۳/۸۲ من شيعة المنصور ."

ثم ساق له حديثا آخر، ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا.

وأحمد بن محمد بن الليث، كناه الخطيب ۵/۸۴ أبا الحسن، ثم ساق له حديثا آخر ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا.وأحمد بن محمد بن نصر الضبعى كناه الخطيب ۵/۱۰۸، أبا بكر، وقال:

"روى عنه عبد الله بن عدى الجرجانى وذكر أنه سمع منه بالرقة ."ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا والحديث عندى منكر جدا .والله أعلم .وقد أورده السيوطى فى "الجامع "من رواية ابن عساكر هذه، وبيض له المناوى فلم يتكلم عليه بشىء فى كل من كتابيه " الفيض "و "التيسير !"فكأنه لم يقف على إسناده (سلسلة الاحاديث الضعيفة، تحت رقم الحديث ۱۴۰۹)

[۱] حدثناه إبراهيم بن محمد ، حدثنا الفضل بن سلام ، حدثنا معاوية بن حفص ، حدثنا محمد بن ثابت، عن أبيه، عن أنس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

اتوار کے دن حجامہ کے باعثِ شفاء ہونے کی روایت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ایک مرفوع حدیث میں اتوار کے دن حجامہ کے باعثِ شفاء ہونے کا ذکر ہے۔

جس کی سند میں شدید ضعف پایا جاتا ہے۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

عليكم بالحجامة يوم الخميس فإنها تزيد في الرب .قيل :يا رسول الله ، وما الرب ؟ قال : العقل وليس ثابت في التوقيت في الحجامة يوما بعينه عن النبي صلى الله عليه وسلم ، وفيها أحاديث أسانيدها كلها لينة (الضعفاء الكبير للعقيلي، رقم الحديث ١٦٥٨)

حدثنا أحمد بن محمد بن سليمان القطان يلقب سبالة، حدثنا الحسن بن مدرك، حدثنا الفضل بن سلام وقال أبو علي وكان الفضل عندى لم يكن بالحال التى يحمل عنه عن معاوية أبى العوام قال أبو عوانة وأنا رأيته كان رجلا صالحا، حدثنا محمد بن ثابت، عن أبيه، عن أنس بن مالك عن النبى صلى الله عليه وسلم قال :عليكم بالحجامة يوم الخميس فإنه يزيد فى الأرب قيل يا رسول الله وما الأرب قال العقل.

وهذا حديث معضل لا يرويه غير الفضل هذا، وهو بصرى، ولا اعرف للفضل شيئا غير هذا الحديث(الكامل فى ضعفاء الرجال،تحت الترجمة الفضل بن سلام، ج٧ص١٢٥) وقال محمد بن طاهر المقدسى:حديث :عليكم بالحجامة يوم الخميس ؛ فانه يزيد فى الأدب ، قيل :يارسول الله !وما الأدب ؟ قال :العقل .رواه الفضل بن سلام :عن محمد بن ثابت ، عن أبيه ، عن أنس . والحسن ضعيف ضعفه الحسن بن مدرك .وهذا حديث معضل لايرويه غير الفضل هذا ، وهو البصرى ، ولا أعرف له غير هذا الحديث (ذخيرة الحفاظ، تحت رقم الحديث ٣٥٣٨)

[1] (الحجامة يوم الأحد شفاء)ضعيف جدا،رواه الديلمى ٢/٩٩ من طريق ابن السنى، عن موسى بن محمد :حدثنا المنكدر بن محمد بن المنكدر، عن أبيه، عن جابر مرفوعا.

قلت :وهذا موضوع؛ آفته موسى هذا -وهو ابن محمد بن عطاء الدمياطى المقدسى -؛ وكان يضع الحديث؛ كما قال ابن حبان وغيره.

والمنكدر بن محمد بن المنكدر لين الحديث، وبه فقط أعله المناوى !فقصر.

والحديث عزاه السيوطى لعبد الملك بن حبيب أيضا فى "الطب النبوى "، عن عبد الكريم الحضرمى معضلا.

قلت :وهو مع إعضاله واه بمرة؛ لأن عبد الملك هذا قال فيه الذهبى:

"كثير الوهم، صحفى، وكان ابن حزم يقول :ليس بثقة ."(سلسلة الأحاديث الضعيفة، تحت رقم الحديث ٣٥١٨)

ہر مہینہ حجامہ کی حدیث کی حیثیت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے مروی ایک حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر مہینہ میں حجامہ کرانے کا ذکر ہے۔
مگر اس حدیث کی سند کو محدثین نے نا قابلِ اعتبار قرار دیا ہے۔ [1]

[1] حدثنا عبد الله بن محمد بن يوسف بن الحجاج بن مصعب بن سليم العبدى، حدثنا أبى، حدثنا سفيان، عن هشام بن عروة، عن أبيه عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكتحل كل ليلة ويحتجم كل شهر ويشرب الدواء كل سنة قال الشيخ :وبهذا الإسناد حدثناه عبد الله بن محمد بغير حديث إلا أن هذا الحديث من بين الأحاديث التى حدثناه بها هذا أنكرها وحديث بن صياد الذى قبل هذا يرويه سيف عن هشام بن عروة (الكامل فى ضعفاء الرجال، ج۴، ص ۵۰۴، وص ۵۰۵)
قال الشوكانى: حديث : كان يكتحل كل ليلة، ويحتجم كل شهر، ويشرب الدواء كل سنة . فى إسناده :وضاع (الفوائد المجموعة للشوكانى، تحت رقم الحديث ۱۶۷)
وقال الكنانى: (حديث) عائشة كان رسول الله يكتحل كل ليلة ويحتجم كل شهر ويشرب الدواء كل سنة (عد) ولا يصح فيه سيف ابن أخت سفيان الثورى (تنزيه الشريعة المرفوعة عن الأخبار الشنيعة الموضوعة، ج۲، ص ۳۵۴، تحت رقم الحديث ۹)
وقال الفتنى: كان يكتحل كل ليلة ويحتجم كل شهر ويشرب الدواء كل سنة منكر، وفى اللآلء هو لا يصح فيه سيف ابن أخت سفيان الثورى كذاب (تذكرة الموضوعات، ج ۱، ص ۲۰۸)
وقال ابن الجوزى: أنبأنا أبو منصور بن خيرون أنبأنا إسماعيل بن مسعدة أنبأنا حمزة بن يوسف أنبأنا أبو أحمد بن عدى حدثنا عبدالله بن محمد بن يوسف بن الحجاج حدثنا أبى حدثنا سيف عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت " :كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكتحل كل ليلة ويحتجم كل شهر ويشرب الدواء كل سنة . "هذا حديث لا يصح .وسيف هو ابن محمد بن أخت سفيان الثورى .قال أحمد :كان يضع الحديث (الموضوعات، ج۳، ص ۲۱۰، كتاب الطب، باب شرب الدواء)
وقال محمد بن طاهر المقدسى: حديث :كان رسول الله (يكتحل كل ليلة ، ويحتجم كل شهر ، ويشرب الدواء كل سنة .رواه سيف بن محمد ابن أخت سفيان الثورى :عن هشام بن عروة ، عن أبيه ، عن عائشة .وهكذا منكر ، وسيف كذاب (ذخيرة الحفاظ، تحت رقم الحديث ۴۱۲۳)
وقال الالبانى: (كان يكتحل كل ليلة، ويحتجم كل شهر، ويشرب الدواء كل سنة). موضوع.
أخرجه ابن عدى (ق ۱/۱۸۶) عن سيف بن محمد بن أخت سفيان، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة مرفوعا .قلت :وهذا موضوع؛ آفته سيف هذا؛ قال الحافظ : "كذبوه ."وقال الذهبى فى "المغنى:" "قال أحمد : كذاب يضع الحديث ." (سلسلة الاحاديث الضعيفة والموضوعة، تحت رقم الحديث ۴۲۸۶)

دن کے شروع میں حجامہ کے مکروہ ہونے کی روایت کی حیثیت

ایک روایت میں دن کے اول حصہ میں حجامہ کی کراہت کا ذکر ہے، مگر اس روایت کی سند کو محدثین نے غیر ثابت قرار دیا ہے۔ [1]

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ معتبر و مستند احادیث میں چاند کی سترہویں، انیسویں اور اکیسویں تاریخوں میں حجامہ کرانے کی زیادہ فضیلت و ترغیب اور افادیت کا ذکر آیا ہے۔

لیکن ان کے برعکس جو بعض دوسری تاریخوں یا دنوں یا اوقات میں حجامہ کرانے کی تاکید یا ممانعت کرانے کا ذکر آیا ہے، وہ محدثین کے نزدیک اس درجہ کی مضبوط و مستند نہیں ہیں کہ ان کی وجہ سے مخصوص دنوں یا تاریخوں میں حجامہ کرانے کی ممانعت کا حکم لگایا جاسکے، علاوہ ازیں اگر مذکورہ روایات کو قبول کیا جائے، تو کسی بھی دن حجامہ کی اجازت ثابت نہیں ہوسکتی، اور یہ بات صحیح احادیث میں بغیر کسی دن و تاریخ کی تخصیص کے حجامہ کی تاکید و فضیلت ثابت ہونے کے حکم کے خلاف ہے، نیز جن احادیث میں سترہ، انیس اور اکیس تاریخوں میں حجامہ کی فضیلت و افادیت آئی ہے، ان تاریخوں کا ہفتہ بھر کے کسی بھی دن واقع ہونا ممکن ہے، پھر ان پر عمل کیسے ممکن ہوسکے گا؟ لہٰذا کسی بھی وقت اور دن و تاریخ میں ضرورت پڑنے پر حجامہ کرانا جائز ہے، لیکن اگر کوئی بیماری وغیرہ کا عذر نہ ہو، تو عام حالات میں چاند کی سترہویں، انیسویں یا اکیسویں تاریخوں میں حجامہ کرانا زیادہ بہتر و مفید ہے۔

بعض اطباء نے فرمایا کہ چاند کے مہینہ کے، دوسرے حصہ میں (یعنی ابتدائی پندرہ دن گزرنے

---

[1] (الحجامة تكره في أول النهار ، ولا يرجى نفعها حتى ينقص الهلال) رواه عبد الملك بن حبيب في الطب النبوي عن عبد الكريم الحضرمي معضلا ، وقال الزركشي وتبعه في الدرر لم أقف عليه ، وقال السيد معين الدين الصفدي ليس بثابت ، وقيل أنه من كلام بعض السلف ، وقال النجم ويعارضه ما رواه ابن السني والطبراني عن ابن عمر الحجامة على الريق أمثل وفيها شفاء وبركة ، وما رواه الديلمي عن أنس الحجامة على الريق دواء ، وعلى الشبع داء ، تنبيه :قال بعضهم نقصان الهلال هنا بأن ينتصف الشهر ، قال العلقمي لأن الدم هاج في أول الشهر وفي آخره قد سكن (كشف الخفاء للعجلوني، تحت رقم الحديث ١١٠٥)

کے بعد) اوراسی طرح چاند کے مہینہ کی تیسرے چوتھائی حصہ میں (جس میں اکیسواں دن بھی شامل ہے) حجامہ کرانا، مہینہ کے شروع اورآخر کے حصے سے زیادہ مفید ہے، کیونکہ چاند کے مہینہ کے پہلے حصہ میں جسم کی اخلاط میں شدت ہوتی ہے، اورآخری حصہ میں سکون ہوتا ہے، اوران کو چھوڑکر دوسرے حصوں میں (جن کا ذکر پہلے گزرا) اعتدال ہوتا ہے، اوراللہ کو طاق عدد کی رعایت پسند ہے، جس کی مذکورہ تاریخوں میں رعایت پائی جاتی ہے۔

نیز اطباء نے غسل یا جماع کرنے کے بعد یا پیٹ بھرے ہوئے ہونے، یا سخت بھوک لگنے کی حالت میں، حجامہ سے بچنے کی ہدایت بیان فرمائی ہے، کیونکہ ان حالتوں میں خون کا دوران اعتدال پر نہیں ہوتا، مگر یہ طبی مسئلہ ہے، شرعی مسئلہ نہیں ہے۔ [1]

اورحجامہ سے متعلق مزید طبی ہدایات آگےآتی ہیں۔

وَاللّٰہُ سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعۡلَمُ وَعِلۡمُہٗ اَتَمُّ وَاَحۡکَمُ.

---

[1] والحاصل من هذا الحديث وسابقه المعلق أن الحجامة لا تتعين فى وقت بل تكون عند الاحتياج ......وعند الأطباء أن أنفع الحجامة ما يقع فى الساعة الثانية أو الثالثة وأن لا يقع عقب استفراغ من حمام أو جماع ولا عقب شبع ولا جوع، وأنها تفعل فى النصف الثانى من الشهر ثم فى الربع الثالث من أرباعه أنفع من أوله وآخره لأن الأخلاط فى أول الشهر تهيج وفى آخره تسكن فأولى ما يكون الاستفراغ فى أثنائه(ارشاد السارى لشرح صحيح البخارى للقسطلانى، ج٨ص ٣٦٨،باب أية ساعة يحتجم)

(من احتجم لسبع عشرة من الشهر وتسع عشرة وإحدى وعشرين كان له شفاء من كل داء) أى من كل داء سببه غلبة الدم وهذا الخبر وما اكتنفه وما أشبهه موافق لما أجمع عليه الأطباء أن الحجامة فى النصف الثانى وما يليه من الربع الثالث من الشهر أنفع من أوله وآخره قال ابن القيم: ومحل اختيار هذه الأوقات لها ما إذا كانت للاحتياط والتحرز عن الأذى وحفظ الصحة أما فى مداولة الأمراض فحيث احتيج إليها وجب فعلها أى وقت كان(فيض القدير للمناوى، تحت رقم الحدث ٨٣٢٦)

(فصل نمبر ۸)

حجامہ سے متعلق شرعی احکام

احادیث و روایات سے حجامہ کی اہمیت وافادیت اور ثبوت اور بعض احادیث و روایات کی اسنادی حیثیت کی تفصیل کے بعد اب حجامہ سے متعلق اہم شرعی مسائل واحکام ذکر کئے جاتے ہیں۔

حجامہ کے معنیٰ

حجامہ کا لفظ عربی کے لفظِ حجم سے بنا ہے، جس کے معنیٰ چوسنے کے آتے ہیں۔
پہلے زمانہ میں حجامہ کا طریقہ سینگ وغیرہ کو جسم کے حصہ پر رکھ کر خون چوسنے کی شکل میں رائج تھا، اس لئے اس مناسبت سے اس عمل کو عربی میں حجامہ کہا جاتا ہے۔ [1]

فصد کے معنیٰ اور اس کا حجامہ سے فرق

حجامہ کے علاوہ عربی میں ایک لفظ فصد کا استعمال ہوتا ہے، جس کے معنیٰ رَگ میں سے خون نکالنے کے آتے ہیں۔
پس حجامہ اور فصد دونوں میں جسم سے خون برآمد کیا جاتا ہے، لیکن فصد کا عمل رَگ سے خون نکالنے کے ساتھ خاص ہے، اور حجامہ جسم کے کسی بھی حصہ میں خون کو مخصوص طریقہ پر جمع

---

[1] التعریف:
الحجامة: مأخوذة من الحجم أى المص .يقال :حجم الصبى ثدى أمه إذا مصه.و الحجام المصاص، والحجامة صناعته والمحجم يطلق على الآلة التى يجمع فيها الدم وعلى مشرط الحجام فعن ابن عباس :الشفاء فى ثلاث شربة عسل وشرطة محجم و كية نار.
والحجامة فى كلام الفقهاء قيدت عند البعض بإخراج الدم من القفا بواسطة المص بعد الشرط بالحجم لا بالفصد. وذكر الزرقانى أن الحجامة لا تختص بالقفا بل تكون من سائر البدن .وإلى هذا ذهب الخطابى (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱۷، ص ۱۴، مادة "حجامة")

کر کے اور پھر چیرا لگا کر خارج کرنے کا نام ہے۔ [1]

حجامہ اور فصد کا حکم

حجامہ کے ذریعہ سے علاج، معالجہ کرنا سنت ومستحب عمل ہے، جس کی کئی احادیث میں ترغیب وافادیت آئی ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی مختلف موقعوں پر حجامہ کرایا ہے۔ [2]

اور ضرورت کے موقع پر فصد کا عمل بھی جائز اور حدیث سے ثابت ہے اور آج کے دور میں فصد کی ایک عمدہ صورت یہ ہے کہ اپنے جسم سے ضرورت مند مریض کو خون عطیہ کر دیا جائے۔ [3]

حجامہ کے وقت آیۃ الکرسی پڑھنا مستحب ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ عِنْدَ

---

[1] الفصد لغة :شق العرق، يقال :فصده يفصده فصدا وفصادا، فهو مفصود وفصيد.

واصطلاحا الفصد :هو قطع العرق لاستخراج الدم الذى يؤذى الجسد (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۳۲، ص۱۳۶، مادة "فصد")

أ- الفصد: فصد يفصد فصدا وفصادا :شق العرق لإخراج الدم .وفصد الناقة شق عرقها ليستخرج منه الدم فيشربه.فالفصد والحجامة يجتمعان فى أن كلا منهما إخراج للدم، ويفترقان فى أن الفصد شق العرق، والحجامة مص الدم بعد الشرط (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۷، ص۱۴، مادة "حجامة")

[2] التداوى بالحجامة مندوب إليه، وورد فى ذلك عدة أحاديث عن النبى ﷺ منها قوله: خير ما تداويتم به الحجامة (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۷، ص۱۴، مادة "حجامة")

[3] يجوز الفصد بشرط مهارة القائم به، لأن الفصادة -كما قال الأطباء -مخطرة، فلا يؤمن بها إلا من ماهر، وقد قال عليه الصلاة والسلام :الشفاء فى ثلاث :شربة عسل، وشرطة محجم، وكية نار، وأنهى أمتى عن الكى.قيل :المراد بشرطة محجم :الفصد. وقال ابن حجر فى تعليقه على الحديث :إنما خص الحجم بالذكر لكثرة استعمال العرب وإلفهم له، بخلاف الفصد، فإنه وإن كان فى معنى الحجم لكنه لم يكن معهودا لها غالبا، على أن فى التعبير بقوله " :شرطة محجم "ما قد يتناول الفصد، وأيضا فالحجم فى البلاد الحارة أنجح من الفصد، والفصد فى البلاد التى ليست بحارة أنجح من الحجم. وكره بعض أهل العلم التداوى بذلك، ورأوا أن تركه والاتكال على الله أفضل منه (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۳۲، ص۱۳۶، وص۱۳۷، مادة "فصد")

الْحِجَامَةِ كَانَتْ لَهُ مَنْفَعَةُ حِجَامَتِهٖ (عمل اليوم والليلة لابن السنى) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے حجامہ کے وقت آیۃ الکرسی پڑھی، تو وہ اس کو حجامہ سے نفع کا باعث ہوگی (ابنِ سنی)

اس حدیث کی روشنی میں بعض اہلِ علم حضرات نے حجامہ کے وقت آیۃ الکرسی پڑھنے کو مستحب قرار دیا ہے۔ [2]

مرد یا عورت سے حجامہ کرانا

حجامہ، کیونکہ ایک علاج ہے، اس لئے دوسرے علاجوں کی طرح مناسب یہ ہے کہ مرد کا مرد، اور عورت کا عورت حجامہ کرے، لیکن اگر کسی عورت کو حجامہ کے لئے دوسری تجربہ کار وماہر عورت یا محرم مرد میسر نہ آئے، تو ضرورت کے وقت اسے نامحرم تجربہ کار وماہر مرد سے حجامہ کرانا جائز ہے، لیکن نامحرم مرد کے ساتھ خلوت لازم آنے سے بچا جائے۔ [3]

---

[1] رقم الحديث ١٦٧ ، باب ما يقول إذا احتجم.

[2] ويستحب أن يقرأ عند الحجامة آية الكرسى قاله النووى فى شرح المهذب وقاله فى الأذكار قال النبى صلى الله عليه وسلم من قرأ آية الكرسى عند الحجامة كانت منفعة حجامته (نزهة المجالس ومنتخب النفائس لعبد الرحمن بن عبد السلام الصفورى، ص ١٣٤ وص ١٣٥ ، كتاب العقائد، باب فى فضل الجمعة ويومها وليلتها وكرمها)

[3] قد صرح علماؤنا بأن غير المحرم أيضا عند الضرورة يحجم ويقصد ويختن وقال الطيبى - رحمه الله :-يجوز للأجنبى النظر إلى جميع بدنها للضرورة وللمعالجة (مرقاة المفاتيح، ج٥، ص ٢٠٥٢ ، كتاب النكاح، باب النظر)

قلت: متى اضطرت المرأة إلى هذا ولم تجد محرما يحجمها ولا امرأة، جاز أن يحجمها أجنبى (كشف المشكل من حديث الصحيحين لابن الجوزى، تحت رقم الحديث ١٦٨٨-١٣٩٣)

الحجامة تطبيب، فيترتب عليها ما يترتب على التطبيب من آثار: كجواز نظر الحاجم إلى عورة المحجوم عند الضرورة. وذكر الحنفية ذلك فى كتاب الحظر والإباحة فى باب النظر، ويذكره غيرهم غالبا فى كتاب النكاح استطرادا أو فى كتاب الصلاة عند كلامهم على ستر العورة (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٢ ص ٢٩ ، مادة "احتجام")

اتفق الفقهاء على جواز النظر للعلاج وما فى معناه، مهما كان الناظر والمنظور إليه، رجلا أو امرأة، ومهما كان محل النظر عورة أو غيرها، وذلك بشروط (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٤٠ ص٣٦٦، مادة "نظر")

حجامہ یا فصد سے وضوٹوٹنے نہ ٹوٹنے کا حکم

حجامہ یا فصد کے عمل سے جو جسم کے حصہ سے خون برآمد ہوتا ہے، اس کے ذریعہ سے وضو ٹوٹنے کا حکم یہ ہے کہ فقہ حنفی کے مطابق اگر نکلنے والا خون اتنی مقدار میں ہو کہ وہ اپنی نکلنے والی جگہ سے نکل کر بہہ پڑے، جیسا کہ عام طور سے حجامہ وفصد میں ایسا ہی ہوتا ہے، تو اس سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔

اور فقہ مالکی وشافعی کے مطابق حجامہ یا فصد کے عمل سے جسم کے کسی بھی حصہ سے نکلنے والے خون سے وضو نہیں ٹوٹتا، خواہ وہ کتنی مقدار میں کیوں نہ ہو، اور کتنی ہی مرتبہ کیوں نہ نکلے۔

اور فقہ حنبلی کے مطابق اگر وہ خون بہت زیادہ مقدار میں محسوس ہو، تو وضوٹوٹتا ہے، ورنہ وضو نہیں ٹوٹتا۔ [1]

---

[1] الأحكام المتعلقة بالحجامة:

اعتنى الفقهاء ببيان أحكام الحجامة من حيث تأثيرها على الطهارة، وعلى الصوم، وعلى الإحرام. ومن حيث القيام بها، وأخذ الأجر عليها، والتداوي بها.

تأثير الحجامة على الطهارة:

ذهب الحنفية إلى أن خروج الدم بالحجامة ناقض من نواقض الوضوء .قال السرخسي :الحجامة توجب الوضوء وغسل موضع المحجمة عندنا، لأن الوضوء واجب بخروج النجس، فإن توضأ ولم يغسل موضع المحجمة، فإن كان أكثر من قدر الدرهم لم تجزه الصلاة، وإن كان دون ذلک أجزأته.

والفصد مثل الحجامة في نقض الوضوء .فإذا افتصد وخرج منه دم كثير، وينتقض أيضا إذا مصت علقة عضوا وأخذت من الدم قدرا يسيل منها لو شقت.

وذهب المالكية والشافعية إلى أن الحجامة والفصد ومص العلق لا يوجب واحد منها الوضوء .قال الزرقاني :لا ينتقض الوضوء بحجامة من حاجم ومحتجم وفصد .وفي الأم "لا وضوء في قيء ولا رعاف ولا حجامة ولا شيء خرج من الجسد وأخرج منه غير الفروج الثلاثة القبل والدبر والذكر "

وذهب الحنابلة إلى أن ما خرج من الدم موجب للوضوء إذا كان فاحشا .وفي حد الفاحش عندهم خلاف :فقيل :الفاحش ما وجده الإنسان فاحشا كثيرا .قال ابن عقيل :إنما يعتبر ما يفحش في نفوس أوساط الناس لا المتبذلين ولا الموسوسين .وقيل :هو مقدار الكف .وقيل :عشرة أصابع

(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۷، ص۱۵، مادة "حجامة")

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

حجامہ کے خون کو بدن سے دھونا یا صاف کرنا

حجامہ کرنے کے بعد جسم سے جو خون برآمد ہو، اس کو جسم سے دھونے سے وہ جگہ پاک ہو جاتی ہے، اور اگر خون کو بدن سے اچھی طرح صاف کر دیا جائے، اور دھویا نہ جائے، تو بھی حنفیہ کے نزدیک بدن کا وہ حصہ پاک ہو جاتا ہے۔ [1]

بدن یا لباس پر لگے ہوئے خون کے ساتھ نماز پڑھنا

اگر حجامہ یا فصد سے نکلا ہوا خون بدن یا لباس پر لگا ہو، تو اگر وہ کم مقدار میں ہو، تو اسے دھوئے

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

ذهب المالكية والشافعية إلى عدم انتقاض الوضوء بالفصد، لما روى من أن رجلين من أصحاب النبى حرسا المسلمين فى غزوة ذات الرقاع، فقام أحدهما يصلى فرماه رجل من الكفار بسهم فنزعه وصلى ودمه يجرى، وعلم به صلى الله عليه وسلم ولم ينكره قال الرملى :وأما صلاته مع الدم فلقلة ما أصابه منه .ويرى الحنفية أن الفصد ناقض للوضوء .

ويقول الحنابلة :إن خروج الكثير من الدم ينقض الوضوء ، ويحتجون بقول النبى صلى الله عليه وسلم فى حديث فاطمة بنت أبى حبيش : إنما ذلك عرق وليس بحيض، فإذا أقبلت حيضتك فدعى الصلاة وإذا أدبرت فاغسلى عنك الدم ثم صلى، ثم توضئى لكل صلاة حتى يجىء ذلك الوقت ، ولأنه نجاسة خارجة من البدن، فأشبهت الخارج من السبيل (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۳۲، ص ۱۴۷ ، مادة "فصد")

[1] بلکہ مالکیہ کے نزدیک حجامہ کے بعد صاف کر کے جو خون لگا رہ جائے، وہ بھی زخم ٹھیک ہونے تک معاف ہے۔

ب -موضع الحجامة :صرح الحنفية بأنه يطهر بالمسح موضع الحجامة إذا مسحها بثلاث خرق رطبات نظاف، وقاس صاحب الفتح عليه ما حول محل الفصد إذا تلطخ، ويخاف من الإسالة السريان إلى الثقب.

ويقرب من هذا ما صرح به المالكية فى موضع الحجامة بقولهم :يعفى عن أثر دم موضع الحجامة أو الفصادة إذا كان ذلك الموضع مسح عنه الدم، لتضرر المحتجم من وصول الماء لذلك المحل، ويستمر العفو إلى أن يبرأ ذلك الموضع، فإذا برء غسل الموضع، ثم إن محل العفو إذا كان أثر الدم الخارج أكثر من درهم، وإلا فلا يعتبر فى العفو مسح ؟(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۳۷، ص ۲۶۰، ۲۶۱، مادة "مسح")

مسح الحجام موضع الحجامة مرة واحدة وصلى المحجوم أياما لا يجب عليه إعادة ما صلى إن أزال الدم بالمرة الواحدة(منحة الخالق، ج ۱، ص ۲۳۵، باب الأنجاس)

بغیر نماز درست ہوجاتی ہے، اور اگر زیادہ مقدار میں ہو، تو پھر دھوئے بغیر نماز درست نہیں ہوتی۔

پھر حنفیہ ومالکیہ کے نزدیک اگر خون پھیلاؤ میں ایک درہم (یعنی ہتھیلی کے گہراؤ) سے زیادہ ہو، تو وہ زیادہ مقدار میں داخل ہے، جس کو دھوئے بغیر نماز پڑھنا درست نہیں ہوتا، اور اگر اس سے کم مقدار میں ہو تو وہ کم مقدار میں داخل ہے، جس کو دھوئے بغیر نماز پڑھنا درست ہوجاتا ہے۔

اور شافعیہ کے نزدیک عرف میں اور حنابلہ کے نزدیک اپنے گمان میں جو مقدار زیادہ ہو، اس کو دھوئے بغیر نماز پڑھنا درست نہیں ہوتا، اور اس سے کم مقدار میں ہو، تو اس کو دھوئے بغیر نماز پڑھنا درست ہوجاتا ہے۔ [1]

---

[1] ذهب الحنفية إلى أن خروج الدم بالحجامة ناقض من نواقض الوضوء .قال السرخسي: الحجامة توجب الوضوء وغسل موضع المحجمة عندنا، لأن الوضوء واجب بخروج النجس، فإن توضأ ولم يغسل موضع المحجمة، فإن كان أكثر من قدر الدرهم لم تجزه الصلاة، وإن كان دون ذلك أجزأته (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج١٧، ص١٥، مادة "حجامة")

وفرق المالكية بين الدم -وما معه من قيح وصديد- وسائر النجاسات، فيقولون بالعفو عن قدر درهم من دم وقيح وصديد، والمراد بالدرهم الدرهم البغلي وهو الدائرة السوداء الكائنة في ذراع البغل، قال الصاوي :إنما اختص العفو بالدم وما معه؛ لأن الإنسان لا يخلو عنه، فالاحتراز عن يسيره عسر دون غيره من النجاسات كالبول والغائط والمني والمذي.

وذهب الشافعية إلى العفو عن اليسير من الدم والقيح وما يعسر الاحتراز عنه وتعم به البلوى، كدم القروح والدمامل والبراغيث وما لا يدركه الطرف، وما لا نفس له سائلة، وغير ذلك، والضابط في اليسير والكثير العرف.

وأما الحنابلة فقد صرحوا بأنه لا يعفى عن يسير نجاسة ولو لم يدركها الطرف كالذي يعلق بأرجل ذباب ونحوه، وإنما يعفى عن يسير الدم وما يتولد منه من القيح والصديد إلا دم الحيوانات النجسة فلا يعفى عن يسير دمها كسائر فضلاتها، ولا يعفى عن الدماء التي تخرج من القبل والدبر؛ لأنها في حكم البول أو الغائط.

وظاهر مذهب أحمد أن اليسير ما لا يفحش في القلب (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٣٠، ص١٦٩، مادة " عفو")

روزہ میں حجامہ وفصد کرانے کا حکم

روزہ کی حالت میں حجامہ یا فصد سے اکثر فقہائے کرام کے نزدیک روزہ فاسد نہیں ہوتا، البتہ اگر روزہ دار کو کمزوری لاحق ہونے کا اندیشہ ہو، تو روزہ کی حالت میں یہ عمل مکروہ ہے، اور اسی حیثیت سے بعض احادیث میں روزہ کی حالت میں حجامہ سے منع کیا گیا ہے۔

اور حنابلہ کے نزدیک حجامہ اور فصد کرانے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ [1]

---

[1] تأثير الحجامة على الصوم: ذهب الحنفية إلى أن الحجامة جائزة للصائم إذا كانت لا تضعفه، ومكروهة إذا أثرت فيه وأضعفته، يقول ابن نجيم :الاحتجام غير مناف للصوم وهو مكروه للصائم . إذا كان يضعفه عن الصوم، أما إذا كان لا يضعفه فلا بأس به.

وذهب المالكية إلى أن المحتجم إما أن يكون ضعيف البدن لمرض أو خلقة .وفي كل إما أن يغلب على ظنه أن الاحتجام لا يضره، أو يشك أو يغلب على ظنه أنه إن احتجم لا يقوى على مواصلة الصوم.

فمن غلب على ظنه أنه لا يتضرر بالحجامة جاز له أن يحتجم .ومن غلب على ظنه أنه سيعجز عن مواصلة الصوم إذا هو احتجم حرم عليه .إلا إذا خشي على نفسه هلاكا أو شديد أذى بتركه، فيجب عليه أن يحتجم ويقضي إذا أفطر ولا كفارة عليه.

ومن شك في تأثير الحجامة على قدرته على مواصلة الصوم فإن كان قوي البنية جاز له، وإن كان ضعيف البدن كره له.

والفصادة مثل الحجامة فتكره للمريض دون الصحيح كما في الإرشاد.

وذهب الشافعية إلى أنه لا يفطر الصائم بالفصد أو الحجامة يقول الخطيب الشربيني :أما الفصد فلا خلاف فيه، وأما الحجامة فلأنه صلى الله عليه وسلم احتجم وهو صائم .وهو ناسخ لحديث :أفطر الحاجم والمحجوم.

وذهب الحنابلة إلى أن الحجامة تؤثر في الحاجم والمحجوم ويفطر كل منهما .يقول ابن قدامة : الحجامة يفطر بها الحاجم والمحجوم، وبه قال إسحاق وابن المنذر .ومحمد بن إسحاق بن خزيمة، وهو قول عطاء وعبد الرحمن بن مهدي .وكان الحسن ومسروق وابن سيرين لا يرون للصائم أن يحتجم .وكان جماعة من الصحابة يحتجمون ليلا في الصوم منهم ابن عمر وابن عباس وأبو موسى وأنس. واستدلوا بقوله صلى الله عليه وسلم أفطر الحاجم والمحجوم (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۷، ص۱۵، وص۱۶، مادة "حجامة")

أثر الفصد على الصوم:ذهب الحنفية إلى أن الفصد مكروه للصائم إذا كان يضعفه عن الصوم، أما إذا كان لا يخافه فلا بأس ومذهب المالكية قريب من الحنفية، إذ قالوا :تكره الفصادة للصائم إذا كان يجهل نفسه،

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

احرام کی حالت میں حجامہ وفصد کرانے کا حکم

حج یا عمرہ کے احرام کی حالت میں حجامہ وفصد کرانا حنفیہ کے نزدیک جائز ہے، بشرطیکہ جسم کے کسی حصہ کے بال کاٹنا لازم نہ آئے۔

اور مالکیہ کے نزدیک احرام کی حالت میں عذر کی وجہ سے حجامہ کرانا جائز ہے، اور اگر عذر کے بغیر کرائے، اور حجامہ کے لئے جسم کے کسی حصہ کے بال بھی کاٹے، تو حرام ہے، اور اگر بال نہ کاٹے تو مکروہ ہے۔

اور مالکیہ کے نزدیک احرام کی حالت میں ضرورت کی وجہ سے فصد کرانا جائز ہے، اور بلاضرورت مکروہ ہے۔

اور شافعیہ کے نزدیک احرام کی حالت میں حجامہ وفصد کرانا جائز ہے، بشرطیکہ بال نہ کاٹے، اور اس کی وجہ سے بال کٹائے، تو حرام ہے۔

اور حنابلہ کے نزدیک اگر بال نہ کٹائے، تو حجامہ کرانا جائز ہے، اور اگر بال کٹائے، اور بغیر عذر کے یہ عمل کرے، تو حرام ہے، اور عذر کی وجہ سے جائز ہے۔

اور حنابلہ کے نزدیک احرام کی حالت میں فصد کرانا جائز ہے، بشرطیکہ بال نہ کاٹے، اور بعض حنابلہ نے فصد کی خاطر بال کاٹنے کو جائز قرار دیا ہے۔ [1]

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

وأما من يعلم من نفسه السلامة فهي جائزة، وعكسه عكسه .

وصرح الشافعية بأنه يستحب للصائم أن يحترز عن الفصد، لأنه يضعفه .

وذهب جمهور الفقهاء إلى أنه لا فطر بالفصد، وفي قول عند الحنابلة يفطر المفصود دون الفاصد

(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۳۲، ص۱۴۸، مادة "فصد")

[1] تأثير الحجامة على الإحرام:

ذهب الحنفية إلى أن الحجامة لا تنافي الإحرام .قال ابن نجيم :ومما لا يكره له أيضا -أي للمحرم -الاكتحال بغير المطيب وأن يختتن ويفتصد .ويقلع ضرسه، ويجبر الكسر، ويحتجم ."فالحجامة إذا لم يترتب عليها قلع الشعر لا تكره للمحرم، أما إذا ترتب

﴿ بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں ﴾

حجامہ وفصد پر اُجرت ومعاوضہ کے لینے دینے کا حکم

اکثر فقہائے کرام کے نزدیک حجامہ یا فصد کرنے والے کو اپنے عمل ومحنت پر اجرت ومعاوضہ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

على ذلک قلع شعر، فإن حلق محاجمه واحتجم فيجب عليه دم.

ولا يضر تعصيب مكان الفصد :يقول ابن عابدين :(وإن لزم تعصيب اليد لما قدمناه من أن تعصيب غير الوجه والرأس إنما يكره له بغير عذر).

وذهب المالكية إلى أن الحجامة فى الإحرام :إن كانت لعذر فجواز الإقدام عليها ثابت قولا واحدا، وإن كانت لغير عذر حرمت إن لزم قلع الشعر .وكرهت إن لم يلزم منه ذلک، لأن الحجامة قد تضعفه قال مالک :لا يحتجم المحرم إلا من ضرورة .علق عليه الزرقانى أى يكره لأنه قد يؤدى إلى ضعفه كما كره صوم يوم عرفة للحاج مع أن الصوم أخف من الحجامة.

واستدلوا بما روى مالک فى الموطأ عن يحيى بن سعيد عن سليمان بن يسار أن رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجم وهو محرم فوق رأسه، وفى رواية الصحيحين وسط رأسه، وفى رواية علقها البخارى احتجم من شقيقة كانت به وللنسائى من وثء (وهو رض العظم بلا كسر) وهو يومئذ بلحى جمل ولأبى داود والحاكم والنسائى عن أنس على ظهر القدم من وجع كان به ولفظ الحاكم على ظهر القدمين :يقول الزرقانى :وهذا يدل على تعددها منه فى الإحرام .وعلى الحجامة فى الرأس وغيره للعذر .وهو إجماع، ولو أدت إلى قلع الشعر .لكن يفتدى إذا قلع الشعر.

وأما الفصد فيقول الزرقانى :وجاز فصد لحاجة وإلا كره إن لم يعصبه، فإن عصبه ولو لضرورة افتدى.وعند الشافعية قال النووى :إذا أراد المحرم الحجامة لغير حاجة فإن تضمنت قطع شعر فهى حرام لقطع الشعر وإن لم تتضمنه جازت .واستدل بما روى البخارى عن ابن بحينة رضى الله عنه قال :احتجم النبى صلى الله عليه وسلم وهو محرم بلحى جمل فى وسط رأسه.

واستدل بهذا الحديث على جواز الفصد، وبط الجرح، وقطع العرق، وقلع الضرس، وغير ذلک من وجوه التداوى إذا لم يكن فى ذلک ارتكاب ما نهى عنه المحرم من تناول الطيب، وقطع الشعر، ولا فدية عليه فى شىء من ذلک.

وذهب الحنابلة إلى جواز الاحتجام للمحرم إذا لم يقلع شعرا دون تفصيل، وإن اقتلع شعرا من رأسه أو من بدنه فإن كان لغير عذر حرم .وإن كان لعذر جاز.

ويجب على من اقتلع شعرا بسبب الحجامة فدية فى ثلاث شعرات مد عن كل واحدة .وإن كانت أربع شعرات فأكثر وجب عليه صيام ثلاثة أيام أو إطعام ثلاثة آصع أو ذبح شاة. والفصد مثل الحجامة فى الأحكام (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۷، ص۱۶، الیٰ ص۱۸، مادة "حجامة")

أثر الفصد على الإحرام: ذكر الحنفية الفصد ضمن مباحات الإحرام .وقال المالكية :جاز فصد لحاجة، وإلا كره فيما يظهر إن لم يعصبه، فإن عصبه ولو لضرورة افتدى.

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

لینا اور اس کو معاوضہ دینا جائز ہے، جبکہ بعض فقہاء اس سے منع کرتے ہیں۔ [1]

حجامہ وفصد سے نقصان ہونے پر تاوان کا حکم

اگر حجامہ یا فصد کرنے والے کے حجامہ یا فصد کے عمل سے مریض کا کوئی نقصان ہو جائے، مثلاً مریض کا کوئی عضو ناکارہ ہو جائے، اور حجامہ یا فصد کرنے والے نے یہ عمل مریض یا اس کے ولی وسرپرست کی اجازت سے کیا ہو، اور وہ ماہر وتجربہ کار شخص بھی ہو، نیز اس نے اپنی طرف سے ضرورت سے زائد اور تعدی وکوتاہی اور غفلت سے کام نہ لیا ہو، تو حجامہ کرنے والے پر کوئی تاوان وضمان لازم نہیں ہوتا۔

اور اگر مذکورہ شرائط کی خلاف ورزی لازم آئے، مثلاً حجامہ کرنے والا ماہر وتجربہ کار ڈاکٹر نہ ہو،

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ ويرى الشافعية أن للمحرم أن يفتصد ويحتجم ما لم يقطع شعرا .
وذهب الحنابلة إلى أنه يجوز للمحرم أن يفتصد ولا يقطع شعرا ، ويؤخذ من عبارات الحنابلة أن المحرم إذا احتاج فى الفصد إلى قطع شعر فله قطعه لما روى عبد الله بن بحينة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجم بلحى جمل من طريق مكة وهو محرم فى وسط رأسه ، ومن ضرورة ذلك قطع الشعر ، ولأنه يباح حلق الشعر لإزالة أذى القمل ، فكذلك هاهنا ، وعليه الفدية (الموسوعة الفقهية الكويتية ، ج ٣٢ ، ص ١٤٨ ، مادة "فصد")

[1] عن جابر بن عبد الله :أن النبى -صلى الله عليه وسلم -أمر أبا طيبة أن يأتيه مع غيبوبة الشمس، فأمره أن يضع المحاجم مع إفطار الصائم فحجمه، ثم سأله " :كم خراجك؟ ."فقال :صاعان .فوضع النبى -صلى الله عليه وسلم -عنه صاعا(موارد الظمآن الىٰ زوائد ابن حبان، رقم الحديث ٩٠٣)

فى حاشية موارد الظمآن:إسناده جيد.

ذهب جمهور الفقهاء (الحنفية والمالكية والشافعية والحنابلة فى قول) إلى جواز اتخاذ الحجامة حرفة وأخذ الأجرة عليها، واستدلوا بما روى ابن عباس قال :احتجم النبى صلى الله عليه وسلم وأعطى الحجام أجره ، ولو علمه حراما لم يعطه وفى لفظ لو علمه خبيثا لم يعطه .ولأنها منفعة مباحة فجاز الاستئجار عليها كالبناء والخياطة، ولأن بالناس حاجة إليها ولا نجد كل أحد متبرعا بها، فجاز الاستئجار عليها كالرضاع.

وذهب الحنابلة فى قول آخر نسبه القاضى إلى أحمد قال :لا يباح أجر الحجام، فإذا أعطى شيئا من غير عقد ولا شرط فله أخذه، ويصرفه فى علف دوابه ومؤنة صناعته، ولا يحل له أكله، واستدل لهذا القول بقول النبى صلى الله عليه وسلم :كسب الحجام خبيث (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ١٧ ، ص ١٨ ، مادة "حجامة")

یا اس نے تعدی وکوتاہی اور غفلت سے کام لیا ہو، تو اس پر تاوان وضمان لازم ہوتا ہے۔ [۱]

مسجد میں حجامہ یا فصد کرنا

حجامہ یا فصد کا عمل مسجد میں کرنا ممنوع ومکروہ ہے۔ [۲]

جانور کا حجامہ یا فصد کرنا

اگر کسی جانور کو بیماری لاحق ہونے یا جانور کے فائدہ ومنفعت کے لئے حجامہ یا فصد کی ضرورت ہو، تو اس کا حسبِ ضرورت حجامہ یا فصد کرنا جائز ہے۔ [۳]

---

[۱] ضمان الحجام:
الحجام لا يضمن إذا فعل ما أمر به وتوفر شرطان:
أ -أن يكون قد بلغ مستوى فى حذق صناعته يمكنه من مباشرتها بنجاح.
ب -أن لا يتجاوز ما ينبغى أن يفعل فى مثله .
وتفصيله فى تداو وتطبيب (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج١٧، ص١٨، مادة "حجامة")
تضمين الفاصد:
يشترط لعدم تضمين الفاصد ما تلف بعمله شروط، منها:
أ -أن يكون التداوى بالفصد من ماهر لئلا يكون ضرره أكثر من نفعه، ولذلك قالوا :إن عالج العالم بالطب المريض ومات من مرضه لا شيء عليه، بخلاف الجاهل أو المقصر، فإنه يضمن ما نشأ من فعله.
ب -أن يتم الفصد بإذن معتبر، بأن يكون من المفصود وهو مستقل، أو من ولى أو إمام، فأفضى ذلك إلى التلف.
ج -أن لا يتجاوز الفاصد الموضع المعتاد، أما إذا تجاوز الموضع المعتاد، فيجب الضمان (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٣٢، ص١٤٩، مادة "فصد")

[۲] الافتصاد فى المسجد: ذهب جمهور الفقهاء إلى أنه لا يجوز الفصد فى المسجد ولو فى إناء، ويرى الشافعية أنه إذا افتصد فى المسجد واحتجم، فإن كان فى غير إناء فحرام، وإن قطر دمه فى إناء فمكروه، والأولى تركه، وجزم البندنيجى فى كتاب تذهيب المذهب بأنه حرام أيضا.
وللتفصيل (ر :مسجد). (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٣٢، ص١٤٨، وص١٤٩، مادة "فصد")

[۳] فصد البهائم : يجوز فصد البهائم وكيها وكل علاج فيه منفعة لها (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٣٢، ص١٤٩، مادة "فصد")

حجامہ سے نکلنے والے خون کو دفن کرنے کا حکم

حجامہ سے نکلنے والے خون کو دفن کرنا ضروری نہیں، اگرچہ بہت سے حضرات کے نزدیک دفن کر دینا بہتر ہے، بشرطیکہ بآسانی ممکن ہو۔ [۱]

ایک حدیث میں حجامہ کرانے کے بعد حجامہ کے خون کو دفن کرنے کا حکم آیا ہے۔ [۲]

جس کی سند کو بعض اہلِ علم حضرات نے ضعیف اور بعض نے شدید ضعیف قرار دیا ہے۔ [۳]

---

[۱] دفن الشعر والأظافر والدم: صرح جمهور الفقهاء بأنه يستحب أن يدفن ما يزيله الشخص من ظفر وشعر ودم؛ لما روى عن ميل بنت مشرح الأشعرية، قالت :رأيت أبى يقلم أظفاره، ويدفنه ويقول :رأيت النبى صلى الله عليه وسلم يفعل ذلكوعن ابن جريج عن النبى صلى الله عليه وسلم قال :كان يعجبه دفن الدم. وقال أحمد :كان ابن عمر يفعله .وكذلك تدفن العلقة والمضغة التى تلقيها المرأة (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۲۱ص ۲۱، مادة "دفن")

[۲] عن هياج بن بسطام، عن عنبسة بن عبد الرحمن بن سعيد بن العاص، عن محمد بن زاذان، عن أم سعد، امرأة زيد بن ثابت، قالت :سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمر بدفن الدم إذا احتجم. لا يروى هذا الحديث عن أم سعد إلا بهذا الإسناد، تفرد به :عنبسة (المعجم الأوسط للطبرانى، رقم الحديث ۸۸۲)

[۳] قال الهيثمى: رواه الطبرانى فى الأوسط، وفيه هياج بن بسطام، وهو ضعيف. (مجمع الزوائد، رقم الحديث ۸۳۴۱، باب دفن الدم)

وقال الالبانى:(كان يأمر بدفن الدم إذا احتجم). موضوع.

أخرجه الطبرانى فى "المعجم الأوسط (۱/۵۰/۲/۸۶۹)، وابن منده -كما فى "الإصابة - "من طريق عنبسة بن عبد الرحمن بن سعيد بن العاص عن محمد بن زاذان عن أم سعد امرأة !)) زيد بن ثابت قالت ... :فذكره. وقال الطبرانى":لا يروى عن أم سعد إلا بهذا الإسناد، تفرد به عنبسة ."

قلت :وهو متهم بالوضع -كما تقدم فى الحديث الذى قبله-، وقد تقدمت له بعض الأحاديث الموضوعة، فانظر إن شئت الأرقام ۴۳۵، و۵۱۸، و۶۶۴، و۸۳۷، و ۸۶۱، وهذا الأخير من روايته عن محمد بن زاذان هذا عن أم سعد هذه عن زيد ابن ثابت!

ومحمد بن زاذان :متروك -كما تقدم أيضاً آنفاً-، وأزيد هنا فأقول : قال ابن عبد البر فى ترجمة أم سعد بنت زيد بن ثابت الأنصارى هذه : "روى عنها محمد بن زاذان، يقال إنه لم يسمع منها، وبينهما عبد الله بن خارجة .لها عن النبى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أحاديث، منها أنه أمر بدفن الدم إذا احتجم ." قال الحافظ عقبه: "قلت :وصله ابن ماجه والحسن بن سفيان وأبو يعلى وابن منده وغيرهم."قلت :وهذا وهم من الحافظ رحمه الله، فإن ابن ماجه لم يرو لها -هذا الحديث-

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

حجامہ یا فصد سے نکلنے والے خون کی خرید وفروخت

حجامہ یا فصد کے ذریعہ جسم سے نکلنے والے خون کی خرید وفروخت کرنا جائز نہیں، البتہ اگر کسی کو قیمت ومعاوضہ کے بغیر دے دیا جائے، جس کو وہ شرعی حدود میں رہتے ہوئے کسی کام میں (مثلاً کسی خارجی دوا یا کھاد وغیرہ کے لئے) استعمال کرے، یا کسی ضرورت مند مریض کے جسم میں منتقل کیا جائے، تو اس کی گنجائش ہے۔ [1]

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

ولا غيره سوى حديث واحد في فضل الخل، وأنه كان إدام الأنبياء ، من هذه الطريق، وقد خرجته في "الصحيحة "تحت حديث : "نعم الإدام الخل ."رقم ۲۲۲۰ . وقد ساق الحافظ عدة أحاديث أخرى من هذا الوجه من رواية ابن منده أيضاً وختمها بقوله : "وعنبسة بن عبد الرحمن من المتروكين ."قلت :وغفل عنه الهيثمي، فأعله بمن دونه فقال ۵/۹۴: "رواه الطبراني في "الأوسط"، وفيه هياج بن بسطام، وهو ضعيف ."قلت :وهذا إعلال قاصر، لأمرين: الأول :أنه لم يتفرد به -كما أشار إلى ذلك الطبراني فيما نقلته آنفاً عنه -،وقد رواه ابن منده من غير طريقه - كما أشرت إلى ذلك في التخريج -، وعلقه ابن الأثير في "أسد الغابة ۲۳۸/٦ من وجه ثالث عن عنبسة .والآخر :أن عنبسة شر بكثير من هياج بن بسطام، فإن هذا قد وثق، وقال الحافظ في "التقريب":"ضعيف ... "فأين هذا من قوله المتقدم في عنبسة :أنه من المتروكين؟ ونحوه محمد بن زاذان -كما تقدم أيضاً -.

وقد روى في دفن الدم مطلقاً حديث آخر، ولكن لا يعرف له إسناد، وقد سبق ذكره تحت الحديث المتقدم ۲۳۵۷ .ولعنبسة هذا بإسناده المذكور حديث آخر في وضع القلم على الأذن، تقدم برقم ۸٦۵، إلا أنه قال : "عن أم سعد عن زيد بن ثابت (سلسلة الاحاديث الضعيفة، رقم الحديث ٦۳۲۷)

[1] وكذلك بيع الدم المسفوح أو حبة من الحنطة وشراء شيء بهما باطل؛ لأنهما ليسا بمال(درر الحكام في شرح مجلة الاحكام، ج ۱ ص ۱۸۴، المادة" ۲۱۰ "بيع ما لا يعد مالا بين الناس)

ويحرم ولا ينعقد بيع الدم المسفوح، لقوله تعالى :(أو دما مسفوحا) والتقييد بالمسفوحية مخرج ما سواه، فإنه يجوز بيعه، كالكبد والطحال، وقد استثنيا من تحريم الدم، بحديث (أحلت لنا ميتتان ودمان) " . . . الآنف الذكر، ولا خلاف في ذلك، وصرح ابن المنذر والشوكاني بإجماع أهل العلم على تحريم بيعه.

وعلة تحريم بيع الميتة والدم ونحوهما عند الحنفية انتفاء المالية، وعند الآخرين نجاسة العين.

﴿ بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں ﴾

انتباہ: اس فصل میں حجامہ کے شرعی احکام ذکر کئے گئے ہیں۔
جہاں تک حجامہ کے طبی احکام یا طبی ہدایات وآداب کا تعلق ہے، تو ان کا ذکر آگے آتا ہے۔
جبکہ کچھ ہدایات وآداب کا ذکر پہلے احادیث وروایات کے ضمن میں بھی بیان کیا جا چکا ہے۔

وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ.

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

ومن صور انتفاء المالية فى محل العقد :بيع الحر .وكذلك البيع به، بجعله ثمنا، بإدخال الباء عليه (كأن يقول :بعتك هذا البيت بهذا الغلام، وهو حر) لأن حقيقة البيع :مبادلة مال بمال .ولم يوجد هنا، لأنه ليس بمال.

وفى الوعيد الشديد على تحريم هذا البيع، ورد حديث :(ثلاثة أنا خصمهم يوم القيامة، ومن كنت خصمه خصمته .رجل أعطى بى ثم غدر، ورجل باع حرا فأكل ثمنه، ورجل استأجر أجيرا، فاستوفى منه ولم يعطه أجره) (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۹ ص ۱۴۷، ۱۴۸، مادة"بيع" بيع منهى عنه)

ولا يجوز بيع الدم (الكافى فى فقه ابنِ حنبل، ج ۲ ص ۹، كتاب البيوع، باب ما يجوز بيعه وما لا يجوز)

(فصل نمبر۹)

حجامہ کا طریقہ اور متعلقہ ہدایات وآداب

حجامہ کسی ماہر وتجربہ کار معالج سے کرایا جائے

حجامہ، کیونکہ مختلف بیماریوں سے شفایابی کے عمدہ علاج کا طریقہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک نازک علاج بھی ہے، جس میں کوتاہی سے بعض اوقات فائدہ کے بجائے نقصان بھی ہوجاتا ہے، اس لئے حجامہ کسی ماہر ومستند معالج اور تجربہ کار شخص سے ہی کرانا چاہئے۔

حجامہ بذاتِ خود ایک غیر مضر طریقۂ علاج ہے، چنانچہ ماہرِ حجامہ جناب ڈاکٹر امجد احسن علی صاحب لکھتے ہیں کہ:

> الحمدللہ! بغیر کسی مضرات (Side Effects) کے ہم نے پچھلے دس سالوں میں ہزاروں مریضوں کو حجامہ لگائے ہیں (الحجامہ، مقدمہ، صفحہ۳)

لیکن اگر حجامہ کرنے والا اناڑی اور ناتجربہ کار ہو، تو پھر حجامہ کے نتیجہ میں کوئی صحت کا نقصان ظاہر ہونے پر وہ حجامہ کرنے والے کی کوتاہی ہوتی ہے۔

چنانچہ ڈاکٹر شایان احمد صاحب (کراچی) جو International Cupping Society برطانیہ کے ممبر ہیں، وہ لکھتے ہیں کہ:

> جسمانی امراض کے لئے حجامہ بھی دیگر علاجوں کی طرح ایک علاجِ نبوی ہے، جس میں معالج کو مکمل مہارت کے ساتھ ساتھ غذائے نبوی اور دوائے نبوی کی معلومات ہونی چاہئے، انگلینڈ میں پاکستان کی طرح حجامہ بہت عام ہوتا جارہا ہے، لیکن صرف کوالیفائیڈ ڈاکٹرز کو حجامہ کرنے کا اختیار ہے، جب کہ ہمارے ہاں چوکیدار اور ڈرائیور قسم کے لوگ بھی حجامہ کر کے نوٹ چھاپ رہے ہیں، اس لئے

حجامہ کرانے سے قبل تسلی ضرور کرلی جائے کہ ڈاکٹر قابل ہو، اور حفظانِ صحت کے تمام اصول وہاں لاگو ہوں، اگر حجامہ، حفظانِ صحت کے اصولوں کے مطابق کروایا جائے تو کوئی مضر اثرات مرتب نہیں ہوتے (ماہنامہ ''الفاروق''، کراچی، صفحہ ۵۹، صفر ۱۴۳۵ھ، دسمبر 2013ء)

حجامہ کس مقام پر کیا جائے؟

ہر قسم کی بیماری کے لئے شریعت کی طرف سے حجامہ کا کوئی مخصوص مقام مقرر نہیں کیا گیا، جس کی پابندی ہر ایک کے لئے ضروری ہو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جسم کے مختلف حصوں پر حسبِ ضرورت حجامہ کرایا ہے، اور حجامہ عام طور پر جسم کے ان حصوں پر کیا جاتا ہے، جہاں درد وغیرہ کی شکایت ہو، مثلاً اگر کسی کے سر میں درد ہے، تو اس کے سر میں حجامہ کیا جاتا ہے، اور اگر گھٹنوں میں درد ہے، تو گھٹنوں پر حجامہ کیا جاتا ہے، اور اگر پاؤں میں درد ہے، تو پاؤں پر حجامہ کیا جاتا ہے، وغیرہ وغیرہ۔

البتہ بہت سی بیماریوں کے لئے ماہرینِ فن نے مختلف مقامات پر حجامہ کی افادیت کی نشاندہی کی ہے، جس کو تجویز کرنا حجامہ کا ماہر وتجربہ کار ڈاکٹر ہی کا کام ہے۔

حجامہ کے لئے درکار اشیاء

حجامہ کا عمل انجام دینے کے لئے جو اشیاء درکار ہوتی ہیں، ان کی تفصیل درجِ ذیل ہے۔

(۱)...... نئے دستانے، جو ڈاکٹر حضرات مریض کے جسم کو چیک کرنے یا آپریشن وغیرہ کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

(۲)......خون وغیرہ صاف کے لئے روئی یا ٹشو پیپر۔

(۳)......کٹ لگانے کے لئے صاف ستھرا نیا اور اچھا بلیڈ۔

(۴)...... بدن کے حصہ پر خون جذب کرنے کے لئے مخصوص صاف ستھرا

گلاس، جو دوسرے مریض کے لئے استعمال نہ کیا گیا ہو (ماخوذ ''الحجامہ'' صفحہ ۵۸، بتغیر)

ملحوظ رہے کہ کئی احادیث میں حجامہ کے لئے چیرا لگانے کے الفاظ آئے ہیں، جن کے پیشِ نظر راجح یہی ہے کہ حجامہ کا اصل طریقہ وہ ہے، جس میں جلد پر چیرا یا کٹ لگایا جائے، اور اس کے علاوہ آج کل جو دوسرے طریقے حجامہ کے عنوان سے رائج ہیں، جن میں جلد پر چیرا نہیں لگایا جاتا، مثلاً خشک حجامہ (Dry Cupping) ان سے مسنون حجامہ کے اصل مقاصد وفوائد حاصل نہیں ہوتے، جس کا ذکر احادیث کے ضمن میں پہلے گزر چکا ہے۔ [۱]

حجامہ لگانے کا طریقہ اور متعلقہ ہدایات

حجامہ لگانے کا طریقہ اور متعلقہ ہدایات وآداب، جو اہلِ علم، اطباء وماہرین نے بیان فرمائے ہیں، وہ ذیل میں ذکر کئے جاتے ہیں۔

(۱)...... حجامہ کے وقت آیۃ الکرسی پڑھنا مستحب ہے، جس کا حدیث میں ذکر آیا ہے کہ اس کے پڑھنے کی برکت سے حجامہ سے فائدہ ہوتا ہے۔ [۲]

---

[۱] چنانچہ ماہرِ حجامہ جناب ڈاکٹر امجد احسن علی صاحب لکھتے ہیں کہ:

Dry Cupping (خشک پچھنا) وہ ہے، جن کے اندر چیرا نہیں لگایا جاتا ہے، ہمارا تجربہ یہ ہے کہ یہ زیادہ مفید نہیں ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ شفاء کاٹنے والے بلیڈ کی دھار میں ہے (الحجامہ، صفحہ ۶۲)

(وعن ابن عباس -رضى الله تعالى عنهما -قال :قال رسول الله -صلى الله عليه وسلم :الشفاء فى ثلاث) : أى فى إحدى ثلاث (فى شرطة محجم) : بكسر الميم وفتح الجيم وهى الآلة التى يجتمع فيها دم الحجامة عند المص، ويراد به هنا الحديدة التى يشرط بها موضع الحجامة والشرطة فعلة من شرط الحاجم يشرط إذا نزع، وهو الضرب على موضع الحجامة ليخرج الدم منه، كذا ذكره الطيبى، وحاصله أن الشرطة كضربة ضرب بالشرط على موضع الحجامة فهو فعلة من الشرط وهو الشق، وقيل :الشرطة ما يشرط به، والمحجم بكسر الميم قارورة الحجام التى يمص بها، والمحجم بالفتح موضع الحجامة، وسيأتى أحاديث فى فصل الحجامة، ومن جملتها وصية الملائكة(مرقاة المفاتيح، ج۷ص ۲۸۶۱، كتاب الطب والرقى)

[۲] ويستحب أن يقرأ عند الحجامة آية الكرسى قاله النووى فى شرح المهذب وقاله فى الأذكار قال النبى صلى الله عليه وسلم من قرأ آية الكرسى عند الحجامة كانت منفعة حجامته (نزهة المجالس ومنتخب النفائس لعبد الرحمن بن عبد السلام الصفورى، ص ۱۳۴ وص ۱۳۵، كتاب العقائد، باب فى فضل الجمعة ويومها وليلتها وكرمها)

(۲)...... حجامہ کرنے سے پہلے مریض کو کسی تخت یا فرش وغیرہ پر آرام سے لٹادیں، یا کسی چیز پر سہارا دے کر بٹھادیں۔

حجامہ کرتے وقت مریض کو کھڑا نہ کیا جائے، اور نہ ہی ایسے سٹول وغیرہ پر بٹھایا جائے، جس میں مریض کو کوئی سہارا حاصل نہ ہو، کیونکہ بعض اوقات مریض کو حجامہ کے دوران غشی آنے اوراس کے نتیجہ میں گرنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

اور جس حصہ پر حجامہ کرنا ہے، اس حصہ سے کپڑا ہٹادیں۔

(۳)...... حجامہ کرنے والے کو چاہیئے کہ اپنے ہاتھوں پر مخصوص، صاف ستھرے اور نئے دستانے چڑھالے۔

(۴)...... جس حصہ پر حجامہ کرنا ہے، اس مقام کو اچھی طرح صاف اور میل کچیل وغیرہ دُور کرلیں، اور اگر وہاں غیر معمولی بال ہوں، جن کی وجہ سے مخصوص گلاس یا پمپ کا اس حصہ پر چپکنا دشوار ہو، تو اس مقام سے بال کاٹ دیں۔

اگر بسہولت ممکن ہو، تو اس حصہ پر مخصوص کریم (5% Xylocaine) لگادیں، تاکہ بعد میں چیرے یا کٹ وغیرہ کی تکلیف محسوس نہ ہو۔

(۵)...... مخصوص گلاس یا کپ کو حجامہ کئے جانے والی جگہ پر رکھ کر ہاتھ سے دبائیں، اور مخصوص پمپ وغیرہ استعمال کریں، تاکہ اندر کی آکسیجن ختم ہونے اور باہر کی ہوا کے دباؤ کی وجہ سے گلاس یا کپ جلد پر چپک کر کھال کو اپنی طرف کھینچے، اور اردگرد کا خون جذب ہوکر وہاں جمع ہوجائے۔

(۶)...... گلاس کو اسی طرح چار، پانچ منٹ چپکا رہنے دیں، اور پھر انگلی کی مدد سے اسے الگ کردیں۔

(۷)...... پھر اس کے بعد جلد کے اُبھرے ہوئے حصہ پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے بلیڈ سے ہلکے ہلکے چیرے یا کٹ لگادیں، لیکن یہ چیرے یا کٹ نسوں اور

رگوں کے قریب نہ لگائیں۔

(۸)...... جب بلیڈ کو اس کے غلاف سے نکالیں، تو اس کی دھار کو ہاتھ نہ لگے، اس معاملہ میں مکمل احتیاط سے کام لیں۔

(۹)...... اس کے بعد ایک اور مرتبہ پھر اسی گلاس کو اس مخصوص کٹ لگی ہوئی جگہ پر چپکانے کے عمل کو دہرائیں، اور پمپ وغیرہ سے اس کو کھینچیں، تاکہ خون رِس رِس کر اس گلاس میں جمع ہونے لگے، اور چار، پانچ منٹ تک اسی طرح گلاس کو لگا رہنے دیں، یہاں تک کہ اس کے اندر خون جمع ہو کر جمنے لگے، پھر گلاس کو احتیاط کے ساتھ الگ کر دیں۔

(۱۰)...... حجامہ سے فارغ ہونے کے بعد متاثرہ مقام پر اصلی شہد یا دیسی مہندی یا پائیوڈین وغیرہ لگا دینی چاہئے، تاکہ چیروں اور کٹ کا اثر جلد ختم ہو جائے۔ [۱]

(۱۱)...... بہتر ہے کہ حجامہ انہی دنوں میں لگایا جائے، جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلائے ہیں، یعنی چاند کی ۱۷، ۱۹، اور ۲۱ تاریخ کو، تاہم ضرورت کے تحت کسی اور دن بھی لگایا جا سکتا ہے۔

(۱۲)...... کھانے پینے کے بعد فوراً حجامہ سے پرہیز کیا جائے، اگر مریض نے کچھ کھایا پیا ہو، تو اس کے کچھ وقت گزرنے کے بعد حجامہ کرنا چاہئے۔

(۱۳)...... حجامہ کا عمل مکمل ہو جانے کے بعد دستانے، ریزر بلیڈ اور گلاس وغیرہ کو احتیاط کے ساتھ ضائع کر دیں، اور انہیں دوبارہ استعمال نہ کریں۔

---

[۱] بعض احادیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زخم پر یا کانٹا چبھنے کے بعد اس جگہ مہندی لگانے کا ذکر ہے، اور شہد میں شفاء ہونے کی کئی احادیث ہیں۔

حدثتني مولاى عبيد الله حدثتني جدتي سلمى أم رافع، مولاة رسول الله -صلى الله عليه وسلم -، قالت :كان لا يصيب النبي -صلى الله عليه وسلم -قرحة ولا شوكة إلا وضع عليه الحناء (سنن ابنِ ماجه، رقم الحديث ۳۵۰۲، باب الحناء)

في حاشية ابنِ ماجه: إسناده محتمل للتحسين.

اوراس چیز کا خاص اہتمام کیا جائے کہ بلیڈ، دستانے، ٹشو پیپر اور گلاس وغیرہ جو کسی اور مریض کے لئے استعمال کیا جاچکا ہے، اس کو کسی دوسرے فرد پر استعمال نہ کیا جائے، کیونکہ ایسا کرنے سے ہیپاٹائٹس B اور C اور ایڈز وغیرہ جیسی بیماریوں کا خطرہ ہوتا ہے، حجامہ لگانے کے لئے کئی قسم کے ناقص آلات بازاروں میں دستیاب ہیں، ایسے آلات بہت خطرناک ہیں، لہٰذا انہیں استعمال کرنے سے قطعی طور پر گریز کیا جائے (ماخوذ ''الحجامہ'' صفحہ ۵۸ تا ۶۰ بتغیر واضافہ)

ماہرِ حجامہ ڈاکٹر امجد احسن علی صاحب MBBS (KAR), MRCP (UK) جنہوں نے ''الحجامہ'' کے نام سے اس موضوع پر ایک کتاب تحریر کی ہے، وہ حجامہ سے متعلق ہدایات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

(۱)...... کمزور اور بہت زیادہ دبلے افراد حجامہ نہ لگوائیں۔

(۲)...... معمر افراد جو کہ بہت کمزور ہیں، اس وقت تک حجامہ نہ لگوائیں، جب تک اشد ضرورت نہ ہو۔

(۳)...... پانی کی کمی کا شکار (Dehydration) بچوں کو حجامہ نہ لگوائیں۔

(۴)...... جگر کے شدید امراض میں مبتلا اشخاص کو حجامہ نہ لگوائیں۔

(۵)...... اسقاط کی مریضہ حجامہ نہ لگوائے۔

(۶)...... غسل کے فوری بعد حجامہ نہ لگوائیں۔

(۷)...... قے ہوجانے کے فوری بعد حجامہ نہ لگوائیں۔

(۸)...... گردے کی صفائی کروانے والے مریض حجامہ کسی طبیب کے مشورہ سے لگوائیں۔

(۹)...... دل کا (Valve) تبدیل کروانے والے حضرات حجامہ نہ لگوائیں، البتہ کسی ماہر کی نگرانی میں ایسا کرسکتے ہیں۔

(۱۰)...... حجامہ لگوانے کے فوری بعد (ایک گھنٹے تک) کچھ کھانے سے احتراز کریں۔

(۱۱)...... گھٹنے پر سوجن ہونے کی صورت میں حجامہ اس کے اوپر نہیں، بلکہ ہٹا کر لگانا چاہیئے۔

(۱۲)...... پیر کی رگیں سوجی ہوں، تو حجامہ اس حصہ سے دور لگائیں، اور بہت زیادہ احتیاط کریں۔

(۱۳)...... (Hemophilia) اور خون کی بیماریوں میں جن میں خون رکتا نہیں، چیرا لگا کر حجامہ نہیں لگانا چاہیئے (اس فن کے ماہرین اس کا علاج کر سکتے ہیں)

(۱۴)...... کم فشار (Low Blood Pressure) کے مریضوں کی صورت میں کمر کے قریب ریڑھ کی ہڈیوں کے قریب حجامہ نہیں لگوانا چاہیئے، حجامہ وقفہ وقفہ سے لگانا چاہیئے، ایک ہی وقت میں ایک یا دو سے زیادہ حجامہ نہیں لگانا چاہیئے۔

(۱۵)...... خون کی کمی کے مریضوں کے ایک کے بعد دوسرا حجامہ لگاتے وقت، ان کی جسمانی کیفیت اور قوتِ برداشت کو مدِ نظر رکھنا چاہیئے، بے ہوشی کی حالت میں حجامہ کے تمام آلات ہٹا لیں، اور مریض کو میٹھا مشروب پلائیں۔

(۱۶)...... کسی نئے مریض کو حجامہ لگانے سے پہلے اسے نفسیاتی طور پر تیار کر لینا چاہیئے، ایسا کرنے کے لئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ اسے کسی دوسرے مریض کو حجامہ لگتے دکھائیں، اور حجامہ کے فوائد پر روشنی ڈالیں۔

(۱۷)...... حاملہ عورت کو ابتدائی تین مہینوں میں حجامہ نہیں لگانا چاہیئے۔

(۱۸)...... حجامہ لگانے سے قبل مریض سے اس کی مندرجہ ذیل بیماریوں کے

بارے میں تحقیق کرلیں، ذیابیطس، دل کے امراض، جگر کے امراض، سرطان، رباط کی ٹوٹ پھوٹ (Ligament Ruptur) اور گھٹنوں کا ورم۔

(۱۹)...... عورت کے لئے حجامہ لگانے والا محرم ہو یا پھر کوئی اور عورت حجامہ لگائے، بصورتِ مجبوری مرد بھی لگا سکتا ہے۔

(۲۰)...... خون کا عطیہ دینے والے کو فوراً حجامہ نہیں لگانا چاہئے، بلکہ دو تین دن بعد لگائیں۔

(۲۱)...... نشہ آور ادویات کھانے والے کو حجامہ نہیں لگانا چاہئے، جب تک وہ ان کا استعمال ترک نہ کردے، اسی طرح خوف زدہ شخص کو بھی حجامہ نہ لگائیں، جب تک کہ وہ پرسکون نہ ہو جائے۔

(۲۲)...... اگر کسی مریض نے دل میں (Pace Maker) لگوا رکھا ہے، تو اس کے دل پر حجامہ نہ لگائیں۔

(۲۳)...... خون کو پتلا کرنے والی ادویات (Asprin,Clopidogret,Wafarin) استعمال کرنے والے مریض کو حجامہ نہ لگوائیں، جب تک ان ادویات کو چھوڑ نہ دیں، اور خون اپنی اصل حالت میں نہ آجائے۔

(۲۴)...... (Diabetes) کے مریض کو جب حجامہ لگانا ہو، تو اس صبح اس کی شکر (شوگر) ٹیسٹ کرلیں، شوگر تقریباً 100mg ہونی چاہئے، اور چیرے بالکل ہلکے لگائیں (''الحجامہ''، صفحہ ۶۰، ۶۱، مطبوعہ: گابا سنز، کراچی)

حجامہ کتنی مرتبہ لگایا جائے؟

حجامہ کے لئے شریعت کی طرف سے ایک یا زیادہ مرتبہ کی تعداد مقرر نہیں کی گئی، بلکہ اس کا دار ومدار ضرورت اور مرض کی نوعیت پر ہے، بعض اوقات ایک مرتبہ کے حجامہ سے شکایت رفع

ہوجاتی ہے، اور بعض اوقات ایک سے زیادہ مرتبہ حجامہ کی ضرورت پیش آتی ہے، بعض ماہرین نے فرمایا کہ عام حالات میں سال کے اندر ایک دو مرتبہ حجامہ مناسب ہے، اور ضرورت پڑنے پر اس سے زیادہ مرتبہ بھی لگانے میں حرج نہیں، اور ضرورت کے وقت ایک سے دوسرے حجامہ کے دوران دو ہفتے یا مہینہ بھر یا پھر اس سے زیادہ کا وقفہ رکھا جاتا ہے، جس کی تعیین وتجویز مریض کی نوعیت کو دیکھ کر ماہر طبیب ہی کر سکتا ہے، جسے حجامہ کا تجربہ اور اس کی مہارت ہو۔

ڈاکٹر شایان احمد صاحب (کراچی) جو International Cupping Society برطانیہ کے ممبر ہیں لکھتے ہیں کہ:

ایک عرصہ کے تجربات کی روشنی میں دردوں میں حجامہ کے ذریعے علاج کرانے والے مریضوں کو چند باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

(۱)......فوری درد یعنی Acate Pain کے کیسز (Cases) میں تین سے چار دفعہ اور پرانے دردوں یعنی Chronic Pain میں سات سے بارہ دفعہ میں عمومی طور پر مکمل شفا ہوجاتی ہے۔

(۲)...... حجامہ سے دو دن قبل تمام درد کم کرنے والی گولیوں کا استعمال ترک کردیں۔

(۳)......کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ پہلے حجامہ کے بعد درد بجائے کم ہونے کے بڑھ جاتا ہے، اس میں پریشان نہ ہوں، بلکہ مستقل مزاجی سے حجامہ کرواتے رہیں۔

(۴)...... پرانے دردوں میں شروع کے ایک دو Sessions میں درد بالکل غائب ہوجاتا ہے، جس سے مریض یہ تصور کرلیتا ہے کہ اب وہ بالکل ٹھیک ہوگیا، لیکن چند دن بعد وہ درد، دوبارہ عود کر آتا ہے، جس سے مریض مایوس ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بعد طبیب پر بھروسہ کرتے ہوئے پابندی سے حجامہ کرواتے

رہیے، ان شاء اللہ شفائے کاملہ نصیب ہوگی۔

(۵)...... حجامہ سے درد کا مادہ نکل جاتا ہے، لیکن دوبارہ وہ نہ بنے، اس کے لئے بتائے ہوئے پرہیز پر سختی سے عمل کرنا ضروری ہے، حق تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے ان اصولوں کو سامنے رکھتے ہوئے، یہ سنت علاج کروایا جائے، تو ان شاء اللہ یقینی شفا کے ساتھ ساتھ ثواب بھی حاصل ہوگا (ماہنامہ ''الفاروق''، کراچی، صفحہ ۶۰، صفر ۱۴۳۵ھ، دسمبر 2013ء)

معلوم ہوا کہ بعض اوقات حجامہ کا عمل ایک سے زیادہ اور کئی کئی مرتبہ کرانے کی ضرورت پیش آتی ہے، جس کی تجویز تجربہ کار ماہر کیا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ، عاجلہ اور مستمرہ نصیب فرمائے، اور جسمانی وروحانی ہر قسم کے امراض اور بیماریوں سے حفاظت فرمائے، اور طبِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت اور اس کا صحیح طریقہ سمجھ کر اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور مسلمانوں کو میڈیکل سائنس کے میدان میں شرعی وفنی مہارت کے ساتھ ان امور کو اختیار کرنے کی توفیق بخشے، اور اس سلسلہ میں سرزد ہونے والی کوتاہیوں اور غفلتوں سے نجات عطا فرمائے۔ آمین، ثم آمین۔

فقط

وَاللّٰہُ سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعۡلَمُ وَعِلۡمُہٗ اَتَمُّ وَاَحۡکَمُ.

محمد رضوان

مؤرخہ ۲۱/ صفر المظفر / ۱۴۳۵ھ بمطابق 25 / دسمبر / 2013ء بروز بدھ

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

(خاتمہ)

مختلف امراض میں حجامہ کے مقامات وتعداد

ماہرِ حجامہ جناب ڈاکٹر امجد احسن علی صاحب نے اپنی کتاب ''الحجامۃ'' میں جسم کے مختلف امراض اور بیماریوں کے لئے حجامہ کی تعداد اور مقامات کی تصویری شکلوں میں نشاندہی کی ہے، ذیل میں اختصار کے پیشِ نظر تصویری نشاندہی کے بجائے ان کی بیان کردہ تفصیل کے مطابق مختلف امراض و بیماریوں کے لئے حجامہ کی تعداد اور مقامات کی اجمالی نشاندہی نقل کی جاتی ہے۔

اَمراضِ قلب Cardiovascular System Disorders

☜...... دل کے عمومی اَمراض CARDIOV ASCULAR DISORDERS میں کمر اور سینہ اور ہاتھوں کے مختلف حصوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ...... ان امراض کے لئے سات سے آٹھ مرتبہ حجامہ کرنا چاہیے، ہر دو حجامتوں میں ایک سے دو ہفتے یا ایک ماہ کا وقفہ رکھیں، یا طبیب کے مشورہ پر عمل کریں (الحجامۃ، صفحہ ۶۴)

☜...... ہائی بلڈ پریشر HYPERTENSION AND HYPERTENSIVE CRISIS کے مرض میں سر کے اوپر اور پیشانی پر اور گدی پر اور کمر پر اور ہاتھ پر اور گھٹنوں پر اور پاؤں کے مختلف حصوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ...... اس مرض میں آٹھ یا دس مرتبہ حجامہ کرنا چاہیے، ہر دو حجامتوں کا درمیانی وقفہ دو ہفتے یا ایک ماہ کا رکھیں، یا طبیب کے مشورہ پر عمل کریں (الحجامۃ، صفحہ ۶۵)

☜...... بلڈ پریشر کا کم ہو جانا HYPOTENSION اس مرض کے لئے کمر کے بالائی حصہ پر درمیان میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... سینے میں درد CHEST PAIN کی بیماری کے لئے کمر اور سینہ اور شانہ اور گھٹنے اور ہاتھ کے مختلف حصوں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... کولیسٹرول کا بڑھ جانا HYPER CHOLESTEROLEMIA اس مرض کے لئے کمر کے بالائی حصوں پر اور گھٹنوں کے پچھلے حصوں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... دورانِ خون میں کمی DISORDERS OF BLOOD CIRCULATION اس مرض کے لئے کمر کے بالائی اور زیرین حصوں میں اور کہنیوں کے اندرونی حصوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... پاؤں کی رگوں کا پھول جانا VARICOSE VEINS اس مرض کے لئے کمر کے بالائی اور زیریں حصوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ...... ایسے مریض کو تین سے سات مرتبہ حجامہ کرانا چاہئے، خیال رہے کہ رگوں کے اوپر نہ لگایا جائے، بلکہ دائیں اور بائیں حجامہ لگوائیں (الحجامۃ، صفحہ ۷۰)

اعصابی امراض Neuroligic Disorders

☜ ...... دورے اور مرگی SEIZURES AND EPILEPSY کے مرض میں سر کے بالائی حصہ میں اور پچھلے حصوں میں اور پیشانی پر اور ٹھوڑی پر اور کمر کے مختلف حصوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... فالج HEMIPLEGIA کے مرض میں پیشانی پر اور سر کے اوپر اور سر کے پچھلے حصہ میں گدی کے دونوں طرف اور جسم کے فالج زدہ حصہ والی سائیڈ پر ہاتھ اور ٹانگ کے مختلف حصوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... دونوں ٹانگوں میں فالج PARAPLEGIA کے مرض میں سر کے بالائی حصہ پر اور کمر کے بالائی حصہ پر اور ٹانگوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ...... اس مرض میں ریڑھ کی ہڈی کے اس مقام پر حجامہ کرنا چاہئے، جہاں حرام مغز پر نقص آیا ہے (الحجامۃ، صفحہ ۷۳)

☜ ...... دونوں بازوؤں اور دونوں ٹانگوں میں فالج QUADREPLEGIA کے مرض میں سر کے بالائی حصہ پر اور سر کے پچھلے اور دونوں طرف کے حصوں میں اور کمر کے بالائی حصہ میں اور کمر کے نچلے حصوں میں سُرین کے قریب حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... شقیقہ MIGRAINE کے مرض میں سر کے اوپر اور سر کے پچھلے حصوں میں اور پیشانی کے دونوں طرف اور ٹھوڑی پر اور کمر کے بالائی حصہ میں اور سینہ کی طرف دونوں شانوں میں اور گھٹنوں کے نیچے اور پاؤں اور ہاتھ کے مختلف حصوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... سر کا درد HEAD ACHE اس مرض میں پیشانی پر اور سر کے اوپر اور سر کے پچھلے حصہ میں کانوں کے قریب گدی پر اور کمر کے بالائی اور زیریں حصوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... دماغ میں پیدائشی نقص کی وجہ سے فالج CEREBRAL PALSY کے مرض میں پیشانی پر اور سر پر اور سر کے پچھلے حصوں میں گدی کے اوپر اور کمر کے بالائی اور زیرین حصوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... چہرہ کا لقوہ FACIAL PALSY، اس مرض میں چہرہ کے متاثرہ حصہ کی طرف رُخسار اور ٹھوڑی پر اور ہاتھ کے انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی کے درمیانی حصہ میں اور گھٹنے کے قریب حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... چہرے کے اعصاب میں نقص TRIGEMINAL NEURALGIA، کے مرض میں چہرہ کے متاثرہ حصہ میں اور کمر کے بالائی اور زیریں حصہ پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... اَعضاء کے اعصاب میں نقص PERIPHERAL NEUROPATHY، کے

مرض میں متاثرہ اعضاء (ہاتھ، پاؤں، ٹانگ، کمر، بازوؤں وغیرہ) پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... بولنے کے امراض SPEECH DISORDERS، میں پیشانی پر اور سر کے بالائی حصہ پر اور سر کے پیچھے والے حصہ پر اور گردن پر اور کمر کے بالائی حصہ پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

نفسیاتی امراض Psychiatriac Disorders

☜ ...... ڈپریشن، قلق DEPRESSION, ANXIETY، کے مرض میں سر کے بالائی حصہ پر اور پیشانی کے درمیانی حصہ پر اور کمر کے مختلف حصوں میں اور گھٹنے کے قریب اور ہاتھ، پاؤں کے مختلف حصوں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ...... ان امراض میں کم از کم سات مرتبہ حجامہ کرنا چاہئے، حجامتوں کا درمیانی وقفہ دو ہفتہ یا ایک ماہ رکھیں، یا طبیب کے مشورے کے مطابق عمل کریں (الحجامۃ، صفحہ ۸۲)

☜ ...... یادداشت کا کمزور ہو جانا MEMORY DISORDERS، اس مرض میں گدی کے اوپری حصہ پر اور کمر کے بالائی حصہ پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... نیند کی کمی INSOMNIA، کے مرض میں سر کے بالائی حصہ پر اور کمر میں اور پیٹ پر اور گھٹنوں کے قریب حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... نیند کا زیادہ آنا EXCESSIVE SLEEP، اس مرض میں سر کے پچھلے حصہ پر اور کمر کے بالائی حصہ پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... دماغی کمزوری MENTAL RETARDATION، کے مرض میں پیشانی پر اور سر کے اوپری حصہ پر اور کمر کے مختلف حصوں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... عقل کی کمی DECREASED INTELLIGENCE، کے مرض میں پیشانی پر اور سینہ پر اور سر کے اوپری حصہ پر اور سر کے پچھلے مختلف حصوں میں اور کمر کے مختلف حصوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... نفسیاتی امراض میں حجامہ کے عمومی مقامات

GENERAL HIJAMAH SITES IN PSYCHIATRY، ان امراض میں عموماً پیشانی کے درمیان میں اور پیشانی کے دونوں اطراف میں اور سر کے پچھلے حصہ میں حجامہ کیا جاتا ہے

سینے کے امراض Respiratory System Disorders

☜ ...... دمہ، برانکائٹس، نمونیا، ٹی بی، RESPIRATORY SYSTEM DISORDERS

INCLUDING BRONCHIAL ASTHMA.CHRONIC BRONCHITIS, COPD,

PNEUMONIA AND TUBERCULOSIS.

ان امراض میں سینہ یعنی چھاتی پر اور دونوں گھٹنوں کے قریب اور پیر کے ٹخنے سے اوپر اور دونوں کہنیوں پر اور کمر کے مختلف حصوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ...... دمہ کے مرض میں کم از کم چھ یا سات مرتبہ حجامہ کرنا چاہئے، دو حجامتوں کے وقفہ کا دورانیہ دو ہفتہ یا ایک ماہ یا معالج کے مشورہ کے مطابق رکھیں (الحجامۃ، صفحہ ۸۹)

☜ ...... انفلوئنزا INFLUENZA، کے مرض میں پیشانی کے دونوں طرف اور کمر کے بالائی حصوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... کھانسی COUGH، کے مرض میں سینہ اور کمر پر اور گھٹنوں کے قریب اور پاؤں کی پشت پر اور ہاتھوں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... سگریٹ نوشی کو روکنے کے لئے TO STOP SMOKING، سر کے اوپری حصہ پر اور پیشانی کے دونوں اطراف میں اور سینہ اور کمر پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... سینے کی الرجی RESPIRATORY ALLERGIES، کے مرض میں کمر وغیرہ پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

معدے کے امراض Gastrointestinal System Disorders

☜ ...... پیٹ میں السر، جلن، بدہضمی، پیٹ کا پھول جانا، ہرنیا

PEPTI CULCER DISEASE, HEARTBURN, INDIGESTION

ABDOMINAL DISTENTION HIATUS HERNIA

مذکورہ امراض میں کمر، پیٹ، ہاتھ، پاؤں اور گھٹنوں کے مختلف حصوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ......معدے کے ورم اور السَر کے لئے چھ سے سات مرتبہ حجامہ کرنا چاہئے، دو حجامتوں کے وقفہ کا دورانیہ دو ہفتہ یا ایک ماہ رکھیں، یا معالج کے مشورے کے مطابق عمل کریں

(الحجامۃ، صفحہ ۹۴)

☜ ...... آنتوں میں ورم INFLAMMATORY BOWEL DISEAESES، کے مرض میں کمر کے مختلف حصوں پر اور پیٹ پر اور ہاتھوں پر اور ٹانگوں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... بڑی آنت کی اعصابی بیماریاں IRRITABLE BOWEL SYNDROME، ان امراض کے لئے پیٹ اور کمر پر مختلف جگہ حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ......اس مرض میں چھ یا سات مرتبہ حجامہ کرنا چاہئے، اور غذا میں پرہیز کا پورا اہتمام کرنا چاہئے (الحجامۃ، صفحہ ۹۶)

☜ ...... ناف کا ہرنیا UMBLICAL HERNIA، کے مرض میں کمر پر اور ہاتھوں اور پاؤں میں مختلف مقامات پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... پیٹ میں درد ABDOMINAL PAIN، کے مرض میں پیٹ پر اور کمر پر اور گھٹنوں کے قریب اور ہاتھ اور پاؤں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... فیسٹولا ANAL FISTULA، کے مرض میں سینہ پر اور گھٹنوں کے قریب اگلی اور پچھلی طرف اور کمر پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ……اس بیماری میں پانچ مرتبہ حجامہ کرنا مفید ہے (الحجامۃ، صفحہ ۹۹)

☜ …… بواسیر HEMORRHOIDS، کے مرض میں پیٹ میں ناف کے نیچے اور کمر کے مختلف حصوں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ……بواسیر کے مرض میں پانچ مرتبہ حجامہ کرنا مؤثر ہے (الحجامۃ، صفحہ ۱۰۰)

☜ …… فشر اور بڑی آنت کے نچلے حصے کا باہر آ جانا ANAL FISSURE AND RECTAL PROLAPSE، اس مرض میں سینہ پر اور کمر پر اور گھٹنوں کے قریب اور پنڈلیوں پر اور پاؤں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ …… متلی، اُلٹی NAUSEA, VOMITING، کے مرض میں کمر پر اور سینہ کے قریب اور پیٹ پر اور گھٹنوں کے قریب اور ہاتھ پاؤں میں مختلف جگہ حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ …… قبض CONSTIPATION، کے مرض میں پیٹ پر ناف کے اردگرد اور کمر کے مختلف حصوں میں اور سُرین پر اور گھٹنوں کے قریب اور ہاتھ پاؤں کے انگوٹھوں کے قریب اور ہاتھ کے گٹے کی پُشت کے قریب حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ……قبض میں چار مرتبہ حجامہ کرنا مفید ہے، غذا میں سبزی، پھل، مچھلی اور پانی زیادہ مقدار میں پینا، نیز کم از کم چالیس منٹ تک چہل قدمی، صحت افزا اُمور میں سے ہے (الحجامۃ، صفحہ ۱۰۳)

☜ …… دست DIARRHEA، کے مرض میں کمر کے مختلف حصوں پر اور پیٹ کی دائیں، بائیں طرف اور رانوں پر اور ہاتھ پاؤں میں مختلف مقامات پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ……اس مریض کو کم از کم چار مرتبہ حجامہ کرنا چاہئے، غذا میں ثقیل اشیاء سے احتیاط اور ہلکی غذا کا استعمال کرنا چاہئے (الحجامۃ، صفحہ ۱۰۴)

☜ …… خونی پیچش DYSENTERY، کے مرض میں پیٹ پر، ناف کے اردگرد اور کمر کے مختلف حصوں میں اور سُرین کے قریب درمیانی حصہ پر اور گھٹنوں کے قریب اور پاؤں

کے ٹخنوں کے جوڑ کے قریب اور ہاتھ کے انگوٹھے کے قریب حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... موٹاپا OBESITY، کے مرض میں سینہ پر اور پیٹ پر اور گھٹنوں کے قریب اور کمر اور پاؤں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... بھوک کا نہ لگنا LOSS OF APETITE، اس مرض میں سینہ پر اور کمر کے بالائی حصہ پر اور پاؤں کے انگوٹھے کے قریب حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... وزن کا کم ہونا UNDERWEIGHT، اس مرض میں کمر کے بالائی حصہ پر ریڑھ کی ہڈی کے قریب حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... کھانے کی وجہ سے الرجی FOOD ALLERGIES، کے مرض میں کمر کے بالائی حصہ پر اور سینہ کے نیچے، پیٹ کے قریب حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... ہچکیاں HICCUPS، اس مرض میں سینہ پر اور کمر پر اور ہاتھ اور پاؤں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

جگر اور پتے کی بیماریاں Liver and Biliary Tract Diseases

ہیپا ٹائٹس HEPATITIS (INCLUDING VIRAL HEPATITS ۔ A,B,C,D,E A,B,C,D,E، کے امراض میں کمر کے مختلف حصوں میں اور سینہ کے درمیانی حصہ اور سینہ کے دائیں حصہ میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ...... اس مرض میں پانچ سے سات مرتبہ حجامہ کرنا مفید ہے، جبکہ جگر ٹیسٹ کی رپورٹس کو مدِنظر رکھنا ازحد ضروری ہے (الحجامہ، صفحہ ۱۱۱)

☜ ...... جگر کے امراض LIVER DISORDERS، میں کمر کے مختلف حصوں پر اور سینہ کے دائیں طرف اور سُرین کے دائیں طرف اور داہنی ٹانگ میں اگلی طرف حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... یرقان JAUNDICE، کے مرض میں کمر پر اور پیٹ پر اور پیٹ کی داہنی طرف اور گھٹنے کے قریب اور ہاتھ پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ......پتے کی بیماریاں

DISEASES OF THE GALLBLADDER AND BILE DUCTS، ان امراض میں کمر اور سینہ اور داہنی ٹانگ پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

لبلبہ کی بیماریاں Disorders of the Pancreas

☜ ...... پتے پر وَرَم PANCREATITIS، کے مرض میں کمر پر اور پیٹ کے دونوں طرف اور گھٹنوں کے قریب حجامہ کیا جاتا ہے۔

جوڑوں کے امراض اور جسم کے دفاعی نظام کے امراض

Orthopedics Rheumatology and Immune System Disorders

☜ ...... گردن کے اعصابی امراض CERVICAL SPONDYLOSIS، میں گدّی پر اور کمر کے بالائی حصہ پر اور ہاتھ پر اور سامنے دونوں شانوں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ......عرق النسا SCIATICA, INTERVERTEBRAL DISC, HERNIATION, LUMBAR DISC PROLAPSE

کے مرض میں کمر کے بالائی حصہ پر اور کمر کے زیریں حصہ پر اور دائیں سُرین پر اور داہنی ٹانگ پر آگے پیچھے اور سائیڈ پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... CARPAL TUNNEL SYNDROME, ARM NUMBNESS AND ELBOW DISORDERS

کے مرض میں دونوں شانوں پر اور کمر پر اور ہاتھوں کے مختلف حصوں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

گھٹنے اور کندھوں کے امراض DISORDERS OF THE KNEE

JOINTS, HIP JOINTS AND SHOULDERS

(INCLUDING OSTEOARTHRITIS AND MENISCUS TEAR)

☜ ...... ان امراض میں دونوں شانوں پر، اور ناف کے نیچے ٹانگوں کے جوڑ کے قریب اور گھٹنوں کے قریب اور پاؤں پر اور کمر کے بالائی حصوں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... ٹانگوں کا اکڑ جانا LEG CRAMPS، اس مرض میں کمر کے بالائی اور زیریں حصوں پر اور ٹانگوں و پاؤں کے مختلف حصوں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... جوڑوں کے عمومی امراض DISORDERS OF THE JOINTS, CONNECTIVE TISSUE AND IMMUNE SYSTEM IN GENERAL، ان امراض میں گدّی پر اور کاندھوں پر اور کمر کے بالائی اور زیریں حصوں پر اور ہاتھ پاؤں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... RHEUMATIOD ARTHRITIS، کے امراض میں کمر اور سینہ اور ہاتھوں اور پاؤں کے مختلف حصوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... نقرس GOUT، کے مرض میں کمر پر اور سینہ کے نیچے اور ناف کے نیچے دائیں اور بائیں ران کے جوڑ پر اور گھٹنوں پر اور پاؤں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... الزبۃ الحمراء SYSTEMIC LUPUS ERYTHEMATOSIS، کے مرض میں کمر پر اور سینہ پر اور ہاتھوں پر اور ٹانگوں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... دفاعی نظام کے امراض DISORDERS OF THE IMMUNE SYSTEM، میں سینہ پر اور کمر پر اور سُرین پر اور گھٹنوں کے قریب نیچے کی طرف اور ہاتھ اور پاؤں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... ہاتھ اور پاؤں میں جلن BURNING HANDS AND FEET SYNDROMES، کے مرض میں کہنیوں کے قریب اور پنڈلیوں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... تھکاوٹ FATIGUE، کے مرض میں کمر کے نیچے والے حصہ میں اور ناف کے قریب اور گھٹنوں کے قریب حجامہ کیا جاتا ہے۔

درد PAIN

☜ ...... کندھے اور گردن میں درد NECK AND SHOULDER PAIN، کے مرض میں گدی پر اور کندھوں پر اور کمر کے بالائی حصہ پر اور بغل کے اوپری حصہ میں سینہ کے قریب اور گھٹنوں کے قریب اور ہاتھ پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... کمر کے پٹھوں کا درد BACK PAIN(MUSCLAR)، اس مرض میں کمر اور سینہ پر اور ٹانگوں کے مختلف حصوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... پیڑھو کا درد PELVIC PAIN، اس مرض میں کمر کے بالائی حصہ پر درمیان میں اور دونوں سُرینوں پر اور پیٹ پر اور گھٹنوں کے قریب حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... رانوں کا درد THIGH PAIN، اس مرض میں سینہ کے بالائی حصہ پر اور سُرین کے قریب اور پیٹ پر اور رانوں پر اور گھٹنوں کے قریب اور ہاتھوں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... ٹانگوں اور گھٹنے کا درد LEG AND KNEE PAIN، کے مرض میں کمر کے بالائی حصہ پر درمیان میں اور رانوں کے پچھلے حصہ پر اور گھٹنوں کے قریب اور پنڈلیوں پر اور پاؤں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... ایڑھی کا درد HEEL PAIN، اس مرض میں کمر کے بالائی حصہ پر درمیان میں اور ایڑھیوں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

ہارمونوں کے امراض ENDOCRINOLOGY

☜ ...... شوگر کا مرض DIABETES MELLITUS، میں کمر کے مختلف حصوں میں اور پیٹ پر اور گھٹنوں کے قریب اور کہنی کے قریب حجامہ کیا جاتا ہے۔
نوٹ...... اس بیماری میں دو ہفتوں کے وقفوں سے تین سے سات مرتبہ حجامہ کرنا چاہئے۔
مناسب یہ ہے کہ حجامہ کے وقت بلڈ شوگر 150mg سے نیچے ہو (الحجامۃ، صفحہ ۱۳۴)

☜ ...... بلڈ شوگر کم ہونا HYPO GLYCEMIA، اس مرض میں کمر کے بالائی حصہ پر درمیان میں اور دائیں گھٹنے کے قریب اور ہاتھ اور پاؤں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔
نوٹ...... اس بیماری میں تین سے سات مرتبہ حجامہ کرنا چاہئے (الحجامۃ، صفحہ ۱۳۵)

☜ ...... غدۂ درقیہ کے امراض DISORDERS OF THE THYROID GLAND، میں گدّی پر اور گردن کے دونوں اطراف میں اور کمر اور سینہ پر حجامہ کیا جاتا ہے۔
نوٹ...... اس بیماری میں چھ مرتبہ حجامہ کرنا مفید ہے (الحجامۃ، صفحہ ۱۳۶)

نظامِ تولیدگی کی بیماریاں REPRODUCTIVE DISORDERS

☜ ...... قوتِ باہ کی کمزوری

SEXUAL WEAKNESS(INCLUDING IMPOTENCE, LOSS OF SEXUAL DESIRE AND PREMATURE EJACULATION)، کے مرض میں کمر کے بالائی اور نیچے والے حصہ میں اور ران کے جوڑ پر (یعنی جنگاسوں کے قریب) حجامہ کیا جاتا ہے۔
نوٹ...... ایسے مریضوں کو تین سے پانچ مرتبہ حجامہ کرنا چاہئے۔
دو حجامتوں کے وقفہ کا دورانیہ دو ہفتہ یا ایک مہینہ یا طبیب کی رائے کے مطابق رکھیں
(الحجامۃ، صفحہ ۱۳۷)

☜ ...... مرد کا بانجھ پن MALE STERILITY، اس مرض میں کمر کے بالائی اور نیچے

والے حصہ پر اور سینہ پر اور رانوں کے جوڑ پر (یعنی جنگا سوں کے قریب) اور گھٹنوں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ...... اس بیماری میں سات مرتبہ حجامہ کرنا مفید ہے، دو حجامتوں کا درمیانی وقفہ دو ہفتہ یا ایک مہینہ ہونا چاہئے، یا طبیب کی رائے کے مطابق عمل کریں (الحجامۃ، صفحہ ۱۳۸)

☜ ...... عورت کا بانجھ پن FEMALE INFERTILITY، اس مرض میں کمر کے بالائی اور نیچے والے حصہ پر اور سینہ پر اور ناف کے نیچے، پیشاب گاہ کے قریب اور ناف کے دائیں بائیں حصہ پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ...... اس بیماری میں تین سے سات مرتبہ حجامہ کرنا چاہئے، دو حجامتوں میں دو ہفتہ یا ایک ماہ کا وقفہ رکھیں، یا معالج کے مشورہ پر عمل کریں (الحجامۃ، صفحہ ۱۳۹)

☜ ...... انڈے دانی کو فعال بنانا OVARIAN STIMULATION، اس غرض کے لئے کمر کے بالائی حصہ پر درمیان میں، اور کمر کے دائیں بائیں حصہ پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

عورتوں کے امراض GYNECOLOGY AND OBSTETRICS

☜ ...... حیض کا نہ آنا AMENORHEA، اس مرض میں گدّی کے دونوں طرف کان کے قریب اور کمر کے بالائی حصہ پر اور نیچے والے حصہ پر اور سینہ پر اور ناف کے نیچے پیشاب گاہ کے قریب اور ناف کے دونوں طرف اور داہنے گھٹنے کے قریب اور داہنے ہاتھ اور داہنے پاؤں کے انگوٹھے کے قریب اور بائیں پاؤں کے ٹخنے کے قریب اوپر کی طرف حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ...... اس مرض میں پانچ مرتبہ حجامہ کرنا چاہئے، دو حجامتوں کا وقفہ دو ہفتہ یا ایک ماہ ہونا چاہئے، یا طبیب کے مشورہ کے مطابق عمل کریں (الحجامۃ، صفحہ ۱۴۱)

☜ ...... بہت زیادہ حیض کا آنا POLYMENORRHIA، اس مرض میں کمر کے بالائی

حصہ پر درمیان میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... حیض کا درد کے ساتھ آنا DYSMENORRHEA، اس مرض میں کمر کے بالائی حصہ پر درمیان میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ...... ایسے مریضوں کو تین سے سات مرتبہ حجامہ کرنا چاہیئے، دو حجامتوں میں دو ہفتہ یا مہینہ یا طبیب کی رائے کے موافق وقفہ رکھنا چاہیئے (الحجامۃ، صفحہ ۱۴۳)

☜ ...... کھتئی رنگ کا لیکوریا BROWN VAGINAL DISCHARGE، اس مرض میں کمر کے بالائی حصہ پر درمیان میں اور کمر کے نیچے والے حصہ پر اور سینہ پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... لیکوریا بغیر رنگ و بو کے VAGINAL SECRETIONS WITHOUT COLOR OR ODOUR، اس مرض میں کمر کے بالائی حصہ پر درمیان میں اور گدی کے نیچے والے حصہ پر دائیں بائیں اور کمر کے نیچے والے حصہ پر اور ناف کے نیچے حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... زچگی کے آپریشن کے بعد کا درد PAIN AFTER OBSTETRIC SURGERY، اس مرض میں کمر کے اوپر والے حصوں پر اور نیچے والے حصہ پر اور سینہ پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

گردے، مثانے، غدۂ قدامیہ، فوطہ کی بیماریاں

Disorders of the Kidney Urinary Tract, Prostate and Testis

☜ ...... گردے کی پتھری اور گردے کے امراض DISORDERS OF THE KIDNEY (including Renal Colic And Nephrolithiasis)، ان امراض میں کمر اور پیٹ پر اور ناف کے نیچے اور گھٹنے کے قریب اور ہاتھ پاؤں کے مختلف حصوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... مثانے کا ورم CYSTITIS، اس مرض میں کمر کے مختلف حصوں میں اور ناف کے قریب اور گھٹنوں کے پیچھے والے حصوں میں اور داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کے قریب اور

بائیں پاؤں کے ٹخنے کے قریب حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... غیر ارادی طور پر پیشاب کا نکل جانا اور رات میں پیشاب کا نکل جانا URINARY INCONTINENCE AND NOCTURNAL ENURESIS، اس مرض میں کمر کے بالائی اور نیچے والے حصہ پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... پیشاب کے امراض اور پیشاب کا رُک جانا DISORDERS OF THE URINARY TRACT INCLUDING URINARY RETENTION، ان امراض میں کمر کے بالائی اور نیچے والے حصہ میں اور ناف کے قریب نیچے کی طرف حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... غدۂ قدامیہ کے امراض DISEASES OF THE PROSTATE، ان امراض میں کمر کے بالائی اور نیچے والے حصوں میں اور ناف کے قریب اور گھٹنوں کے پیچھے والے حصوں میں اور بائیں پاؤں کے ٹخنے کے قریب حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ ...... اس مرض میں چھ مرتبہ حجامہ کرنا چاہئے، دو حجامتوں میں دو ہفتہ یا ایک مہینہ کا وقفہ یا طبیب کی رائے پر عمل کرنا چاہئے (الحجامۃ، صفحہ ۱۵۱)

☜ ...... فوطوں کی رگوں کا پھول جانا VARICOCELE، اس مرض میں کمر اور پیٹ کے مختلف حصوں میں، اور گھٹنوں کے قریب اور دائیں پاؤں کے مختلف حصوں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

آنکھوں کے امراض Disorders of the Eye

☜ ...... کالا پانی اور موتیا کے امراض Disorders of the Eye، ان امراض میں سر کے بالائی حصہ پر اور پیچھے والے حصہ پر اور پیشانی پر، اور آنکھوں کے نیچے رخسار پر اور کمر کے مختلف حصوں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ ...... اس مرض میں کم از کم تین سے پانچ مرتبہ حجامہ کرنا چاہئے، دو حجامتوں کے وقفہ کا

دورانیہ دو ہفتہ یا ایک مہینہ یا طبیب کے مشورہ کے مطابق رکھیں (الحجامۃ، صفحہ ۱۵۳)

کان، ناک اور گلے کے امراض Disorders of the Ear, Nose and Throat

☜ ...... کان کے امراض DISORDERS OF THE EAR، ان امراض میں سر کے پیچھے والے حصوں پر اور کمر کے بالائی حصہ پر اور کان کے قریب رخساروں پر اور ہاتھ کے انگوٹھے اور گٹے کے قریب حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... کان کے وسطیٰ حصے کے امراض DISORDERS OF THE MIDDLE EAR (Including Otitis Media)، ان امراض میں گدی کے دونوں طرف اور کمر کے بالائی حصہ پر اور سینہ پر اور سر کے بالائی حصہ پر اور کان کے متصل نیچے والے حصوں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... بہرہ پن DEAFNESS، اس مرض میں سر کے بالائی حصہ پر اور سر کے پیچھے والے دائیں بائیں حصہ پر اور گدی پر دونوں طرف اور کمر کے بالائی حصہ پر اور دونوں کانوں کے رخسار والی طرف اور گھٹنوں کے قریب حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... سائنس کے امراض ACUTE AND CHRONIC SINUSITIS، ان امراض میں سر کے بالائی حصہ پر اور پیچھے والے حصہ پر اور گدی کے دونوں طرف اور کمر کے بالائی حصہ پر اور پیشانی پر اور آنکھوں کے نیچے دونوں رخساروں پر اور سینہ پر اور داہنے ہاتھ اور پاؤں کے انگوٹھوں کے قریب حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ...... اس مرض میں تین سے پانچ مرتبہ حجامہ کرنا مفید ہے، دو حجامتوں کا درمیانی وقفہ دو ہفتہ یا ایک مہینہ ہونا چاہئے، یا طبیب کی رائے پر عمل کریں (الحجامۃ، صفحہ ۱۵۷)

☜ ...... ٹانسلز کے امراض اور ورم DISORDERS OF THE TONSILS (Including Tonsillitis)، ان امراض میں ٹھوڑی کے نیچے گردن کے دائیں بائیں

دونوں حصوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... حنجرہ کا ورم LARYNGITIS، اس مرض میں گدی کے دونوں طرف اور کمر کے بالائی حصہ پر اور سینہ پر اور گردن پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ...... اس مریض کو تین سے سات مرتبہ حجامہ کرنا چاہیے، دو حجامتوں میں دو ہفتہ یا مہینہ کا وقفہ رکھیں، یا طبیب کے مشورہ کے مطابق عمل کریں (الحجامۃ، صفحہ ۱۵۹)

دانتوں کے امراض Disorders of the Teeth

☜ ...... دانتوں کے امراض Disorders of the Teeth، میں سر کے بالائی حصہ پر اور کمر کے بالائی حصہ پر اور دونوں رخساروں پر کان کے قریب اور ٹھوڑی پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ...... درد کے مقام کے اعتبار سے حجامہ لگانا چاہیے (الحجامۃ، صفحہ ۱۶۰)

جلد کے امراض Dermatology

☜ ...... گنج پن ALOPECIA، کے مرض میں سر کے بالائی حصہ پر اور گدی کے دونوں طرف اور کمر کے مختلف حصوں پر اور سینہ پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ...... جہاں بال کم ہوں، خاص طور پر اس جگہ حجامہ کرنا چاہیے (الحجامۃ، صفحہ ۱۶۱)

☜ ...... چہرے کے دانے ACNE، کے مرض میں دونوں رخساروں پر حجامہ کرنا چاہیے۔

نوٹ...... ایسے مریضوں کو گوشت، مچھلی، انڈے، خشک میوہ جات، تلی ہوئی چیزوں اور چکنائی سے پرہیز کرنا چاہیے، غذا میں تازی سبزیاں، پھل، دالیں اور گندم یا جو کی روٹی استعمال کرنی چاہیے، چہرے کو دن میں کم از کم تین مرتبہ صابن سے دھونا چاہیے، اس صورت میں نیم کے صابن سے بھی فائدہ ہوتا ہے، چہرے پر حجامہ کرتے وقت ہلکے کٹ لگالیں، اور اس جگہ فوراً شہد لگالیں، تاکہ اس سے کوئی نشان نہ پڑے (الحجامۃ، صفحہ ۱۶۲)

☜ ...... جلد کا سفید پڑجانا VITILIGO، اس مرض میں سینہ پر اور گدّی کے دونوں

طرف اور کمر کے مختلف حصوں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ...... جن مقامات پر سفید دھبے پڑے ہوں، اُن پر دس مرتبہ حجامہ کرنا چاہئے، دوحجامتوں میں وقفے کی مدت دوہفتہ یا مہینہ یا طبیب کی رائے کے مطابق رکھیں (الحجامۃ، صفحہ۱۶۳)

☜ ...... پسوریاسز PSORIASIS، کے مرض میں سینہ پر اور گدّی کے دونوں طرف اور کمر کے بالائی حصوں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ......اس مرض میں کل آٹھ مرتبہ حجامہ کرنا چاہئے، دوحجامتوں کے وقفہ کا دورانیہ، دوہفتہ یا ایک مہینہ رکھیں، یا طبیب کے مشورہ کے مطابق عمل کریں (الحجامۃ، صفحہ۱۶۴)

☜ ...... خارش PRURITIS، کے مرض میں سینہ پر اور کمر کے بالائی حصوں پر اور گھٹنوں کے بالائی حصوں میں ران پر اور گھٹنوں کے نیچے والے حصوں پر اور ہاتھ پاؤں کے مختلف حصوں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... ایگزیما ECZEMA، کے مرض میں کمر کے بالائی حصوں پر اور بائیں ہاتھ پر گٹے کے اندرونی حصہ کے قریب حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜ ...... فیل پا ELEPHATITIS، کے مرض میں سینہ پر اور کمر کے مختلف حصوں پر اور ناف کے نیچے رانوں کے جوڑ کے قریب دونوں طرف اور دونوں رانوں پر اور گھٹنوں کے پیچھے والے حصوں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

آرائشِ حسن کے لئے حجامہ Cosmetics

حجامہ کا انسان کے چہرہ اور رنگ پر بہترین اثر ہوتا ہے، گالوں پر بھی حجامہ کیا جاسکتا ہے، بلکہ چہرہ کے کسی بھی حصہ پر کیا جاسکتا ہے، لیکن کٹ بہت ہی ہلکے ہونے چاہئیں، اور اس پر فوراً شہد لگادینا چاہئے، چہرے کی جھریوں اور کھال لٹک جانے کی صورت میں بھی حجامہ کافی حد تک مؤثر ہے، بہتر یہ ہے کہ کسی تجربہ کار سے حجامہ کروایا جائے (الحجامۃ، صفحہ۱۶۸)

زہر سے پیدا ہونے والے امراض Drugs

☜...... زہر یا اَدویات مقدار سے زیادہ استعمال کرنا POISONING OR DRUG OVERDOSE، ان امراض میں گدّی کے نیچے درمیانی حصہ پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

☜...... ادویات کے مضرات SIDE EFFECTS OF DRUGS، سے حفاظت کے لئے بھی گدّی کے نیچے درمیانی حصہ پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ...... جسم کے جس حصہ پر بُرے اثرات ظاہر ہوں، اس کے اردگرد حجامہ کرائیں

(الحجامۃ، صفحہ ۱۷۰)

☜...... زہریلے حشرات کے کاٹنے پر POISONING INSECT BITES، اس صورت میں گدّی کے نیچے درمیانی حصہ پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ...... جس مقام پر حشرات نے کاٹا ہو، اس کے اردگرد فوراً حجامہ کرنا چاہئے

(الحجامۃ، صفحہ ۱۷۱)

ثلاسیمیۃ کبریٰ THALASSAMIA MAJOR،

کے مرض میں سر کے پیچھے والے حصہ پر اور کمر کے مختلف حصوں پر اور بائیں طرف کی پسلیوں کے نیچے حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ...... ہر قمری مہینہ کی سترہ تاریخ کو حجامہ کریں، Transfusion کی ضرورت کم ہوجاتی ہے، اور خون میں آئرن جو کہ Transfusion کی وجہ سے بڑھ جاتا ہے، وہ بھی کم ہوجاتا ہے، اور مریض کی چستی اور عمومی صحت میں بہت بہتری آجاتی ہے۔ [1]

(الحجامۃ، صفحہ ۱۷۲، مطبوعہ: گابا سنز، اُردو بازار، کراچی)

---

[1] کئی احادیث کی رُو سے قمری یعنی چاند کے مہینہ کی سترہ، انیس اور اکیس، ان تینوں تاریخوں میں حجامہ کی زیادہ افادیت مذکور ہے، اور ضرورت کے وقت دوسری تاریخوں میں بھی جائز ہے، جیسا کہ تفصیلاً اپنے مقام پر گزرا۔ محمد رضوان

ملحوظہ...... ہم نے گزشتہ صفحات میں جو مختلف امراض میں حجامہ کے مقامات اور تعداد کی نشاندہی کا ذکر کیا ہے، وہ جناب ڈاکٹر امجد احسن علی صاحب کی کتاب ''الحجامۃ'' میں مختلف صفحات پر باتصویر نشان زدہ علامات کی مدد اور اُن کے ساتھ تحریر شُدہ نوٹس سے مستفاد ہے، جو ظاہر ہے کہ مذکورہ مصنف صاحب کے تجربات اور ماہرین کی رائے کے مطابق ہے، اور اس سلسلہ میں دوسرے اہلِ تجربہ وماہرین کی آراء میں کچھ فرق ممکن ہے، کیونکہ اس قسم کے اُمور تجربات اور مہارت پر مبنی ہوا کرتے ہیں، جن میں تھوڑا بہت فرق واختلاف کا امکان ہو جایا کرتا ہے۔

اور دنیائے میڈیکل سائنس میں بڑی تیزی کے ساتھ حجامہ کے متعلق تحقیق اور تجربات کا سلسلہ جاری ہے، جس سے امید ہے کہ یہ فن مزید منقح ہوگا، اور اس سلسلہ میں کئی ایسی چیزیں سامنے آسکیں گی کہ جن کی ابھی تک نشاندہی نہیں ہوسکی۔

فقط

وَاللّٰہُ سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعۡلَمُ وَعِلۡمُہٗ اَتَمُّ وَاَحۡکَمُ.

محمد رضوان

مؤرخہ ۳/ ربیع الاول/ ۱۴۳۵ھ بمطابق 5 / جنوری/ 2014ء بروز اتوار

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

حجامہ پوائنٹس (Points)